شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ









نگارشات

مرتب

حافظ شاہد رفیق

فاضل مدینہ یونیورسٹی



نگارشات جلد دہم

مشکاۃ المصابیح (حصہ دوم)

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرتب: حافظ شاہد رفیق
فاضل مدینہ یونیورسٹی

اشاعت ———— جنوری 2024ء

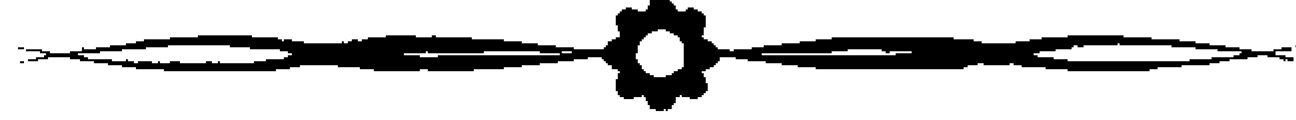
ناشر



جامع مسجد سلمان فارسی، لودھی ٹاؤن۔ سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ 0321-6466422

فہرست مضامین

مشکاۃ المصابیح (حصہ دوم)



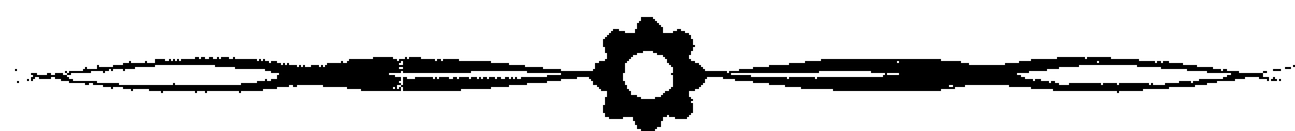
بَابُ السُّتْرَةِ

سترہ کا بیان

نماز میں کسی دوسری طرف توجہ مناسب نہیں۔ اسی وجہ سے نمازی کے سامنے سے گزرنا منع ہے۔ مکانات اور مساجد میں ستون اور دیواریں توجہ کو روکنے کا کام دیتی ہیں، لیکن میدان میں نظر کی تحدید کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ایسی جگہ آنحضرت ﷺ حربہ (چھوٹا نیزہ) یا کجاوہ یا کچھ لکڑی جس کی لمبائی کم از کم ڈیڑھ دو فٹ ہوتی، سامنے کھڑی فرما لیتے۔ اسے شارع کی زبان میں ''سترہ'' فرمایا گیا ہے۔ مٹی کے ڈھیر سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

نماز ٹوٹنا: سترہ نہ ہونے کی صورت میں اگر کوئی چیز سامنے سے گزر جائے تو صحیح مذہب یہ ہے کہ نماز نہیں ٹوٹتی۔

جن احادیث میں ٹوٹنے کا ذکر آیا ہے، اس سے مراد خشوع اور توجہ میں خلل واقع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی ایک صورت ہے۔ غلام آقا کے سامنے جب حاضر ہوتا ہے تو ان کے درمیان حائل ہونا ادب کے خلاف ہے، اس لیے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے سختی سے روکا گیا ہے۔ سترہ سامنے قریب گاڑنا چاہیے، اس کی دوسری جانب اگر کوئی گزرے تو کوئی حرج نہیں۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۷۱۸۔ (صحیح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى، وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٤٩٤]

718- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ صبح عید گاہ میں تشریف لے جاتے۔ چھوٹا نیزہ آپ ﷺ کے سامنے نماز گاہ میں نصب کر دیا جاتا، آپ ﷺ اس کی طرف نماز ادا فرماتے۔ (بخاری)

۷۱۹۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٧٦، ١٨٧، ٦٣٣، صحيح مسلم: ٥٠٣]

719- ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو مکہ مکرمہ میں دیکھا، آپ مقامِ ابطح میں ایک چمڑے کے سرخ خیمہ میں قیام فرما تھے اور میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت کے وضو کا پانی لیے کھڑے تھے اور لوگ وضو کا یہ پانی لینے کے لیے جلدی کر رہے تھے، جس کو کچھ پانی مل جاتا وہ اسے منہ پر مل لیتا اور جس کو نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھوں کی نمی سے لیتا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس نے عنزہ (چھوٹا نیزہ) اٹھا لیا اور اسے گاڑ دیا۔ آنحضرت ﷺ سرخ حلہ لپیٹ کر نکلے، نیزے کی طرف رخ فرما کر دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے دیکھا آدمی اور چار پائے نیزے کے دوسری طرف سے گزر رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۷۲۰۔ (صحیح) وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ. [صحيح البخاري: ٥٠٧، صحيح مسلم: ٥٠٢]

720- نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سامنے بٹھا لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھتے۔ (بخاری، مسلم) بخاری نے زیادہ کیا: میں نے کہا: جب اونٹ چرنے کے لیے چلے جاتے؟ فرمایا: کجاوہ اٹھا کر سامنے رکھ لیتے اور اس کے آخری حصے کی طرف نماز پڑھ لیتے۔

٧٢١۔ (صحیح) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِذا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٩٩]

721- طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی اپنے آگے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر رکھ لے اور نماز پڑھے، اس کے پیچھے جو کچھ گزرے اس کی پروا نہ کرے۔'' (مسلم)

٧٢٢۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ». قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَو سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[صحيح البخاري: ٥١٠، صحيح مسلم: ٥٠٧]

722- ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس تک ٹھہرنا آگے گزرنے سے بہتر ہے۔'' ابوالنضر فرماتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں آپ نے چالیس دن فرمایا یا مہینے یا سال۔ (بخاری، مسلم)

٧٢٣۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ. [صحيح البخاري: ٥٠٩، صحيح مسلم: ٥٠٥]

723- ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھو جو تم کو لوگوں سے چھپا دے اور کوئی آدمی اس سے آگے سے گزرنا چاہے تو اسے روکنا چاہیے۔ اگر وہ انکار کر دے تو اس سے لڑنا چاہیے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' (بخاری) مسلم میں اس کے معنی موجود ہیں۔

٧٢٤۔ **(صحيح)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥١١]

724- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”عورت، گدھا اور کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔ کجاوہ کی لکڑی یا اس کی مثل اس سے بچاتی ہے۔“ (مسلم)

٧٢٥۔ **(صحيح)** وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٨٣۔ ٣٨٤، صحيح مسلم: ٥١٢]

725- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آنحضرت ﷺ رات کو نماز پڑھتے، میں آپ ﷺ کے آگے جنازہ کی طرح لیٹی رہتی۔ (بخاری، مسلم)

٧٢٦۔ **(صحيح)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٩٣، صحيح مسلم: ٥٠٤]

726- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایک گدھے پر سوار ہو کر آیا اور میں ان ایام میں قریباً بالغ تھا، آنحضرت ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے، سامنے کوئی دیوار نہ تھی۔ میں صف کے بعض حصے کے آگے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا، کسی نے برا نہ منایا۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

٧٢٧۔ **(ضعيف)** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٨٩] وَابْنُ مَاجَه [٩٤٣]

727- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم سے

نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اگر نہ ملے تو سوٹی کھڑی کر لے، سوٹی نہ ہو تو خط کھینچ[1] لے، پھر جو چیز آگے سے گزرے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ (ابو داود، ابن ماجہ)

۷۲۸۔ (**صحیح**) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٦٩٥]

728- سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب کھڑا ہوتا کہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کرے۔'' (ابو داود)

۷۲۹۔ (**ضعیف**) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ، وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٩٣]

729- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے ہوں مگر اسے دائیں طرف کرتے یا بائیں طرف، سیدھے نہ کھڑے ہوتے۔ (ابو داود)

۷۳۰۔ (**ضعیف**) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہما، فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٧١٨] وَلِلنَّسَائِيِّ [٧٥٣] نَحْوَهُ.

730- فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم جنگل میں تھے اور عباس رضی اللہ عنہما بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ ﷺ نے کھلے میدان میں نماز پڑھی، آپ ﷺ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے آگے کھیلتی تھیں، آپ ﷺ نے اس کی کچھ پروا نہ کی۔ (ابو داود، نسائی)

۷۳۱۔ (**ضعیف**) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٧١٩]

731- ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کوئی چیز نماز کو توڑ نہیں سکتی، لیکن جہاں تک ہو سکے گزرنے سے روکو، جو گزرے وہ شیطان ہے۔'' (ابو داود)

[1] امام احمد فرماتے ہیں کہ خط کمان کی طرح محراب نما ہونا چاہیے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۷۳۲۔ **(صحيح)** عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ۳۷۵، صحيح مسلم: ۱۱۴۵]

732- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ ﷺ کے قبلہ میں ہوتے، جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے، میں پاؤں سمیٹ لیتی، جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا دیتی، اور گھروں میں اس وقت چراغ نہیں تھے۔ (بخاری، مسلم)

۷۳۳۔ **(ضعيف)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِيْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِيْ الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يُّقِيمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجه [۹۴۶]

733- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جان لے اس پر کس قدر جرم ہے، وہ اس قدم کے بجائے سو سال ٹھہرنا پسند کرے۔'' (ابن ماجہ)

۷۳۴۔ **(صحيح)** وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يُّخْسَفَ بِهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَهْوَنَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [۵۲۷].

734- کعب احبار رحمہ اللہ کہتے ہیں: نمازی کے آگے سے گزرنے والے اس جرم کی اہمیت کو سمجھ لیں تو زمین میں دھنس جانا انھیں اس سے آسان معلوم ہو۔ (مالک)

۷۳۵۔ **(ضعيف)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ، وَتُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [۷۰۴]

735- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی سترہ کے بغیر نماز پڑھے تو اس کی نماز گدھے، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی، اور اگر پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر وہ گزرے تو کوئی حرج نہیں۔'' (ابوداود)

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

نماز کا طریقہ

نماز اسلام کا رکن ہے، آنحضرت ﷺ نے اسے کفر اور اسلام میں فارق فرمایا ہے۔ یہی ایک ایسا عمل ہے جس کی ترغیب اور تاکید بلوغت سے پہلے فرمائی گئی۔ قرآن نے اس کا ذکر ایک معلوم اور متعارف چیز کی طرح فرمایا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ نماز یہود و نصاریٰ، مجوسی اور ملّتِ اسماعیل میں معلوم اور مسلّم تھی۔ اوقات میں ممکن ہے کچھ فرق ہو، لیکن اس نام کی عبادت پہلے بھی موجود تھی، اس وقت مروجہ توراۃ اور انجیل میں بھی نماز کا ذکر ملتا ہے۔ اس لیے قرآنِ عزیز نے اس کے اوضاع کی تعیین نہیں فرمائی، جس طرح اعلام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صلاۃ، زکات، حج، صوم کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر حصہ اور اس کی وضع عرب میں معلوم تھی۔ سجدہ، رکوع، قیام وغیرہ ضروریات معلوم تھیں اور اوراد و وظائف میں جو کچھ بدلنا مقصود تھا، اس کی ذمہ داری آنحضرت ﷺ پر ڈال دی۔ معلوم ہے کہ عملی چیزیں اور صنعتی اعمال محض زبانی بتانے سے نہیں سمجھے جا سکتے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ عمل کر کے بتایا جائے، چنانچہ ایسا ہوا۔ خود آنحضرت ﷺ کو بھی جبرائیل نے نماز سامنے ادا کر کے بتائی۔ آنحضرت ﷺ نے بھی صحابہ کو اسی طرح عمل فرما کر سکھائی، یہی حال نماز کے اوقات میں رہا۔

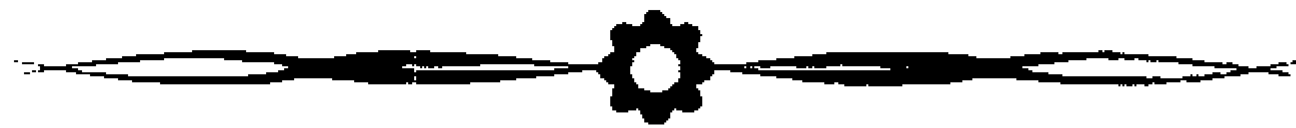
بعض لوگوں نے سنت پر بدگمان ہو کر متعارف نماز کے پس و پیش نماز بنانے کی کوشش کی اور اس کے لیے قرآنِ مجید کو قطع و برید کر کے اس سے نماز کشید کرنے کی سعی کی، مگر واقعات بتاتے ہیں کہ یہ حضرات اس میں ناکام رہے، اس میں اس قدر اختلاف ہوا کہ ان بے چاروں کو باقی ارکانِ اسلام کی طرف نظر اٹھانے کا حوصلہ ہی نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس تواترِ عملی سے یہ ارکان ثابت تھے، اس کے خلاف لب کشائی کرنا یا کوئی نئی وضع گھڑنے کی سعی کرنا نہ علم ہے نہ دانشمندی۔ تواترِ قولی کو قطعی دلیل سمجھنا اور عملی تواتر کو مسترد کرنا بے اصولی ہے۔

ائمہ سنت میں نماز کی بعض اوضاع میں اختلاف ہے، لیکن یہ اختلاف کفر و اسلام کا نہیں۔ ائمہ حدیث اور بعض دوسرے امام رکوع کے وقت دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے ہیں۔ احناف میں اس کا رواج نہیں۔ بعض فاتحہ کے بعد آمین کا لفظ اونچی آواز سے کہتے ہیں، لیکن یہ بحث اولویت اور بہتری کی حد تک ہے جو لوگ اس سے زیادہ غلو کرتے ہیں وہ حد سے تجاوز کرتے ہیں، یہ شرعاً درست نہیں۔ جو تحقیق ہو اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے، دوسرے کو صحیح اور بہتر بات سمجھانے کی کوشش کرنا چاہیے، مگر اسے جھگڑے کی بنیاد قرار دینا دین کی خدمت نہیں تخریب ہے۔

فاتحہ کی فرضیت کے متعلق امام شافعی کی روش سخت ہے، دلائل اس کے مؤید ہیں، لیکن ایک آدمی کی سمجھ میں مسئلہ آیا ہی نہیں اور یہ مسئلہ اعتقادی بھی نہیں، اس پر تند اور تیز فتویٰ کیسے لگایا جا سکتا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو فاتحہ پڑھنے والے کے منہ میں آگ ڈالنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ غلو اور تعدی کی باتیں ہیں۔ ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ [المائدة: ٨٧] ''بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

یہ اختلافات ائمہ کے طریقِ فکر سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ لوگ ان اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کو مسلمان جانتے تھے، بوقتِ ضرورت ایک دوسرے کی اقتدا جائز سمجھتے ہیں۔

اس باب میں نماز کے فرائض، سنتیں اور مستحبات ذکر فرمائے گئے ہیں۔ طالب علم کو تحقیق سے کام لے کر جو صحیح معلوم ہو، اس پر کار بند ہو جانا چاہیے۔ کامل نماز وہ ہے جو اطمینان اور سکون سے ادا کی جائے۔ فرائض، سنتیں، مستحبات اپنے اپنے مقام پر سب ادا ہوں۔ اقامۃ الصلاۃ اسی چیز کا نام ہے۔ واللہ ولي التوفيق.



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٧٣٦۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا». وَفِي رِوَايَةٍ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٥٧، ٧٩٣، ٦٢٥١، ٦٦٦٧، صحيح مسلم: ٣٩٧]

736- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی مسجد میں آیا، آنحضرت ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، اس آدمی نے نماز پڑھی اور حضرت ﷺ سے آ کر سلام کہا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''نماز پھر پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے جا کر پھر نماز پڑھی، آ کر سلام کہا، حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''پھر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے تیسری یا چوتھی بار کہا: حضرت! مجھے نماز سکھائی جائے۔ فرمایا: ''جب نماز کا ارادہ کرو تو پوری طرح وضو کرو، پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآنِ مجید یاد ہو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سر اٹھاؤ اور تسلی سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سر اٹھا کر تسلی سے بیٹھ جاؤ۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح کرتے جاؤ۔'' (بخاری، مسلم)

٧٣٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِـ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ

رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ، وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٩٨]

737- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تکبیر اور سورۃ فاتحہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور جب رکوع جاتے نہ سر کھڑا رکھتے، نہ ہی سر نیچا کر دیتے، بلکہ اس کے درمیان رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ نہ فرماتے اور جب سجدہ سے اٹھتے، جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے دوسرا سجدہ نہ کرتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے اور التحیات کہتے اور بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں کھڑا رکھتے اور شیطان کے عقبہ[1] سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح سے بازو پھیلانے سے منع فرماتے اور سلام کہہ کر نماز ختم فرما دیتے۔ (مسلم)

٧٣٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى، وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨٢٨]

738- حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی ایک جماعت سے کہا: مجھے آنحضرت ﷺ کی نماز سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا، جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو

[1] "عُقْبَةُ الشَّيْطَانِ"، عین مضموم، قاف ساکن۔ پیٹھ زمین پر لگانا اور پنڈلیاں کھڑی رکھنا اور ہاتھ زمین پر رکھنا، اسے اقعاء بھی کہا گیا ہے۔ ایک اقعاء کی صورت یہ بھی ہے کہ پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھ جائے، یہ اقعاء درست ہے۔

کندھوں کے برابر اٹھا لیتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور پشت ہموار کر لیتے اور جب سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر چلی جاتی اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھ زمین پر رکھ دیتے، نہ بچھاتے اور نہ ہی کھولتے اور پاؤں کی انگلیاں رو بہ قبلہ کرتے اور جب دو رکعتوں میں بیٹھتے اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا کر لیتے اور جب آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کر لیتے اور مقعد کے سہارے بیٹھ جاتے۔ (بخاری)

٧٣٩۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ، وَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٣٥، صحيح مسلم: ٣٩٠]

739۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع جانے کے لیے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح ہاتھ اٹھاتے اور ''جس نے اللہ کی تعریف کی اس نے اس کی سن لی۔ اے اللہ! سب حمد تیرے ہی لیے ہیں'' کہتے اور سجود میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

٧٤٠۔ (صحيح) وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٣٩]

740۔ نافع کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز شروع فرماتے تو تکبیر فرماتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے، جب رکوع فرماتے ہاتھ اٹھاتے اور جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو ہاتھ اٹھاتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے بیان کی۔ (بخاری)

٧٤١۔ (صحيح) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ. وَفِي رِوَايَةٍ: حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٣٧، صحيح مسلم: ٣٩١]

741۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہتے تو اسی طرح کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ کانوں کی اوپر کی جانب برابر ہو جاتے۔[1] (بخاری ومسلم)

٧٤٢۔ (صحيح) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨٢٣]

742۔ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب طاق رکعت سے اٹھتے تو سیدھے بیٹھ کر کھڑے ہوتے۔ (بخاری)

٧٤٣۔ (صحيح) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِيْ الصَّلَاةِ كَبَّرَ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ من الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّر فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٠١]

743۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز میں داخل ہوئے تو ہاتھ اٹھائے تکبیر کہی اور کپڑا لپیٹ لیا، پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ کپڑے سے نکالے اور رفع الیدین کی اور تکبیر کہہ کر رکوع چلے گئے۔ جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کیا۔ (مسلم)

٧٤٤۔ (صحيح) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِيْ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٤٠]

744۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کو حکم کیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھیں۔ (بخاری)

٧٤٥۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ إِلَى

[1] اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ رفع یدین شروع نماز اور رکوع جاتے اور اٹھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول تھا۔ حدیث کے الفاظ "کرتے تھے" کا بھی یہی مفہوم ہے۔ ویسے رفع یدین کو افتتاح اور رکوع اور اس سے اٹھنے سے مشروط فرمایا ہے۔ اگر رکوع وغیرہ ارکان ہمیشہ ہوں گے تو رفع الیدین بھی ہمیشہ ہوگی۔

الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٨٩، صحيح مسلم: ٣٩٢]

745- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، جب رکوع جاتے تو تکبیر کہتے، جب رکوع سے پشت سیدھی کرتے تو ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ.'' کہتے، پھر کھڑے کھڑے ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہتے۔ پھر جب جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر سجدہ میں چلے جاتے تو تکبیر کہتے اور اس سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر پوری نماز میں اسی طرح کرتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ (بخاری، مسلم)

٧٤٦۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٥٦]

746- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نماز افضل ہے جس میں قیام لمبا ہو۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

٧٤٧۔ (صحيح) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه، قَالَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: فَاعْرِضْ. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّي رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُ أَكْبَرُ» ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ،

ثُمَّ يَنْهَضُ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ سَلَّمَ. قَالُوا: صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٧٣٠] وَالدَّارِمِيُّ [١٣٩٦]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٣٠٤] وَابْنُ مَاجه [٨٦٢] مَعْنَاهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ، وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ حَتَّى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ. وَفِي أُخْرَى لَهُ: وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى، وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ، وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ.

747- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ میں فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کی نماز کو آپ حضرات سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا: اسے بیان کرو، فرمایا: جب آپ ﷺ نماز کے لیے قیام فرماتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، تکبیر کہتے۔ قراءت پڑھتے، پھر تکبیر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیتے، پھر پشت ہموار کر لیتے نہ سر نیچے کرتے نہ اونچا کرتے، پھر سر اٹھاتے۔ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه.'' کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے، پھر اللہ اکبر کہہ کر زمین کی طرف جھکتے اور سجدہ فرماتے اور ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں کھول دیتے، پھر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں دوہرا کر کے اس پر بیٹھ جاتے، پھر سیدھے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی، پھر سجدہ کرتے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے، پھر سیدھے ہو

جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر آ جاتی، پھر اٹھ کر دوسری رکعت اسی طرح ادا فرماتے، پھر جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، جس طرح شروع نماز میں کیا تھا، پھر باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے، یہاں تک کہ جب آخری سجدہ فرماتے تو بایاں پاؤں دوہرا کر لیتے اور دائیں جانب پیٹھ کے بل بیٹھ جاتے، پھر سلام کہتے۔ تمام صحابہ نے فرمایا: تم نے صحیح فرمایا۔ واقعی آپ اسی طرح نماز ادا فرماتے تھے۔ ابو داؤد، دارمی، ترمذی۔ ابن ماجہ میں اس کا مفہوم موجود ہے۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جو ابوحمید سے مروی ہے: پھر رکوع کیا اور گھٹنوں پر اس طرح ہاتھ رکھا جس طرح ان پر قبضہ کیے ہوئے ہیں اور ہاتھوں کو تن کر رکھا اور دونوں پہلوؤں سے الگ رکھا اور فرمایا: پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھا اور ہاتھ دونوں پہلوؤں سے الگ رکھے اور دونوں کندھوں کے برابر رکھے، دونوں رانوں کو کھلا رکھا، ان پر پیٹ کا بوجھ نہ ڈالا، پھر فارغ ہو کر بیٹھ گئے اور بایاں پاؤں پھیلا دیا اور دائیں پاؤں کو قبلہ رخ کر دیا اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھا اور بایاں بائیں گھٹنے پر رکھا اور سبابہ انگلی سے اشارہ فرمایا اور ایک دوسری روایت اسی سے مروی ہے، جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بائیں قدم پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے، جب چوتھی رکعت پڑھ لیتے تو رانیں زمین پر ٹیک دیتے اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دیتے۔

٧٤٨۔ **(منکر)** وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ، وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٧٢٤]. وَفِي رِوَايَةٍ [٧٣٧] لَهُ: يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ.

748۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر دیا اور تکبیر کہی۔ (ابوداود) ایک روایت میں ہے کہ دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا۔

٧٤٩۔ **(صحیح لغیرہ)** وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٥٢] وَابْنُ مَاجه [٨٠٩]

749۔ قبیصہ بن ہلب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں سے پکڑ لیتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

٧٥٠۔ (صحيح) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعِدْ صَلَاتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَقَالَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُصَلِّي؟ قَالَ: «إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ، وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا، فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُودِ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى، ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتَّى تَطْمَئِنَّ». هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ. وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٥٨، ٨٥٩] مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٣٠٢] وَالنَّسَائِيُّ [١١٣٦] مَعْنَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمْ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ، وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ».

750- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے مسجد میں نماز پڑھی اور آنحضرت ﷺ سے سلام عرض کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”نماز لوٹاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔“ اس نے کہا: حضرت! مجھے سکھایئے میں کیسے پڑھوں؟ فرمایا: ”جب قبلہ کی طرف توجہ کرو تو تکبیر کہو، پھر سورت فاتحہ پڑھو اور جو اللہ چاہے اور جب رکوع کرو تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ لو اور رکوع اطمینان سے کرو اور پیٹھ سیدھی کرو، جب اٹھو تو پیٹھ سیدھی رکھو اور سر کو اٹھاؤ یہاں تک کہ ہڈیاں جوڑوں سے مل جائیں اور جب سجدہ کرو تو اطمینان سے کرو اور جب اٹھو تو بائیں ران پر بیٹھ جاؤ، پھر رکوع اور سجود میں اسی طرح کرو یہاں تک کہ تمھیں اطمینان ہو جائے۔“ یہ مصابیح کے لفظ ہیں۔ ابو داود نے کسی قدر لفظوں کے تغیر سے بیان کیا۔ ترمذی اور نسائی میں اس کا مفہوم مذکور ہے، ترمذی کی روایت میں ہے: ”جب نماز کے لیے ارادہ کرو تو اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرو اور کلمۂ شہادت پڑھو اور قیام کرو، اگر قرآن یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد کرو، اللہ اکبر کہو اور لا الہ الا اللہ پڑھو اور رکوع کرو۔“

٧٥١۔ (ضعيف) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَلصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى، تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ،

يَقُول: تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَهُوَ خِدَاجٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٨٥]

751- فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ خشوع، عجز اور مسکنت کا اظہار کرنا چاہیے، پھر ہاتھ اٹھاؤ اور ہتھیلیاں منہ کی طرف کرو اور یا رب یا رب کہتے ہوئے دعا کرو، جو ایسا نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔'' (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٧٥٢۔ **(صحيح)** عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدِنِ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٩١]

752- سعید بن حارث بن معلیٰ نے فرمایا: ہم کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو سجود سے سر اٹھاتے اور سجود کے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا: میں نے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ (بخاری)

٧٥٣۔ **(صحيح)** وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ! سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٥٥]

753- عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مکہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز میں بائیس تکبیرات کہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ پاگل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمھاری ماں مرے! یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔[1] (بخاری)

---

[1] اموی حکومت میں خلفاء نے بلند آواز سے تکبیریں کہنا چھوڑ دیا تھا، اس لیے عوام اسے بھول گئے۔ شیخ نے اس سنت پر عمل کیا تو عکرمہ رحمہ اللہ نے اسے پاگل سمجھا، اس قدر لوگ سنت فراموش کر چکے تھے۔ یہ بزرگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جو کچھ عرصہ کے بعد مدینہ آئے تھے۔ عکرمہ رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سمجھایا کہ یہ مسنون طریق ہے جسے تم پاگل پن سمجھ رہے ہو۔

٧٥٤۔ (صحيح) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى. رَوَاهُ مَالِكٌ [٢٤٦]

754۔ علی بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب جھکتے یا اٹھتے تکبیر کہتے۔ آپ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کو جا ملے۔ (مالک نے مرسل روایت کیا ہے)

٧٥٥۔ (صحيح) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَصَلَّى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٥٧] وَأَبُو دَاوُدَ [٧٤٨] وَالنَّسَائِيُّ [١٠٢٦]. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى.

755۔ علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو آنحضرت ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پس نماز پڑھائی، پہلی دفعہ تکبیر افتتاح کے سوا کہیں ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی) ابوداود نے کہا: یہ حدیث اس معنی سے صحیح نہیں ہے۔[1]

٧٥٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [٨٠٣]

756۔ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (ابن ماجہ)

٧٥٧۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ، وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُونَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ» رَوَاهُ أَحْمَدُ [٩٧٩٦]

---

[1] اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن کہا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے، لیکن یہ رائے صحیح نہیں، کیوں کہ امام ابن مبارک، امام احمد بن ابی حاتم، یحییٰ بن آدم اور دارقطنی رحمہم اللہ نے اتفاقاً ضعیف کہا ہے اور اسے "لم یثبت" فرمایا ہے۔ ابن حبان نے فرمایا: ترکِ رفع یدین میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور یہ بے حد ضعیف ہے۔ اس مضمون کی ایک روایت محمد بن جابر سے بھی مروی ہے۔ اسے ابن جوزی نے موضوع کہا ہے۔

757- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، پچھلی صفوں میں ایک آدمی کھڑا تھا، اس نے نماز خراب کی۔ جب سلام پھیری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: ''اے فلاں! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے، تم نے غور نہیں کیا کہ کیسی نماز پڑھی ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو کہ تمھاری یہ سب چیزیں مجھ پر مخفی رہتی ہیں۔ خدا کی قسم! میں جس طرح سامنے دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' (احمد)



بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

جو کچھ تکبیرِ (تحریمہ) کے بعد پڑھا جائے

نماز میں کچھ ارکان ہیں، کچھ ذکر اور پھر دل کی توجہ۔ ارکان اور اذکار میں آنحضرت ﷺ کی راہنمائی اصل چیز ہے۔ سنت کے خلاف نہ کوئی رکن نماز سے کم کیا جا سکتا ہے نہ زیادہ۔ اذکار میں ادعیہ وغیرہ آنحضرت ﷺ نے معین فرما دی ہیں۔ بعض مقامات کے لیے متعدد دعائیں آنحضرت ﷺ نے مقرر فرمائیں۔ ان سے جو بھی پڑھ لی جائیں نماز ہو جائے گی۔ سجدہ میں تسبیح اور دعا دونوں امر جائز ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پوری طرح آنحضرت ﷺ کی اطاعت کریں۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

٧٥٨۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٤٤، صحيح مسلم: ٥٩٨]

758- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی: حضرت! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموشی میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: ''یہ دعا پڑھتا ہوں: "اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ." ''اے اللہ مجھے گناہوں سے اس قدر دور رکھ کہ جس قدر مشرق اور مغرب میں دوری ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف فرما جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے۔'' (بخاری، مسلم)

٧٥٩۔ (صحيح) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ،

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي» فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ»، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٧١] وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ [٢١٦]: «وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَنْجى مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ».

759- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے۔ ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعاً، إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.» ''میں نے اپنے منہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا، جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا۔ یکسو ہو کر اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت اللہ کے لیے ہے، جو تمام عالم کی تربیت کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم کیا گیا ہے اور میں اولین مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے بغیر کوئی معبود نہیں، تو

ہی میرا رب ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہوں، میری ساری غلطیاں معاف فرما دے، تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا، مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت فرما، تیرے سوا کوئی بھی اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی نہیں کر سکتا اور مجھے برے اخلاق سے روک دے، تیرے سوا اس سے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور ساری بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں، میں تیرے سہارے پر ہوں اور تیری ہی طرف جانے والا ہوں، تو اے میرے رب بڑا با برکت ہے اور بہت بلند، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے ہی سامنے توبہ کرتا ہوں۔'' اور جب رکوع کرتے تو کہے: «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَمُخِّيْ، وَعَظْمِيْ، وَعَصَبِيْ.» ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری ہی اطاعت کی، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور اعصاب تیرے سامنے عاجز ہیں۔'' جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.» ''اے اللہ! تیری اس قدر تعریف ہے، جس سے آسمان، زمین اور ان کے درمیان خلا بھر پور ہو جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھی بھر جائے۔'' اور جب سجدہ کرتے تو کہتے: «اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.» ''اے اللہ! میں نے تجھے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا، تیری ہی اطاعت کی، میرے منہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اسے صورت دی، اس کے کان، آنکھیں بنائیں، اللہ بابرکت بہتر پیدا کرنے والا ہے۔'' پھر آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.» ''اے اللہ! میرے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور ظاہر اور پوشیدہ اور جو میں نے اسراف کیا، جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' مسلم اور شافعی کی روایت میں ہے: «وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ.» ''برائی کی نسبت

تیری طرف نہیں، ہدایت والا وہ ہے جسے تو ہدایت دے، میں تیرے سہارے ہوں اور تیری طرف ہی مجھے لوٹنا ہے، تیرے بغیر نہ نجات کی جگہ ہے نہ پناہ کی، تو بہت برکت والا ہے۔"

٧٦٠۔ **(صحيح)** وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا» فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٠٠]

760- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی آیا اور صف میں شامل ہو گیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا، پھر اس نے اللہ اکبر کہا اور یہ دعا پڑھی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ." "اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریف اور بہت زیادہ حمد ہے، جس میں پاکیزگی اور برکت ہو" جب آپ ﷺ نے نماز ختم فرمائی تو فرمایا: "یہ کلمات تم میں سے کس نے کہے ہیں؟" لوگ خاموش رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟" لوگ چپ رہے۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ کوئی بری بات نہیں کی۔ ایک آدمی نے عرض کی: میں آیا تھا اور میرا سانس پھول رہا تھا تو میں نے یہ کلمات کہہ ڈالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا، وہ جلدی کر رہے تھے کہ کون ان کلمات کو آسمان پر لے جائے۔" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

٧٦١۔ **(صحيح لغيره)** وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٤٣] وَأَبُو دَاوُدَ [٧٧٦]. وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجه [٨٠٤] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَارِثَةَ، وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

761- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.»

''اے اللہ! تو اپنی ذات کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام با برکت ہے اور تیرا مرتبہ بہت اونچا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔'' ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ۔ ابو سعید سے ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف حارثہ نے بیان کی ہے۔ اس کے حافظہ پر ائمۂ حدیث نے گفتگو کی ہے۔

٧٦٢۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً، قَالَ: «اَللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا، ثَلَاثًا، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٧٦٤] وَابْنُ مَاجَه [٨٠٧]، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا». وَذَكَرَ فِي آخِرِهِ: «مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» وَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: نَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ، وَهَمْزُهُ: الْمُوتَةُ.

762- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، نماز پڑھتے اور فرماتے: ''«اَللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، ثَلَاثًا، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ» ''اللہ بہت بڑا ہے (تین دفعہ) اللہ کی بہت زیادہ حمد ہے (تین دفعہ) اللہ کے لیے پاکیزگی ہے، صبح اور شام (تین دفعہ) میں شیطان کی پھونک، تھوک اور اس کی چھیڑ سے پناہ چاہتا ہوں۔'' (ابو داود، ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا'' کا ذکر نہیں کیا اور آخر میں ''أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ'' کا ذکر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شیطان کی پھونک تکبر ہے، اس کی تھوک شعر ہیں اور اس کی چھیڑ سے مراد جنون ہے۔

٧٦٣۔ (ضعيف) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه: أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَّسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَصَدَّقَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٧٧٩] وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٢٥١] وَابْنُ مَاجَه [٨٤٤] وَالدَّارِمِيُّ [١٢٧٩] نَحْوَهُ.

763- سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ کی نماز میں دو سکتے یاد ہیں: ایک سکتہ تکبیر کے بعد اور ایک سکتہ جب فاتحہ سے فارغ ہوتے۔ ابی بن کعب نے ان کی تصدیق فرمائی۔

(ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

٧٦٤۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بـ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ وَلَمْ يَسْكُتْ. هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ [٥٩٩]. وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي أَفْرَادِهِ، وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ.

764- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو قراءت "اَلْحُمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ." سے شروع کرتے تھے اور سکتہ نہ فرماتے۔ (مسلم، حمیدی) اور جامع الاصول میں بھی اسے صرف مسلم سے روایت فرمایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

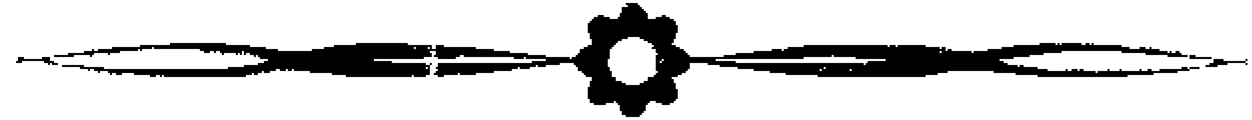
٧٦٥۔ (صحيح) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: « إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّءَ الْأَعْمَالِ، وَسَيِّءَ الْأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٨٩٦]

765- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے، پھر فرماتے: « إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أَمَرْتُ، وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّءَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّءَ الْأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ » "میری نماز اور قربانی، موت اور زندگی اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم کیا گیا ہے، میں پہلا مسلم ہو۔ اے اللہ! مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی فرما، تیرے سوا کوئی ان کی راہنمائی نہیں فرما سکتا، مجھے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچا، ان کی برائی سے تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔" (نسائی)

٧٦٦۔ (صحيح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ: « اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ». وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ

قَالَ: «وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ». ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ» ثُمَّ يَقْرَأُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٨٩٨]

766- محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز کے لیے قیام فرماتے تو یہ دعا فرماتے: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ» ''اللہ سب سے بڑا ہے، میں نے اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف متوجہ کیا، جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، یکسو ہو کر اور میں مشرک نہیں ہوں۔'' باقی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرح بیان کی، لیکن آخر میں ''أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ'' ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا: «اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ» ''اے اللہ! تو ہی بادشا ہے، تیرے سوا کوئی بادشاہ نہیں تو اپنے محامد سمیت پاک ہے۔'' پھر قراءت فرماتے۔'' (نسائی)



بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں قراءت کا بیان

نماز ایسی عبادت ہے جس میں ہمہ تن انسان اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اس کے ذکر سے برکت حاصل کرتا ہے، سب سے اہم اور ضروری ذکر قرآنِ مجید ہے۔ آنحضرت ﷺ قرآنِ مجید مختلف مقامات سے پڑھتے اور سورت فاتحہ ہر رکعت میں پڑھتے۔ فاتحہ میں چونکہ قرآن کے اہم مضامین آ گئے ہیں، توحید، صفاتِ باری، حشر ونشر، سزا و جزاء، عبادت، استعانت کی تخصیص اور تاریخ کے مختلف ادوار کا ذکر اجمالاً آ گیا ہے۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور جو لوگ گمراہی کی وجہ سے اس کے غضب کے مستحق بنے، سب کا ذکر فرمایا۔ اس لیے سورت فاتحہ کو مختصراً پورا قرآن سمجھنا چاہیے، اس لیے آنحضرت ﷺ نے اس کی قراءت کو لازمی اور فرض قرار دیا ہے۔ احادیث میں ہے: فاتحہ کے سوا نماز نہیں ہوتی، جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے، نماز بلا فاتحہ نا تمام ہو گی۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے، کہ مقتدی کو خاموشی سے امام کی قراءت سننا چاہیے، اگر امام آواز سے پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو امام کے سکتوں میں فاتحہ پڑھنا چاہیے اور جب امام آہستہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے جس طرح چاہے پڑھے، لیکن اس طرح نہ پڑھے کہ امام کی قراءت میں خلجان اور تشویش پیدا ہو۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"هٰذَا أَوْلَى الْأَقْوَالِ عِنْدِي وَبِهِ يُجْمَعُ بَيْنَ أَحَادِيثِ الْبَابِ."

(حجة الله البالغة: ٢/ ٧)

"امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے۔ اس مضمون کی مختلف احادیث اس طرح جمع ہو جاتی ہیں۔"

یعنی جن احادیث میں امام کے پیچھے قراءت سے روکا گیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ آواز سے نہ پڑھے مگر پڑھے ضرور۔

قراءت آرام سے اور ترتیل سے پڑھے، اوقاف پر ٹھہرتا جائے، معانی پر نظر رکھے، مقاصد سمجھتا جائے۔ ظہر اور عصر کی نماز میں امام بھی آہستہ پڑھے۔ دن کا وقت کاروبار، شور وغل اور ہنگامہ کا ہے اس میں قراءت کے ساتھ مزید ہنگامہ نہ کیا جائے۔ رات کی نماز میں شور اور ہنگامہ کم ہوتا ہے۔ آرام کے اوقات میں آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہے، اس میں توجہ اور حظّ حاصل ہوتا ہے۔ آخری رکعات میں یہاں بھی آہستہ پڑھنے کا حکم ہے تا کہ ذہن، سر اور جہر دونوں سے مستفیض اور مستفید ہو سکے۔ بعض طبائع میں جہر سے توجہ ہوتی ہے، بعض میں آہستگی سے یکسوئی حاصل ہوتی ہے، نمازی کو موقع دیا گیا ہے کہ دونوں سے فائدہ اٹھا سکے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٧٦٧۔ (صحيح) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِداً». [صحيح البخاري: ٧٥٦، صحيح مسلم: ٣٩٤]

767- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (بخاری، مسلم) مسلم میں یہ لفظ ہیں: ''جو ام القرآن اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

٧٦٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، ثَلَاثًا، غَيْرُ تَمَامٍ» فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ: اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾، قَالَ: هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾، قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٣٩٥]

768- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ام القرآن نہ پڑھے، اس کی نماز ناقص ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ بعض اوقات ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ فرمایا: دل میں پڑھو۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: ''اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے بندوں میں نماز تقسیم کر دی ہے۔ (یہاں سورت فاتحہ کو نماز فرمایا ہے) اور میرا بندہ جو مانگے میں اسے دوں گا۔ جب آدمی ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ کہتا ہے

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب وہ ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری ثنا کی۔ جب ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری عظمت کا اقرار کیا۔ جب ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے اور بندہ جو مانگے میں اسے دوں گا۔ جب ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ بندے کے لیے ہے اور جو اس نے مانگا اسے مل گیا۔'' (مسلم)

٧٦٩۔ **(صحيح)** وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِـ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [صحيح البخاري: ٧٤٣، صحيح مسلم: ٣٩]

769- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ سے شروع فرماتے تھے۔ (مسلم)

٧٧٠۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ [٧٨٢]، وَلِمُسْلِمٍ [٤١٠] نَحْوُهُ. وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

770- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔'' (بخاری، مسلم) ایک روایت میں ہے: ''جب امام ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ کہے تو تم آمین کہو، جس کا قول ملائکہ سے قول کے موافق ہو گیا، اس کے سابقہ گناہ معاف ہو گئے۔'' (یہ بخاری کے الفاظ ہیں) بخاری کی دوسری روایت میں ہے: ''جب قاری آمین کہے تو

تم بھی آمین کہو، کیونکہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں سے موافق ہو گئی اس کے پہلے گناہ سب معاف ہو گئے۔‘‘

۷۷۱۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللَّهُ، فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قبلكُمْ» فقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ» قَالَ: «وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٠٤]. وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ: «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا».

771۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم نماز پڑھوتو صفیں سیدھی کرو۔ پھر تم میں سے ایک امام بنے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمھاری دعا قبول کرے گا، جب امام تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو، امام رکوع بھی تم سے پہلے کرے گا اور پہلے ہی سر اٹھائے گا، یہ پہلے سر اٹھانا پہلے رکوع جانے کا بدلہ ہے۔ جب امام ’’سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ‘‘ ’’جس نے اللہ کی تعریف کی اس نے اس کی سن لی۔‘‘ کہے تو تم ’’رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ‘‘ ’’اے اللہ! سب تعریف تیرے لیے ہے۔‘‘ کہو۔ اللہ تمھاری سن لے گا۔‘‘ (مسلم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ’’جب امام پڑھے تو تم چپ رہو۔‘‘[1]

۷۷۲۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي

[1] اس حدیث میں جو زیادت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمہ اللہ کی ذکر کی ہے، وہ ضعیف ہے۔ امام زہری کے باقی شاگردوں نے اس زیادت کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہ زیادت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے، وہ بھی شاذ ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو انصات اور خاموشی سے مراد عدمِ جہر ہو گا، یعنی اس طرح نہ پڑھا جائے کہ امام کی قراءت میں خلجان واقع ہو۔

الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٧٦، صحيح مسلم: ٤٥١]

772۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے اور دو سورتیں، اور دوسری رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھتے اور کبھی کوئی آیت آواز سے پڑھتے جسے ہم سن لیتے اور پہلی رکعت جس قدر لمبی کرتے دوسری اس قدر لمبی نہیں کرتے تھے اور عصر اور صبح میں اسی طرح کرتے۔ (بخاری، مسلم)

٧٧٣۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ﴿الٓمٓ ۝ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً - وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ، وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٥٢]

773۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے، ہم نے اندازہ کیا، ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تخمیناً آپ کی قراءت الم تنزیل سجدہ کے برابر تھی۔ دوسری روایت میں ہے: اس کا اندازہ تیس آیات تھا اور آخری دو رکعتوں میں آپ کی قراءت اس سے نصف تھی اور عصر کی پہلی دو رکعتیں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر تھیں اور عصر کی آخری دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے نصف تھیں۔[1] (مسلم)

٧٧٤۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، وَفِي رِوَايَةٍ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٥٩]

774۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ اور ایک روایت میں ہے: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ پڑھتے اور عصر میں بھی اسی قدر پڑھتے اور صبح میں بہت لمبی قراءت پڑھتے۔ (مسلم)

---

[1] اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظہر اور عصر کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ اور قرآن پڑھنا بھی درست ہے اور ضروری صرف سورت فاتحہ ہے۔

٧٧٥۔ (صحيح) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٦٥، صحيح مسلم: ٤٦٣]

775۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کو میں نے سنا، آپ ﷺ نے مغرب میں ''والطّور'' پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

٧٧٦۔ (صحيح) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٦٣، ٤٤٢٩، صحيح مسلم: ٤٦٢]

776۔ ام الفضل بنت حارث نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورت مرسلات پڑھتے سنا۔ (بخاری، مسلم)

٧٧٧۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضي الله عنه يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾، ﴿وَالضُّحٰى﴾، ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٠٠، ٦١٠٦، صحيح مسلم: ٤٦٥]

777۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنی قوم کی امامت فرماتے، ایک دن انھوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنی قوم کی امامت فرمائی اور سورت بقرۃ کی تلاوت کرنا شروع کی۔ ایک آدمی جماعت سے الگ ہوگیا اور سلام کہہ کر اپنی نماز الگ پڑھ لی اور چلا گیا۔ لوگوں نے اسے کہا: کیا تم منافق ہو گئے؟ اس نے کہا: واللہ! میں منافق نہیں، بلکہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس جا کر ضرور شکایت کروں گا۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا: حضرت! ہم اونٹوں پر پانی لاتے ہیں اور یہ کام تمام دن کرتے

ہیں اور معاذ نے آپ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قوم میں آ کر سورت بقرۃ شروع کر دی۔ آنحضرت ﷺ نے معاذ کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: ''معاذ! تم فتنہ بپا کرتے ہو۔ سورۃ ﴿وَالشَّمْسِ﴾، ﴿وَالضُّحٰى﴾، ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ پڑھا کرو۔'' (بخاری، مسلم)

۷۷۸۔ (صحیح) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٦٧، ٧٦٩، ٧٥٤٦، صحيح مسلم: ٤٦٤]

778- براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سنا: عشاء کی نماز میں سورت ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھتے تھے، میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ خوش الحان کسی کو نہیں سنا۔ (بخاری، مسلم)

۷۷۹۔ (صحیح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَنَحْوِهَا، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٥٨]

779- جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ صبح کی نماز میں سورت ''قٓ'' اور اسی انداز کی سورتیں پڑھا کرتے تھے اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز میں تخفیف فرما دی۔ (مسلم)

۷۸۰۔ (صحیح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٥٦]

780- عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے، سنا: آپ ﷺ صبح کی نماز میں ﴿وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ﴾ پڑھ رہے تھے۔ (مسلم)

۷۸۱۔ (صحیح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٥٦]

781- عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے مکہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورت مومنون شروع فرمائی، جب موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آنحضرت ﷺ کو

کھانسی شروع ہوئی تو آپ ﷺ نے رکوع کر دیا۔ (مسلم)

۷۸۲۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِـ: ﴿الٓمٓ ۝ تَنْزِيْلُ﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ۸۹۱، صحيح مسلم: ۸۸۰]

782- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں "الٓم تنزیل سجدہ" اور دوسری رکعت میں سورۃ الدہر تلاوت فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۷۸۳۔ (صحیح) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۷۷]

783- عبید اللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مروان رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورت جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقین پڑھی اور فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو سنا جمعہ کے دن یہ دونوں سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم)

۷۸۴۔ (صحیح) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ و ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾، قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۷۸]

784- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ دونوں عیدوں اور جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور سورت غاشیہ پڑھتے تھے اور اگر عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ (مسلم)

۷۸۵۔ (صحیح) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِـ: ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ و ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۹۱]

785- حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے: حضرت عمر نے ابو واقد لیثی سے دریافت فرمایا:

آنحضرت ﷺ عیدالاضحیٰ اور فطر میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: سورت ''ق'' اور سورت ''قمر''۔ (مسلم)

۷۸٦۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿ قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٢٦]

786- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ صبح کی دو رکعتوں (سنت) میں سورۃ الکافرون اور سورت اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم)

۷۸۷۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ﴾ وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿ قُلْ يَآهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٢٧]

787- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں ﴿ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ﴾ [البقرة: ١٣٦] اور سورت آلِ عمران سے ﴿ قُلْ يَآهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴾ [آل عمران: ٦٤] الخ تلاوت فرماتے۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

۷۸۸۔ (ضعيف) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِـ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ. [سنن الترمذي: ٢٤٥]

788- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نماز ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ'' سے شروع فرماتے تھے۔ (ترمذی نے کہا: اس کی سند اچھی نہیں)۔

۷۸۹۔ (صحیح) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ فَقَالَ: آمِينَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٤٨] وَأَبُو دَاوُدَ [٩٣٢] وَالدَّارِمِيُّ [١٨١] وَابْنُ مَاجَه [٨٥٥]

789- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے آنحضرت کو سنا آپ ﷺ ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ کہتے تو آمین کہتے اور آواز لمبی کرتے۔ (ترمذی، ابوداود، دارمی، ابن ماجہ)

۷۹۰۔ (ضعیف) وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ؟ قَالَ: «بِآمِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [۹۳۸]

790۔ ابو زہیر نمیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک رات آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے اور ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بڑی عاجزی سے دعا کر رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے دعا صحیح طریقے سے ختم کر دی تو اس کی دعا مقبول ہوگی۔'' ایک آدمی نے دریافت کیا کہ حضرت! کیسے ختم کرے؟ فرمایا: ''آمین کہے۔'' (ابوداود)

۷۹۱۔ (صحیح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [۹۹۱]

791۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے سورت اعراف مغرب کی دو رکعتوں میں بانٹ کر پڑھی۔ (نسائی)

۷۹۲۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَقُودُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي: «يَا عُقْبَةُ، أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا؟» فَعَلَّمَنِي ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ قَالَ: فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: «يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ [۱۷۳۹۲] وَأَبُو دَاوُدَ [۱٤٦۲] وَالنَّسَائِيُّ [٥٤۳٦]

792۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سفر میں آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کو چلایا کرتا تھا، آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: ''عقبہ! میں تجھ کو دو بہترین سورتیں سکھلاؤں؟'' آپ ﷺ نے سورت فلق اور سورۃ الناس پڑھی، آپ ﷺ نے محسوس فرمایا کہ میں ان سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا۔ جب آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو صبح کی نماز ان دو سورتوں سے پڑھائی، فراغت کے بعد میری توجہ فرمائی اور فرمایا: ''عقبہ تو نے کیسا دیکھا؟''[1] (احمد، ابوداود، نسائی)

[1] حضرت ﷺ کی عام عادت تھی کہ صبح کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھتے۔ نماز لمبی ہوتی، مغرب کی نماز میں اختصار فرماتے، لیکن کبھی کبھی اس کے خلاف بھی کرتے تاکہ لوگ اسے فرض یا واجب نہ سمجھ لیں۔ چنانچہ مغرب میں سورت اعراف اور طور پڑھی اور صبح کی نماز میں معوذتین۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ.

۷۹۳۔ (ضعيف) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٦٠٥]، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [٨٢٢] عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ.

793- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب کی نماز میں سورت کافرون اور سورت اخلاص تلاوت فرماتے۔ (شرح السنۃ) ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور جمعہ کی رات کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹٤۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: بِـ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٣١]، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [١١٤٨] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

794- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار دفعہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اور فجر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت کافرون اور سورت اخلاص پڑھتے۔ (ترمذی) ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ''بعد المغرب'' کا لفظ ذکر نہیں فرمایا۔

۷۹۵۔ (حسن) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فُلَانٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٩٨٢] وَرَوَى ابْنُ مَاجَه [٨٢٧] إِلَى: وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

795- سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فلاں شخص کے سوا کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہو۔ سلیمان کہتے ہیں: میں نے خود ان کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی کرتے تھے اور آخری دو رکعتیں ہلکی فرماتے۔ عصر کی نماز میں تخفیف فرماتے اور مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل (''لَمْ يَكُنِ'' سے آخر قرآن تک) پڑھتے اور عشاء کی نماز میں اوساطِ مفصل (سورہ بروج سے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تک) اور صبح کی نماز میں طوالِ مفصل (حجرات سے سورت بروج تک) قراءت فرماتے۔ (نسائی) ابن ماجہ

نے تخفیف العصر تک روایت کیا۔

٧٩٦۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: «لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٢٣] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣١١] وَلِلنَّسَائِيِّ [٩١٠] مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ [٨٢٤] قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ، فَلَا تَقْرَؤُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

796۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم صبح کی نماز آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں پڑھ رہے تھے، قراءت پڑھنا آپ ﷺ پر مشکل ہو گیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''شاید تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟'' ہم نے عرض کی کہ حضرت! واقعی پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ''سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو، کیونکہ اس کے سوا نماز نہیں ہوتی۔'' (ابو داود، ترمذی، نسائی بالمعنی) ابو داود میں ہے: میں کہہ رہا تھا میری نماز میں نزاع اور خلجان کیوں ہو رہا ہے، میں جب جہر کروں تو سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔

٧٩٧۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: «هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنِّي أَقُولُ: مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟». قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٢٨٦] وَأَحْمَدُ [٧٨١٩] وَأَبُو دَاوُدَ [٨٢٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣١٢] وَالنَّسَائِيُّ [٩١٩]، وَرَوَى ابْنُ مَاجَه [٨٤٨] نَحْوَهُ.

797۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ پڑھا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں کہہ رہا تھا کہ میری نماز میں نزاع اور خلجان کیوں پیدا ہو رہا ہے۔'' اس کے بعد لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں پڑھنا چھوڑ دیا،[1] جب

[1] قراءت چھوڑنے والی بات یہ اس روایت کے ایک راوی امام زہری کا قول ہے جو تابعی ہیں اور یہ منقطع روایت ہے۔ درست بات وہی ہے جو اوپر والی حدیث 796 میں گزری ہے۔

حضرت کا یہ ارشاد سنا۔ (مالک، ابوداود، ترمذی، نسائی) اسی طرح ابن ماجہ نے بھی روایت کیا۔

۷۹۸۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٩٠٢٢]

798۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور بیاضی رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نمازی خدا تعالیٰ سے گفتگو کرتا ہے، غور کرو، کس سے گفتگو کر رہے ہو۔ قرآن پڑھتے وقت ایک دوسرے سے آواز اونچی نہ کرو۔'' (احمد)

۷۹۹۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٠٤] وَالنَّسَائِيُّ [٩٢٢] وَابْنُ مَاجَه [٨٤٦]

799۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔''[1] (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

۸۰۰۔ (حسن) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي قَالَ: «قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِلَّهِ فَمَاذَا لِي؟ قَالَ: «قُلِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي». فَقَالَ هَكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٣٢] وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ [٩٢٤] عِنْدَ قَوْلِهِ: «إِلَّا بِاللَّهِ».

800۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں قرآن یاد نہیں کر سکتا، آپ مجھے کوئی دعا سکھا دیں جو اس سے کفایت کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھو: «سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.» ''اللہ پاک ہے، سب خوبیاں اسی کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ

[1] اس روایت میں آخری جملہ ''جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو'' یہ ضعیف اور شاذ ہے۔

بہت بڑا ہے، نہ نیکی کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی ہمت مگر اللہ کی توفیق سے۔" اس آدمی نے کہا: حضرت! یہ اللہ کے لیے ہوا، میرے لیے کیا ہوا؟ فرمایا: "« اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.» "اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے صحت عطا کر، مجھے ہدایت عطا کر، مجھے رزق دے۔" اس نے ہاتھوں کو بند کرلیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "اس آدمی نے خیر سے اپنے ہاتھ بھر لیے۔" (ابوداود) نسائی نے صرف "إِلَّا بِاللّٰهِ" تک ذکر کیا۔

۸۰۱۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ قَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٠٦٦] وَأَبُو دَاوُدَ [٨٨٣]

801۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ پڑھتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلىٰ." کہتے۔ (احمد، ابوداود)

۸۰۲۔ (ضعیف) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «من قَرَأَ مِنْكُم بِـ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ فَانْتَهَى إِلَى ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾ فَلْيَقُلْ: بَلَى، وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ. وَمن قَرَأَ: ﴿لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ فَانْتَهَى إِلَى ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧيَ الْمَوْتٰى﴾ فَلْيَقُلْ: بَلَى. وَمَنْ قَرَأَ ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ﴾ فَبَلَغَ: ﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٨٧] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٣٤٧] إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ».

802۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھے اور ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾ تک پہنچے تو اسے کہنا چاہیے "بَلىٰ وَأَنَا عَلىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ." (کیوں نہیں اس پر میں شاہد ہوں) اور جب سورت قیامت پڑھے اور ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧيَ الْمَوْتٰى﴾ (کیا اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں) تک پہنچے تو "بَلىٰ" (کیوں نہیں) کہے اور جب سورت مرسلات پڑھے اور ﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ تک پہنچے تو اسے "آمَنَّا بِاللّٰهِ" (ہم اللہ پر ایمان لائے) کہنا چاہیے۔ (ابوداود) ترمذی نے "وَأَنَا عَلىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" تک ذکر کیا۔

۸۰۳۔ (حسن) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ

فَقَرَأَ عَلَيْهِم سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، فَسَكَتُوا فَقَالَ: «لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ: ﴿ فَبِأَيِّ الٰآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾ قَالُوا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ، رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٢٩١] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

803- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس پوری سورۃ الرحمٰن پڑھی، وہ خاموش رہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیلۃ الجن کو میں نے یہ سورت جنوں کے سامنے پڑھی، انھوں نے تم سے بہتر جواب دیا، جب میں ﴿ فَبِأَيِّ الٰآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾ پڑھتا تو وہ کہتے: اے اللہ! ہم تیری نعمتوں سے کسی چیز کا انکار نہیں کرتے، تیرے لیے حمد ہے۔'' ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٨٠٤۔ (صحيح) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَرَأَ فِي الصُّبْحِ ﴿ إِذَا زُلْزِلَتْ ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨١٦]

804- معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی نے انھیں بتایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت ﴿ إِذَا زُلْزِلَتْ ﴾ صبح کی دونوں رکعتوں میں تلاوت فرمائی۔ میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کیا۔ (ابوداود)

٨٠٥۔ (ضعيف) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [٢٧٠]

805- عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھی اور دونوں رکعتوں میں سورت بقرۃ تلاوت فرمائی۔ (مالک)

٨٠٦۔ (صحيح) وَعَنِ الْفَرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [٢٧٢]

806- فرافصہ بن عمیر حنفی فرماتے ہیں: میں نے سورت یوسف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قراءت سے حفظ کی، وہ صبح کی نماز میں اسے اکثر اور بار بار پڑھا کرتے تھے۔ (مالک)

٨٠٧- (**صحيح**) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً. قِيلَ لَهُ: إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، قَالَ: أَجَلْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٢٧١]

807- عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں رکعتوں میں سورت یوسف اور سورت حج ترتیل سے تلاوت فرمائی ان (عامر) سے کہا گیا: پھر تو صبح ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں۔ (مالک)

٨٠٨- (**ضعيف**) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَّلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ. [سنن أبي داود: ٨١٤]

808- عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ مفصل سورتوں میں چھوٹی یا بڑی کوئی سورت نہیں، مگر میں نے سنا کہ آنحضرت ﷺ اس سے لوگوں کو فرض نماز پڑھاتے تھے۔ (مالک)

٨٠٩- (**ضعيف**) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِـ (حم الدُّخَانِ) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٩٨٨] مُرْسَلًا.

809- عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے مغرب کی نماز میں حم دخان پڑھی۔ (نسائی مرسلاً)



بَابُ الرُّكُوعِ

رکوع کا بیان

رکوع، قیام اور سجود کے درمیانی حالت کا نام ہے جس میں پیٹھ خم ہو جاتی ہے۔ یہ نماز کا جز ہے اور رکن ہے۔ اس سے مقصد عجز کا اظہار ہے۔ آنحضرت ﷺ اس میں اللہ کا ذکر فرماتے، تسبیحات کہتے، اللہ کی عظمت اور برتری کا ذکر فرماتے۔ احادیث میں رکوع کے لیے آنحضرت ﷺ کی جو خاص خاص دعائیں منقول ہیں وہ پڑھنا مسنون ہے۔ آنحضرت ﷺ رکوع میں اطمینان فرماتے، پیٹھ ہموار ہو جاتی، سر پشت کے برابر ہوتا۔ رکوع جاتے اور سر اٹھاتے وقت آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ یہ اکثر آپ کا معمول تھا۔ اور یہ سنت ہے، عوام نے یہ سنت ترک کر دی ہے۔ اس لیے اسے التزام سے کرنا چاہیے، تاکہ لوگ اس سے مانوس ہوں اور فروعی مسائل میں باہم نفرت کم ہو، اس موقع پر آنحضرت ﷺ سے مختلف دعائیں منقول ہیں جو بھی پڑھ لی جائے، درست ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

۸۱۰۔ (صحيح) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٤٢، صحيح مسلم: ٤٢٥]

810- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سجدے اور رکوع کو پوری طرح قائم کرو۔ خدا کی قسم! میں تمھیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' (بخاری، مسلم)

۸۱۱۔ (صحيح) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٩٢، صحيح مسلم: ٤٧١]

811- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ کا رکوع، سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، قیام اور قعود کے علاوہ، سب برابر ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

۸۱۲۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَامَ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [صحيح البخاري: ٨٢١، صحيح مسلم: ٤٧٣]

812- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے، ہمیں خیال ہوتا آپ ﷺ رکعت پوری کرنا بھول گئے، پھر سجدہ کر کے دو سجدوں کے درمیان اس قدر بیٹھتے کہ ہم سمجھتے کہ آپ ﷺ بھول گئے۔ (مسلم)

۸۱۳۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي» يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨١٧، صحيح مسلم: ٤٨٤]

813- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.» ''اے ہمارے رب! تو اپنی صفات سمیت

پاک ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔'' قرآنِ حکیم کی تعمیل[1] فرماتے تھے (قرآن میں حکم ہے: تم اللہ کے لیے تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو)۔ (بخاری، مسلم)

٨١٤۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٨٧]

814- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ رکوع و سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ» (مسلم) ''اللہ کے لیے پاکیزگی ہے، وہ ہمارا، فرشتوں اور روح کا رب ہے۔''

٨١٥۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٧٩]

815- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مجھے رکوع میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو، بہت ممکن ہے تمھاری دعا قبول کر لی جائے۔'' (مسلم)

٨١٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٩٦، صحيح مسلم: ٤٠٩]

816- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے تو تم ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' ''یعنی اے ہمارے رب سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔'' کہو، جس کا قول فرشتوں کے قول سے موافق ہو گیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' (بخاری، مسلم)

---

[1] نماز کے ارکان اس کے وظیفے اور دعائیں اللہ کے حکم سے آنحضرت ﷺ نے مقرر فرمائیں۔ یہ قیاسی نہیں ہیں نہ ہی انسان اپنی رائے سے ان کو بدل سکتا ہے۔ قرآنِ مجید بہترین وظیفہ ہے، لیکن رکوع اور سجود کی حالت میں اس کی اجازت نہیں دی گئی، بلکہ قرآن میں جہاں اللہ کی تسبیح کا حکم دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ رکوع اور سجود میں تسبیحات پڑھی جائیں۔ قرآن کی تعمیل اور تاویل کا یہی مسنون اور صحیح طریقہ ہے۔

٨١٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٧٦]

817- عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو کہتے: ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ“ اور ”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلأَ الْأَرْضِ وَمِلأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.“۔ ”اے میرے رب! تیرے لیے اس قدر حمد ہے جس سے آسمان اور زمین اور ان کے علاوہ جو چیز تو چاہے بھر پور ہو جائے۔“ (مسلم)

٨١٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٧٧]

818- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب حضرت ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ”«اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ والْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ. اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.» (مسلم) ”اے میرے رب! تیری اس قدر حمد ہے جس سے آسمان اور زمین اور اس کے علاوہ جو تو چاہے بھر جائے۔ اے تعریف اور برتری کے مالک جو کچھ کسی بندے نے کہا تو اس کا مستحق ہے اور سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! تو نے جو دیا اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو چیز تو روک لے کوئی دے نہیں سکتا اور دولت مند کی دولت تیرے پاس مفید نہیں ہو سکتی۔“

٨١٩۔ (صحيح) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ». فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟» قَالَ: أَنَا.

قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٩٩]

819- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہا۔ ایک آدمی نے مقتدیوں سے کہا: "رَبَّنَا لكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ." "اے اللہ! تیرے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، جس میں برکت اور پاکیزگی رکھی گئی ہے۔" جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "یہ کلمات ابھی کس نے کہے؟" اس آدمی نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تیس سے کچھ اوپر فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کا پہلے اجر لکھنے کے لیے جلدی کر رہے تھے۔" (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

٨٢٠- (صحيح) عَنْ أَبِيْ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِيْ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٥٥] وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٦٥] وَالنَّسَائِيُّ [١٠٢٧] وَابْنُ مَاجَه [٨٧٠] وَالدَّارِمِيُّ [١٤٦٥]، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

820- ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رکوع اور سجدہ میں پشت سیدھی نہ ہو تو نماز درست نہیں ہوتی۔" (ابو داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٢١- (ضعيف) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِجْعَلُوهَا فِيْ رُكُوعِكُمْ» فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْعَلُوهَا فِيْ سُجُودِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٦٩] وَابْنُ مَاجَه [٨٧٠] وَالدَّارِمِيُّ [١٣٤٤]

821- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آیت: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ اتری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکوع میں پڑھا کرو اور جب آیت: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے سجدے میں پڑھو۔"[1] (ابو داود، ابن ماجہ، دارمی)

[1] ان آیات کو رکوع اور سجود میں کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ان کی تعمیل اس طرح کی جائے کہ ان آیات کا مفہوم =

۸۲۲۔ (ضعيف) وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٦١] وَأَبُو دَاوُدَ [٨٨٦] وَابْنُ مَاجَهْ [٨٩٠]. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ.

822۔ عون بن عبداللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" (میرا عظیم پاک ہے) تین دفعہ کہہ دے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور سجود میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلیٰ." کہے۔ (میرا برتر رب پاک ہے) تین دفعہ کہے تو اس کا سجود مکمل ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔'' (ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا: اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ عون، ابن مسعود سے نہیں ملا۔

۸۲۳۔ (صحيح) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» وَفِي سُجُودِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى». وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ، وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٦٢] وَأَبُو دَاوُدَ [٨٧١] وَالدَّارِمِيُّ [١٤٤٤]، وَرَوَى النَّسَائِيُّ [١٠٠٨] وَابْنُ مَاجَهْ [٨٨٨] إِلَى قَوْلِهِ: «الْأَعْلَى». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

823۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلیٰ." کہتے اور رحمت کی آیات پر ٹھہر کر اللہ سے رحمت کا سوال کرتے اور عذاب کی آیتوں پر ٹھہر کر تعوذ فرماتے۔ (ترمذی، ابو داود، دارمی) نسائی اور ابن ماجہ نے صرف "الأعلیٰ" تک ذکر فرمایا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

= تسبیحات کی صورت میں اس موقع پر آ جائے۔ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلیٰ"، یہی تاویل قرآن کی ملحوظ رکھی گئی ہے، کیوں کہ ان دونوں مقامات میں قرآن پڑھنے سے آنحضرت ﷺ نے صراحتاً منع فرمایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٨٢٤۔ (صحيح) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: « سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٠٤٩]

824۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں) قیام کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو سورت بقرۃ کے برابر ٹھہرے اور رکوع میں یہ دعا پڑھتے رہے: «سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ» ''اللہ طاقتور بادشاہت، برتری اور عظمت کا مالک پاک ہے۔'' (نسائی)

٨٢٥۔ (صحيح لغيره وما تحته خط فضعيف) وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ هَذَا الْفَتَى، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ: فَحَزَرْنَا رُكُوعَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ، وَسُجُودَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٨٨] وَالنَّسَائِيُّ [١١٣٥]

825۔ ابن جبیر رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، میں نے اس نوجوان عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں دیکھا جس کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتی جلتی ہو۔ ابن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم نے ان کے رکوع اور سجود کا اندازہ کیا تو وہ ہر ایک میں دس دس تسبیحات پڑھتے تھے۔ (ابوداود، نسائی)

٨٢٦۔ (صحيح) وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ: إِنَّ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ. قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٩١]

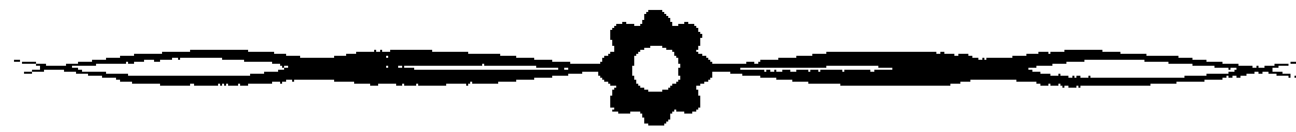
826۔ شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اسے بلایا اور فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا: اگر اس حالت میں تمھاری موت ہو جاتی تو تم دین کی فطرت پر نہ مرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر بھیجا گیا۔ (بخاری)

٨٢٧۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٢٦٤١]

827- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بدترین چوری نماز کی چوری ہے۔'' ہم نے عرض کی: یا حضرت! نماز میں کیسے چوری ہوتی ہے؟ فرمایا: ''جو شخص رکوع اور سجود کو پورا نہ کرے۔'' (اس نے نماز میں چوری کی)۔ (احمد)

٨٢٨۔ (صحيح لغيره) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ؟» وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ. قَالُوا: اَللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ [٥٧٩/ ١٧٧] وَأَحْمَدُ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ [١٣٦٧] نَحْوَهُ.

828- نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''شراب خور، زانی اور چور کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟'' اور یہ گفتگو حدود کے نزول سے پہلے ہوئی۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ''یہ گناہ ہیں اور ان پر سزا ہے اور بدترین چوری وہ ہے جو نماز میں کی جائے۔'' لوگوں نے عرض کی: حضرت نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا: ''جو رکوع اور سجود پورا نہ کرے۔'' (مالک، احمد، دارمی)



بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

سجدہ اور اس کی فضیلت کا بیان

سجدہ بھی رکوع کی طرح نماز کا رکن ہے، اس کے ترک سے نماز نہیں ہوگی۔ اس میں اطمینان ہونا چاہیے۔ سجدہ میں سات اعضاء کا استعمال ہونا چاہیے: دو ہاتھ، دو پاؤں، دو گھٹنے اور پیشانی۔ سجدہ میں ہاتھ کھلے رکھے، پیٹ کا بوجھ رانوں پر نہ ڈالا جائے۔ سجدہ میں درندوں کی طرح ہاتھ زمین پر نہ پھیلائے۔ سجدہ میں تسبیح بھی درست ہے اور دعا کے لیے بھی یہ وقت مناسب ہے۔ سجدہ جانے کا صحیح طریق یہ ہے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے، پھر ہاتھ اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھائے پھر گھٹنے۔

عقبة الشيطان:

سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک دے اور بیٹھ پاؤں کی ایڑیوں پر رکھے اور پاؤں کھڑے رکھے، اسے ''عقبة الشيطان'' کہتے ہیں، اس طرح بیٹھنا منع ہے، اگر کوئی عذر ہو تو درست ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۸۲۹۔ (صحیح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨١٢، صحيح مسلم: ٤٩٠]

829۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء (ہڈیوں) پر سجدہ کروں: پیشانی، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے اور نہ کپڑے سمیٹے جائیں نہ سر کے بال۔'' (بخاری، مسلم)

۸۳۰۔ (صحیح) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [البخاري: ٨٢٢، مسلم: ٤٩٣]

830۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ میں اعتدال رکھو (پشت ہموار رکھو) اور کوئی آدمی اپنے ہاتھ زمین پر کتے کی طرح نہ پھیلائے۔'' (بخاری، مسلم)

۸۳۱۔ (صحیح) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٩٤]

831۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور دونوں کہنیاں زمین سے اونچی رکھو۔'' (مسلم)

۸۳۲۔ (صحیح) وَعَنْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بُهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ [٨٩٨] كَمَا صَرَّحَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٦٥٢] بِإِسْنَادِهِ، وَلِمُسْلِمٍ [٤٩٦] بِمَعْنَاهُ: قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بُهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

832۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سجدہ کرتے، اپنے ہاتھ دونوں پہلوؤں سے جدا رکھتے۔ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ (ابو داود، شرح السنۃ نے اس کی صراحت کی ہے) اور مسلم میں اس معنی میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب سجدہ

فرماتے، اگر بکری آپ کے آگے سے گزرنا چاہتی تو گزر جاتی۔

۸۳۳۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبِطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٩٠، صحيح مسلم: ٤٩٥]

833۔ عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے یہاں تک کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔ (بخاری، مسلم)

۸۳۴۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٨٣]

834۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ» ”اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرما دے۔“ (مسلم)

۸۳۵۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٨٦]

835۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو بستر سے گم پایا، میں نے تلاش کی تو میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر لگے۔ آپ ﷺ مسجد میں سجدہ فرما رہے تھے، آپ ﷺ کے پاؤں کھڑے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.» ”اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری ثناء کا شمار نہیں کر سکتا اور تو ایسا ہی ہے جیسے تو اپنی ثنا کرے۔“ (مسلم)

۸۳۶۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا

يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٨٢]

836- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''انسان سجود کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوتا ہے، سجدہ میں کثرت سے دعا کرو۔'' (مسلم)

٨٣٧۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيْلَتِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨١]

837- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: افسوس ہے کہ انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا، اسے جنت مل گئی۔ مجھے سجود کا حکم ہوا میں نے انکار کیا، مجھے آگ میں جلنا پڑا۔ (مسلم)

٨٣٨۔ (صحيح) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ: «سَلْ» فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِيْ الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ؟». قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: «فَأَعِنِّيْ عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٨٩]

838- ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کے پاس رات کو سوتا اور آپ ﷺ کے وضو کے لیے پانی اور دوسری ضروریات مہیا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ مانگو۔'' میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ فرمایا: ''اور کچھ اس کے سوا۔'' میں نے عرض کی: بس یہی ضرورت ہے۔ فرمایا: ''نوافل کثرت سے پڑھو اور میری مدد کرو۔''[1] (مسلم)

٨٣٩۔ (صحيح) وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ رضي الله عنه مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا

[1] کثرت سجود سے مراد نفل ہیں۔

خَطِيئَةً ». قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٨٨]

839- معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے ان سے کہا: کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرما دے، وہ چپ رہے۔ میں نے پھر عرض کی وہ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے تیسری دفعہ عرض کی تو انھوں نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت عرض کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لیے نفل نماز زیادہ پڑھا کرو، جب بھی تم سجدہ کرو گے تو اللہ تمھارے درجے بلند کرے گا اور تمھارے گناہ معاف فرمائے گا۔'' معدان کہتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور یہی سوال کیا، انھوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

۸٤٠۔ **(ضعيف)** عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٣٨] وَالتِّرْمِذِيُّ [٦٨] وَالنَّسَائِيُّ [١٠٨٩] وَابْنُ مَاجَه [٨٨٢] وَالدَّارِمِيُّ [١٣٥٩]

840- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب کھڑے ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔[1] (ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۸٤١۔ **(صحيح)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: « إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٤٠]

[1] حدیث نمبر 840 اور 841 بظاہر متعارض ہیں، جمہور، ائمۂ اسلام، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا عمل وائل بن حجر کی حدیث (840) پر ہے اور امام مالک اور اوزاعی کا عمل حدیث نمبر 841 حضرت ابوہریرہ کی حدیث پر ہے۔ بعض ائمہ نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں میں ہیں، اس کے گھٹنے رکھنا ہاتھ رکھنے کے مترادف ہوگا۔ انسانوں کو اس لیے روکا کہ انسان کے گھٹنے اس کے پاؤں میں ہیں، اسے سجدہ کرتے وقت گھٹنے پہلے رکھنے چاہییں۔ ویسے دونوں طرح درست ہے، وجوب یا فرضیت دونوں میں نہیں۔

وَالنَّسَائِيُّ [۱۰۹۱] وَالدَّارِمِيُّ [۱٤٥٩]. قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا، وَقِيلَ: هَذَا مَنْسُوخٌ.

841- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اونٹ کی طرح مت بیٹھو، ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھو۔'' (ابو داود، نسائی، دارمی) امام ابو سلیمان خطابی نے فرمایا: وائل بن حجر کی (حدیث: ۸۴۲) زیادہ صحیح ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا: یہ (حدیث: ۸۴۳) منسوخ ہے۔

٨٤٢۔ (حسن) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٥٠] وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٨٤]

842- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي واهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي.» ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری راہنمائی فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔'' (ابو داود، ترمذی)

٨٤٣۔ (صحيح) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٠٦٩] وَالدَّارِمِيُّ [١٣٦٣]

843- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان فرماتے تھے: «رَبِّ اغْفِرْ لِي.» ''اے اللہ! مجھے بخش دے۔'' (نسائی، دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٨٤٤۔ (حسن لغيره) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٦٢] وَالنَّسَائِيُّ [١١١٢] وَالدَّارِمِيُّ [١٣٦٢]

844- عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوّے کی طرح ٹھنگورے لگانے اور درندوں کی طرح ہاتھ پھیلانے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''مسجد میں اونٹ کی طرح ایک جگہ معیّن نہ کرنی چاہیے۔'' (ابو داود، نسائی، دارمی)

٨٤٥۔ (ضعيف) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٨٤]

845- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے علی! میں تیرے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہ تیرے لیے بھی ناپسند کرتا ہوں۔ دونوں سجدوں میں اِقعامت کرو۔'' (ترمذی)

٨٤٦- (صحيح لغيره) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ فِيهَا صُلْبَهُ بَيْنَ خُشُوعِهَا وَسُجُودِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٢٨٣]

846- طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ[1] فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس انسان کی نماز کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے جو رکوع اور سجدہ کے درمیان پشت سیدھی نہ کرے۔'' (احمد)

٨٤٧- (صحيح) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا، فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٦٠]

847- نافع نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: جو آدمی اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو اپنے ہاتھ بھی پیشانی کے ساتھ ہی رکھے، جب پیشانی اٹھائے تو ہاتھ بھی اٹھا لے، کیونکہ ہاتھ بھی پیشانی کی طرح سجدہ کرتے ہیں۔ (مالک)



[1] بنوحنیفہ قبیلے کی طرف سے نسبت۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

تشہد نماز کا ایک جزو ہے۔ چار رکعت کی نماز میں دو تشہد ہوں گے۔ آخری تشہد واجب ہے، درمیان کے تشہد کو عوام واجب کہتے ہیں، اس کی کوئی دلیل سنتِ صحیح سے ثابت نہیں ہوئی۔ تشہد کے مختلف صیغے آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں۔ الفاظ جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں، ان سے نماز درست ہو گی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو تشہد منقول ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ وہی ہے جو عام طور پر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں صحابہ "السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ" پڑھا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد عموماً صحابہ "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ" پڑھنے لگے۔ (بخاری)

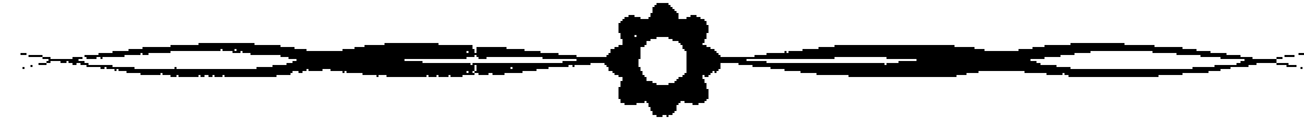
وظائف میں بہتر یہی ہے کہ شارع علیہ السلام کے الفاظ نہ بدلے جائیں۔ نماز دونوں طرح ہو جائے گی۔ "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ" کہنے سے صحابہ کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کا اب انتقال ہو چکا ہے، یہ دنیوی زندگی کا دور ختم ہو چکا، اب برزخ کے حالات آپ ﷺ کے سامنے ہیں اور وہی برزخی زندگی آپ ﷺ کو حاصل ہے، جو اس دنیا سے انتقال کے بعد اپنے حالات کے مطابق تمام لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ انبیاء، صلحاء، شہداء اپنے اپنے مراتب کے مطابق اس زندگی سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ زندگی دنیا کی زندگی سے مختلف ہے۔ قرآنِ عزیز نے اس زندگی کے متعلق عامۃ الناس کو فرمایا: تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔ شہداء کے ذکر میں فرمایا:

﴿ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ ﴾ [آلِ عمران: ١٦٩]

یہ عند اللہ زندہ ہیں، عند الناس اس زندگی کے شعور کا کوئی طریقہ نہیں۔ خطاب کے الفاظ سے جو غلطی عام جہلاء میں پیدا ہو، وہ نہیں رہنی چاہیے۔ اس قسم کا خطاب قرآنِ عزیز میں کفار، فرعون اور ہامان سے بھی فرمایا گیا، لیکن معلوم ہے کہ نہ وہ زندہ ہیں نہ ہمارے سامنے موجود ہیں۔ برزخ کی غیر شعوری زندگی قبر میں حسبِ مراتب سب کو دی گئی، اس کا کوئی منکر نہیں۔ پہلے تشہد میں احناف کرام

درود کی اجازت نہیں دیتے، شوافع پسند کرتے ہیں، ضروری نہیں سمجھتے۔ آخری تشہد میں احناف کے نزدیک درود سنت ہے۔ اسے نہ پڑھا جائے تو نماز ہو جائے گی اور شوافع اور حنابلہ درود کو یہاں واجب سمجھتے ہیں۔ مفصل بحث مع دلائل فریقین "جلاء الأفهام لابن القيّم." میں ملے گی۔

صلاۃ کے مختلف صیغے احادیث میں مروی ہیں، جو الفاظ صحت کی حد تک پہنچ جائیں، انھیں پڑھنا درست ہے، نماز ہو جائے گی۔ بعض درود عوام نے خود گھڑے ہیں عموماً ان کی عبارت غلط ہے۔ بعض کا مفہوم غلط ہے، بعض صرف گانے کے لیے بنائے گئے ہیں، تا کہ خوش آوازی کے جوہر دکھائے جا سکیں۔ یہ دراصل صلاۃ نہیں، ایسی صلاۃ سے پرہیز کرنا چاہیے، ان مسائل کی تفصیل کے لیے "الرّوضة الندية"، "زاد المعاد"، "نيل الأوطار" کتبِ فقہ الحدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٨٤٨۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٨٠]

848- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی عقد لگاتے اور تسبیح کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں انگلی کو، جو انگوٹھے سے ملتی ہے، اٹھاتے اور اشارہ فرماتے اور بایاں ہاتھ گھٹنے پر پھیلا ہوا ہوتا۔ (مسلم)

٨٤٩۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى أُصْبُعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٧٩]

849- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب دعا کے لیے بیٹھتے، دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور سبابہ انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا دیتے اور بائیں ہاتھ سے گھٹنے کا لقمہ بنا لیتے۔ (مسلم)

٨٥٠۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قِبَلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ،

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٢٣٠، صحيح مسلم: ٤٠٢]

850- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہم کہتے: اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں سے، جبرائیل علیہ السلام پر سلام ہو، میکائیل علیہ السلام پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: ''اللہ پر سلام مت کہا کرو، سلام اللہ کی صفت ہے۔ جب نماز میں تم بیٹھو تو کہو: « اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. » ''تمام زبانی، بدنی، مالی عبادتیں اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی! تم پر اللہ کا سلام، اس کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔'' جب وہ یہ کہے تو سلام ہر ایک نیک بندے کو پہنچ جاتا ہے، آسمان پر ہو یا زمین میں۔ "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ."۔ ''میں شہادت دیتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس کے بعد جو پسند کرے دعا کرے۔'' (بخاری، مسلم)

٨٥١- (**صحيح**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: « التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٠٣] وَلَمْ أَجِدْ فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَلَا فِي الْجَمْعِ بَين الصَّحِيحَيْنِ: « سَلَامٌ عَلَيْكَ » و « سَلَامٌ عَلَيْنَا » بِغَيْرِ أَلِفٍ وَّلَامٍ، وَلَكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ [٢٩٠]

851- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن کی سورت پڑھاتے، فرماتے تھے: « اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ.» ''بابرکت دعائیں، نمازیں اور صدقے سب اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلام ہو، اللہ کے نیک بندوں پر اور ہم سب پر۔ میں شاہد ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آنحضرت ﷺ اس کے رسول ہیں۔'' (مسلم)

صحیحین میں «سَلَامٌ عَلَيْكَ» اور «سَلَامٌ عَلَيْنَا» الْ کے بغیر روایت مجھے نہیں ملی اور نہ ''الجمع بین الصحیحین'' (حمیدی) میں، لیکن مصنف جامع الاصول نے اسے بواسطہ ترمذی ذکر کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

۸۵۲۔ (صحیح) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ أُصْبُعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [۹۵۷] وَالدَّارِمِيُّ [۱۳۹۷]

852- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں، فرمایا: پھر آپ ﷺ بیٹھے اور بایاں پاؤں پھیلایا اور بایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا اور دائیں کہنی کا کنارہ دائیں ران پر، دو انگلیوں کو قبض کر لیا اور تیسری انگلی سے حلقہ بنایا، پھر انگلی اٹھائی۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ اسے ہلاتے اور اشارہ کرتے۔ (ابو داود، دارمی)

۸۵۳۔ (حسن وما تحته خط فمنکر) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۹۸۹]، وَالنَّسَائِيُّ [۱۲۷۰]، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ [۹۹۰]: وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ.

853- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور ہلاتے نہیں تھے۔ (ابو داود، نسائی) ابو داود نے زیادہ کیا: آپ کی نظر اشارے سے آگے نہ گزرتی۔

۸۵۴۔ (حسن) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحِّدْ أَحِّدْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۳۵۵۷] وَالنَّسَائِيُّ [۱۲۷۲] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ [۳۱۵]

854- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک آدمی دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا: ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ (ترمذی، نسائی، دعوات کبیر بیہقی)

٨٥٥۔ (صحيح وما تحته خط فمنكر) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٣٤٧] وَأَبُو دَاوُدَ [٩٩٢]، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ.

855- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (احمد، ابوداود) ابوداود کی ایک روایت میں ہے: ہاتھوں پر ٹیک لگا کر اٹھنے سے منع فرمایا۔

٨٥٦۔ (ضعيف) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَقُومَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٦٦] وَأَبُو دَاوُدَ [٩٩٥] وَالنَّسَائِيُّ [١١٧٦]

856- ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اس طرح بیٹھتے جس طرح کوئی گرم کنکروں پر بیٹھے۔ (یعنی کم بیٹھتے) پھر کھڑے ہو جاتے۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٨٥٧۔ (ضعيف) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللَّهِ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١١٧٥]

857- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔ «بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ» ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اس کے نام کی برکت سے، تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تجھ پر اللہ کی طرف سے سلام ہو۔ رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آنحضرت ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔'' (نسائی)

٨٥٨۔ (حسن) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ». يَعْنِي السَّبَّابَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٦٠٠٠]

858۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں جب تشہد بیٹھتے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنی نظر وہیں تک محدود فرما لیتے، پھر کہا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہ انگلی (مُسبِّحہ) شیطان کو لوہے سے سخت محسوس ہوتی ہے۔'' (احمد)

٨٥٩۔ (صحيح لغيره) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٩٨٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٩١] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

859۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تشہد آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے۔ (ابو داود، ترمذی) اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔



بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا

آنحضرت ﷺ پر درود اور اس کی فضیلت

آنحضرت ﷺ پر صلات کی فضیلت قرآنِ عزیز میں ہے۔ احادیث میں بھی اس کی فضیلت آئی ہے۔ نماز میں صلات کا مقام کیا ہے، ائمہ کے مذاہب اس میں مختلف ہیں۔ احناف کے نزدیک نماز میں صلات فرض نہیں، پڑھ لینا بہتر ہے، نہ پڑھے نماز ہو جائے گی۔ جمہور ائمہ کا یہی خیال ہے۔ امام احمد سے ایک روایت وجوب کے متعلق آئی ہے۔ ابن قیم نے ''جلاء الأفهام'' میں اسے ترجیح دی ہے، اہلِ حدیث کا مسلک بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

منکرینِ حدیث کی تحریک نے صلات کے متعلق ایک اور ذہن پیدا کیا ہے، ان کا خیال ہے کہ نماز میں صلات کی ضرورت ہی نہیں، اس کا مطلب پیغمبر کی پرستش ہے۔ آنحضرت ﷺ کی خودستائی ہے، ناممکن ہے کہ حضرت ﷺ عبادت میں اپنا حصہ رکھ لیں۔ اس قسم کے اور بھی شبہات ہیں جو عوام میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ اس کی وضاحت کے لیے صلات کے معنی کی وضاحت مناسب ہے۔ آنحضرت ﷺ سے صلات کے جو صیغے منقول ہیں، ان میں مندرجہ ذیل الفاظ کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔ صلات، برکت، آل، تشبیہ فی الصلاۃ۔ عام طور پر شبہات بعض الفاظ کے غلط معانی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

صلات کے معنی اعزاز، تکریم، ثنا اور رحمت طلب کرنا ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فَصَلَاةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثَنَاءُهٗ وَإِرَادَتُهٗ لِرَفْعِ ذِكْرِهٖ وَتَقْرِيْبِهٖ، وَصَلَاتُنَا نَحْنُ عَلَيْهِ سُؤَالُنَا اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ (إلىٰ اٰخره)'' (جلاءُ الْأفهام، ص: ۱۰۳)

''اللہ تعالیٰ کی صلات کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی ثناء فرمائے، ان کے مقام کو بلند فرمائے اور انھیں اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور ہماری صلات کا یہ مطلب ہے کہ ہم اللہ سے سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ سے اس طرح معاملہ فرمائے

اور یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائے۔“

انسان کے صلات میں ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ یہ دعا انسانی صلات کے مفہوم کا لازمی جزو ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

”فَإِذَا كَانَ مَعْنَى الصَّلَاةِ هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى الرَّسُوْلِ وَالْعِنَايَةُ بِهٖ، وَإِظْهَارُ شَرَفِهٖ وَفَضْلِهٖ وَحُرْمَتِهٖ كَمَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ لَمْ يَكُنِ الصَّلَاةُ فِي الْآيَةِ مُشْتَرِكاً مَّحْمُوْلًا عَلٰى مَعْنَيَيْهِ، بَلْ يَكُوْنُ مُسْتَعْمِلًا فِي مَعْنًى وَاحِدٍ“ (جلاء الأفهام، ص: ۱۰۲) مطبوعه هند.

”جب صلات کے معنی آنحضرت ﷺ کی ثناء، آپ ﷺ پر اللہ کی عنایت اور مہربانی، آپ ﷺ کے شرف، آپ ﷺ کی فضیلت اور بزرگی کا اظہار ہوا، جیسے اس لفظ کا لغوی معنی اور مفہوم مشہور ہے تو یہ لفظ مشترک نہیں ہوگا، بلکہ ایک حقیقی معنی میں استعمال ہوگا۔“

امام شوکانی رحمہ اللہ ”نیل الاوطار“ میں فرماتے ہیں:

”قَالَ فِيْ شَرْحِ الْمِنْهَاجِ: إِنَّ مَعْنٰى قَوْلِنَا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، عَظِّمْهُ فِي الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَإِظْهَارِ دَعْوَتِهٖ وَإِبْقَاءِ شَرِيْعَتِهٖ وَفِي الْآخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِيْ أُمَّتِهٖ وَتَضْعِيْفِ أَجْرِهٖ وَ مَثُوْبَتِهٖ“

اس سے ظاہر ہے کہ درود کا شرعی مطلب، جب اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو، اعزاز، اکرام اور شرف وحرمت ہے۔ جب اس کا تعلق اللہ کے سوا مخلوق سے ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں کا سوال اور دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو شرف و بزرگی عنایت فرمائے۔ جس صلات میں سوال نہ ہو، دعا کے طور پر اللہ تعالیٰ سے آنحضرت ﷺ کے لیے شرف و کرامت اور اعزاز کی دعا نہ کی جائے وہ صلات اور درود نہیں کہلا سکے گا۔ عوام میں جو کلمات درود کے نام سے مشہور ہیں:

”اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ“

یہ درود نہیں کہلا سکتا۔ اس میں اللہ سے کوئی دعا نہیں کی گئی، البتہ آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ ﷺ پر درود ہو چکا۔ صلات کے لیے نماز میں وہی لفظ استعمال ہوں گے جو آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں۔ عام درود میں اور لفظ پڑھے جا سکتے ہیں، لیکن ان میں دو شرطیں ہیں: ① الفاظ شرکیہ

نہ ہوں۔ ②اور اللہ تعالیٰ سے آنحضرت ﷺ کے لیے شرف وکرامت کی دعا کر لی جائے۔

برکت کے معنی عظمت، لزوم، استقرار، اثبات، اس مادہ میں یہ معانی ضرور پائے جاتے ہیں۔ اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ کو مبارک کہتے ہیں۔ حوض جس میں ہمیشہ پانی جمع رہے، اسے برکہ کہتے ہیں۔ "بَرَكَ الْبَعِيْرُ" اس وقت بولتے ہیں جب اونٹ اطمینان سے دیر تک بیٹھ جائے۔ زیات اور نمو کے معنی میں بھی یہ مادہ استعمال ہوا ہے۔ "تبارك" تفاعل سے عرب صرف ماضی استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مضارع و امر وغیرہ صیغے مستعمل نہیں، کیونکہ ذاتِ حق کے اوصاف قدیم ازلی ہیں وہ حال و استقبال کی پابندیوں سے آزاد ہیں۔

"بارك" یا "تبريك" کا مقصد برکت کے لیے دعا کرنا، برکت طلب کرنا مستعمل ہے۔ صلات یا درود کے اس حصے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو دائمی عظمت عنایت فرمائے، جو ہمیشہ لازم اور قائم رہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی عزت میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہے۔ آپ ﷺ کی کامیابیوں میں اس قدر اضافہ ہو، اس قدر بڑھے کہ اس سے بحر و بر معمور ہو جائیں۔ انسان پر ضروری ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مقاصد کی کامیابی کے لیے خاتمۂ نماز کے وقت دعا کرے، یہی درود کا مقصد ہے اور اس کی آنحضرت ﷺ کو بھی ضرورت ہے، اسلام کو بھی، مسلمانوں کو بھی۔ اللہ کی اس برکت کے بغیر ایک لمحۂ زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ اس برکت کی ضرورت برزخ میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا عظمت و اکرام عنایت فرماتا ہے۔'' اس ضرورت سے آنحضرت ﷺ اس مرتبے کے باوجود جو آپ کو مرحمت فرمایا گیا، مستغنی نہیں ہیں۔

نماز کے آخر میں صلات کے تعین کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ساری عظمتوں کے باوجود پیغمبر ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اور یہ عظمت اور اکرام، یہ دائمی اعزاز اور برتری اللہ ہی عنایت فرما سکتا ہے۔

گویا درود کا منشا آنحضرت ﷺ کے لیے دائمی عزت، آپ ﷺ کے مقاصد میں ہمیشہ کامیابی، آپ ﷺ کے مشن کی کل کائنات میں اشاعت درود کا اصل مقصد ہے۔ آج بھی ہمیں درود و سلام اسی مقصد سے پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت پر کئی گنا مزید اجر کا وعدہ اس لیے فرمایا

ہے کہ دراصل یہ اسلام کے دوام اور کائنات میں اس کی فتح مندیوں کی دعا ہے۔

بعض لوگوں نے صلات کا معنی رحمت سمجھا، اس غلطی کی وجہ سے وہ مختلف شبہات میں مبتلا ہو گئے۔ کسی نے کہا: آنحضرت ﷺ کو ہماری دعا کی کیا ضرورت ہے، وہ خود رحمۃ للعالمین ہیں، ان کے لیے مزید رحمت کی کیا ضرورت ہے؟!

صلات کے معنی رحمت ہوتے تو قرآنِ عزیز میں اسے عطف و تغایر سے ذکر نہ فرمایا جاتا:
﴿ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ﴾ یہاں صلات و رحمت کا الگ الگ ذکر فرمایا گیا ہے۔

صلات پڑھتے وقت نماز میں آنحضرت ﷺ کا خیال ذہن میں آئے گا ورنہ صلات کا مقصد حاصل نہیں ہوتا، لیکن یہ تصور خالق یا معبود کی حیثیت سے نہیں، بلکہ ایک فرمانبردار خادم کی حیثیت سے ہے۔ ایک تابعدار عبد کی حیثیت سے، جسے اپنے معبود کی غلامی پر اتنا ناز ہے کہ وہ پوری امت سے آرزو اور توقع رکھتے ہیں کہ ان خدمت گزاریوں میں کامیابی کے لیے یہ ہمیشہ دست بدعا ہوں اور نماز سے فراغت سے پہلے وہ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ مقامِ عبدیت کی یہ کامیابیاں آنحضرت ﷺ کو عنایت فرمائی جائیں۔ اس حیثیت میں یہ تصور عبادت میں قطعاً نقصان کا موجب نہیں، بلکہ عبادت کے مقاصد میں موید ہے۔

آل کے معنی میں چار مشہور اقوال ہیں:

1. جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام فرمایا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب دونوں پر صدقہ حرام ہے۔امام ابو حنیفہ صرف بنو ہاشم پر صدقہ حرام سمجھتے ہیں۔ موالک میں سے اشہب کا قول ہے کہ بنو ہاشم، بنو عبدالمطلب، بنو امیہ، بنو نوفل، اس کے اوپر بنو غالب سب پر صدقہ حرام ہے۔ حرمتِ صدقہ میں کون کون قبائل شامل ہیں؟ اس میں اختلاف ہے، لیکن امام شافعی، امام احمد، جمہور شوافع اور حنابلہ کا یہی قول ہے کہ آل سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

2. آل سے مراد آپ کی اولاد اور بیویاں ہیں۔ ظاہر قرآن سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ سورت احزاب آیتِ تطہیر میں ازواج صراحتاً شامل ہیں۔ آنحضرت کی دعا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن اور حضرت حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم اس میں شامل ہو گئے۔ صلات کے بعض صیغوں میں اس

کی صراحت بھی پائی گئی ہے۔ ابو حمید ساعدی سے مروی ہے:

«اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ» (بخاري، مسلم، أبو داود)

3 آل سے مراد آپ کے اَتباع ہیں۔ یہ قول امام بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے۔

4 آل سے مراد اتقیاء اور پاک باز لوگ ہیں۔

صحیح پہلا اور دوسرا قول ہے۔ یعنی قریش کے جن قبائل پر صدقہ حرام ہے اور آنحضرت ﷺ کی ازاجِ مطہرات۔ تفصیل کے لیے ”جلاء الأفهام في الصلاة وَالسّلام علىٰ خير الأنام“ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ائمۂ سنت متفق ہیں کہ صلات آنحضرت ﷺ کا امت پر حق ہے۔ اس لیے نماز میں اور اس کے علاوہ صلات کا ورد اجر کا موجب ہے۔ صلات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کس قدر بھی بلند ہو جائے علم و فضل، مال و دولت، زہد و تقویٰ میں انسان کا مقام کتنا بڑا کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی احتیاج سے مستغنی نہیں ہوتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کی موہبت ہے اور یہ مقام اتنا اونچا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عطیے اور اس کی عنایات کے تمام مقام اس سے فروتر ہیں۔ اس مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کا انسان محتاج رہتا ہے اور اس عزّ و کرامت کو قائم رکھنے کے لیے خدا تعالیٰ کی مدد اور اعانت ضروری ہے۔ یہ خود ستائی نہیں، بلکہ اللہ کی برتری کا اعتراف ہے۔ اس سے جہاں آنحضرت ﷺ کا احترام ظاہر ہوتا ہے، وہاں آپ کے اعزہ اور اقارب کا احترام بھی معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی رفعتوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے متعلقین کی خدمات سے امت پر ان کے احسانات کا علم ہوتا ہے۔ آل کے مفہوم میں اگر تنگ ظرفی سے کام نہ لیا جائے تو صحابہ اور آنحضرت کے اَتباع بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انبیاء کی آل و ذریّت میں نسب اور تقوٰی دونوں امر ملحوظ رکھے گئے ہیں۔

ائمۂ بدعت اور منکرینِ سنت نے صلات سے انکار کیا ہے۔ بعض نے اس لیے کہ یہ قرآن میں نہیں، بعض نے اس لیے کہ یہ شرک ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کا بھی نماز میں حصہ ہے۔ بعض نے یہ سمجھا کہ پیغمبر کی خود ستائی اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ بعض نے صلات کے مفہوم ہی کو بدلنے کی کوشش کی ہے، یہ سب کچھ کم علمی اور جہالت کے کرشمے ہیں۔ صلات کا مندرجہ بالا مفہوم نگاہ میں رکھنے سے یہ تمام وساوس خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٨٦٠۔ (صحيح) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِيُ، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّك حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ «عَلَى إِبْرَاهِيمَ» فِي الْمَوْضِعَيْنِ. [صحيح البخاري: ٣٣٧٠، صحيح مسلم: ٤٠٦]

860۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے، فرمایا: میں تمھیں تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا؟ میں نے عرض کی: ضرور دیجیے، فرمایا: ہم نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اور آپ کے اہلِ بیت پر صلات کس طرح پڑھی جائے؟ سلام کا طریق تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ فرمایا: کہو: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.» ''اے اللہ! عزت بخش محمد ﷺ اور ان کی آل کو جس طرح تو نے عزت بخشی، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو، تو تعریف اور برتری کا حق دار ہے۔ اے اللہ! برکت عطا فرما، آنحضرت ﷺ اور ان کی آل کو، جس طرح تو نے برکت فرمائی، ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو ستایش اور برتری کا مستحق ہے۔'' (بخاری، مسلم) لیکن مسلم نے دونوں جگہ ابراہیم کا ذکر نہیں کیا۔

٨٦١۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَّذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٣٦٠، صحيح مسلم: ٤٠٧]

861- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : لوگوں نے کہا :حضرت! ہم آپ پر صلات کیسے پڑھیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح پڑھو: « اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.» ''اے اللہ! آبرومند فرما، آنحضرت ﷺ اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد کو جس طرح تونے آبرومند فرمایا، حضرت ابراہیم کی آل کو اور برکت عطا فرما، آنحضرت ﷺ اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد کو جس طرح تونے برکت عطا فرمائی، حضرت ابراہیم کی آل کو، بے شک تو حمد وستایش کا حقدار ہے۔'' (متفق علیہ)

٨٦٢- (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٠٨]

862- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک دفعہ صلات کہے، اللہ تعالیٰ اس کو دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

٨٦٣- (**صحيح**) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٢٩٧]

863- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک دفعہ صلات پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو دس گناہ اجر عنایت فرماتے ہیں اور دس غلطیاں معاف فرماتے ہیں اور دس درجات بلند فرماتے ہیں۔'' (نسائی)

٨٦٤- (**حسن**) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٨٤]

864- ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے صلات پڑھیں گے۔'' (ترمذی)

٨٦٥۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٢٨٢] وَالدَّارِمِيُّ [٢٨١٦]

865۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ مجھے میری امت کا درود پہنچاتے ہیں۔'' (نسائی، دارمی)

٨٦٦۔ (حسن) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ » رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٠٤١] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ [١٧٨]

866۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی مجھ پر سلام کہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتے ہیں، میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔'' (ابو داود، دعوات کبیر بیہقی)

٨٦٧۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: « لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٧٩٦١]

867۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو عید مت بنانا۔ (یعنی میلہ یا عرس کی صورت نہ بنانا) اور مجھ پر سلام بھیجو۔ اور تم جہاں بھی ہو تمھاری صلات مجھے پہنچ جاتی ہے۔''[1] (نسائی)

٨٦٨۔ (حسن صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٥٤٥]

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر جگہ موجود نہیں ہوتے جیسے آج کل عوام اور جہلاء کا خیال ہے، بلکہ روضۂ اطہر میں تمام امت کے صلاۃ اور سلام آپ کو پہنچ جاتے ہیں۔

868- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلات نہ کہے وہ ذلیل ہو اور جس آدمی پر رمضان المبارک آئے، اور گزر جائے اور اس کی مغفرت کا سبب نہ بن سکے وہ بھی ذلیل ہو اور جس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک موجود ہو اور وہ اس کے لیے جنت کا سبب نہ بن سکیں وہ بھی ذلیل ہو (یعنی ماں باپ کی خدمت سے وہ جنت کا مستحق نہ ہو جائے)۔'' (ترمذی)

٨٦٩- (**حسن لغیرہ**) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٢٨٣] وَالدَّارِمِيُّ [٢٨١٥]

869- ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے خوشی کے آثار ظاہر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے محمد! کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ آپ کی امت سے اگر کوئی ایک دفعہ آپ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دس گنا اجر مرحمت فرمائے اور اگر آپ پر کوئی ایک دفعہ بھی سلام کہے تو اللہ تعالیٰ دس گنا سلامتی نازل فرما دے۔'' (نسائی، دارمی)

٨٧٠- (**حسن صحیح**) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ» قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ» قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ» قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «إِذًا تُكْفَي هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٤٥٧]

870- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میں آپ پر بہت صلات پڑھتا ہوں، میں ورد کا کس قدر حصہ صلات کے لیے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس قدر تم پسند کرو۔'' میں نے عرض کی: ایک چوتھائی؟ فرمایا: ''جیسے تم پسند کرو اور زیادہ کرو تو بہتر ہوگا۔'' میں نے عرض کی: نصف؟ فرمایا: ''جیسے تم پسند کرو، لیکن زیادہ ہو تو وہ تمھارے لیے اور بہتر

ہے۔'' میں نے عرض کی: دو تہائی؟ فرمایا: ''جتنا تم چاہو، زیادہ کرو تو تمھارے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کی: پورا وظیفہ صلات ہی کروں؟ فرمایا: ''یہ تمھارے غموں کے لیے کافی ہو گا اور تمھارے گناہ معاف ہوں گے۔'' (ترمذی)

٨٧١۔ (صحيح) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ». قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا الْمُصَلِّي: ادْعُ تُجَبْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٤٧٦] وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ [١٤٨١] وَالنَّسَائِيُّ [١٢٨٤] نَحْوَهُ.

871- فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے، ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور دعا کی: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے نمازی! تم نے جلدی کی۔ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی حمد کرو جیسے اس کا حق ہے اور مجھ پر صلات پڑھو، پھر دعا کرو۔'' فضالہ فرماتے ہیں: اس کے بعد دوسرے کسی آدمی نے نماز پڑھی، اس نے اللہ کی حمد کی، آنحضرت ﷺ پر درود پڑھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے نمازی! دعا کرو، تمھاری دعا قبول کی جائے گی۔'' (ترمذی، ابوداود، نسائی)

٨٧٢۔ (حسن صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَلْ تُعْطَهُ، سَلْ تُعْطَهُ، سَلْ تُعْطَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٩٣]

872- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھتا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ جب فارغ ہوتا تو پہلے اللہ کی تعریف کرتا، پھر آنحضرت ﷺ پر درود کہتا، پھر اپنے لیے دعا کرتا، آنحضرت ﷺ فرماتے: ''مانگو تمھیں دیا جائے گا، مانگو تمھیں دیا جائے گا، مانگو تمھیں دیا جائے گا۔'' (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۸۷۳۔ (ضعيف) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۹۸۲]

873- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اسے اجر پورا ماپ کر دیا جائے تو ہم اہلِ بیت پر اس طرح صلات پڑھے :«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.» ”اے اللہ! عزت دے اور کامیابی عطا کر، حضرت محمد ﷺ نبی امی اور ان کی ازواج کو جو تمام اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔ ان کی اولاد اور ان کے گھر والوں کو جس طرح تو نے عزت بخشی آلِ ابراہیم علیہ السلام کو، تو ہی حمد اور برتری کا مستحق ہے۔“ (ابو داود)

۸۷٤۔ (صحيح) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۳٥٤٦] وَرَوَاهُ أَحْمَدُ [۱۷۳٦] عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

874- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر صلات نہ پڑھے وہ بخیل ہے۔“ (ترمذی) احمد نے یہ حدیث حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے بیان فرمائی۔ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۸۷٥۔ (ضعيف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [۱٤۸۱]

875- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی میری قبر کے پاس درود پڑھے میں اسے سنتا ہوں، جو کسی دور مقام پر درود پڑھے وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“ (شعب الإيمان)

۸۷٦۔ (ضعيف) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٦٦٠٥]

876- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر ایک دفعہ درود پڑھے، اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ صلات بھیجتے ہیں۔ (احمد)

٨٧٧- (ضعيف) وَعَنْ رُوَيْفِعٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٩٩١]

877- رویفع بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص آنحضرت ﷺ پر درود پڑھے اور دعا کرے کہ اے اللہ! اتار آپ کو اپنی قرب کی جگہ میں قیامت کے دن، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔'' (احمد)

٨٧٨- (حسن لغيره) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَفَّاهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ عليه السلام قَالَ لِي: أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٦٢]

878- عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (گھر) سے نکلے اور کھجوروں میں داخل ہوئے اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ مجھے خطرہ ہوا کہ آپ ﷺ انتقال فرما گئے ہوں۔ میں حضرت ﷺ کو دیکھنے کے لیے آیا، آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ''کیا دیکھتے ہو؟'' میں نے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص تم پر درود پڑھے میں اس پر برکت نازل کروں گا۔ جو تم پر سلام کہے میں اسے سلامتی دوں گا۔'' (احمد)

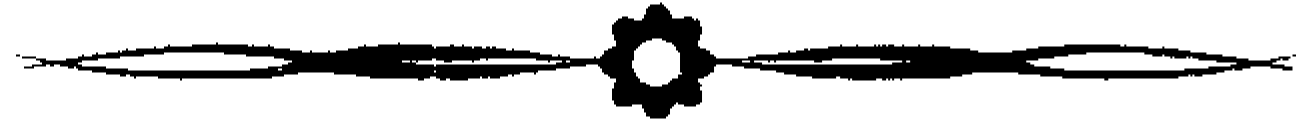
٨٧٩- (صحيح لغيره) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٨٦]

879- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے، آسمان کی طرف نہیں جاتی، یہاں تک کہ تم آنحضرت ﷺ پر صلات پڑھو۔ (ترمذی)

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کی دعا

آخری تشہد فرض ہے، اس کے شروع میں التحیات پڑھنا چاہیے، پھر درود شریف، آخر میں مسنون دعائیں پڑھے۔ اس باب میں ان ادعیہ کا ذکر ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۸۸۰۔ (صحيح) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ: «اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ» فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ۸۳۲، صحيح مسلم: ۵۸۹]

880- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ» ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور میں دجال کے فتنے سے پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ چاہتا ہوں، قرض اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' کسی نے کہا: جناب قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں! فرمایا: ''جب انسان مقروض ہوتا ہے تو جھوٹی بات کرتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

۸۸۱۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۵۸۸]

881- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تم آخری تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو: جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے عذاب اور مسیح دجال کی شرارت سے۔'' (مسلم)

۸۸۲۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٩٠]

882- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے اور اس دعا کے لیے حکم فرماتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ» ”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔“ (مسلم)

٨٨٣۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨٣٤، صحيح مسلم: ٢٠٧٥]

883- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: آپ مجھے دعا سکھائیں، میں نماز میں وہ دعا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو: ”«اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْماً كَثِيراً، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا تو مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، تو ہی بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

٨٨٤۔ (صحيح) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٨٢]

884- عامر بن سعد اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام کہتے تھے، یہاں تک کہ میں آپ کے رخساروں کی سپیدی دیکھتا۔ (مسلم)

٨٨٥۔ (صحيح) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨٤٥]

885- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف توجہ فرماتے۔ (بخاری)

٨٨٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٠٨]

886- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے فارغ ہوکر) دائیں طرف سے رخ بدلتے۔ (مسلم)

٨٨٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِينِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَثِيرًا يَّنْصَرِفُ عَن يَّسَارِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨٥٢، صحيح مسلم: ٧٠٧]

887- ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم سے کوئی بھی نماز میں شیطان کا حصہ نہ بنا لے (یعنی) وہ یہ خیال کرے کہ اسے ضرور دائیں طرف سے لوٹنا چاہیے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا دیکھا، آپ بائیں طرف سے لوٹتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

٨٨٨۔ (صحيح) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَّمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٠٩]

888- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے، ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کی دائیں جانب ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف توجہ فرمائیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''«رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ.» ''اے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچائیے، جب آپ بندوں کو اٹھائیں گے یا جمع کریں گے۔'' (مسلم)

٨٨٩۔ (صحيح) وَعَن أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَامَ الرِّجَالُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨٦٦]، وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضِّحْكِ إِن شَاءَ اللّٰه تَعَالَى.

889- ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب فرض نماز سے سلام کہتیں تو کھڑی ہو جاتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تھی، ٹھہرے رہتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔ (بخاری) اور جابر بن سمرہ کی حدیث ہم ''باب الضحک'' میں بیان کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

۸۹۰۔ (**صحيح**) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ». فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [۲۲۱۱۹] وَأَبُو دَاوُدَ [۱۵۲۲] وَالنَّسَائِيُّ [۱۳۰۳] إِلَّا أَنَّ أَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ: «قَالَ مُعَاذٌ: وَأَنَا أُحِبُّكَ».

890- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: حضرت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: ''نماز کے بعد کبھی یہ دعا ترک نہ کرنا: «رَبِّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ» ''اے اللہ! اپنے ذکر شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما۔'' (احمد، ابو داود، نسائی) ابو داود نے ''قَالَ مُعَاذٌ: وَأَنَا أُحِبُّكَ،'' ''معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' یہ لفظ ذکر نہیں کیے۔

۸۹۱۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَعَنْ يَسَارِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۹۹۶] وَالنَّسَائِيُّ [۱۳۲۵] وَالتِّرْمِذِيُّ [۲۹۵] وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ: حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ.

(**صحيح لغيره**) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [۹۱۶] عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

891- ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام کہتے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اور آپ کے دائیں رخسار کی سپیدی نظر آ جاتی اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو آپ کے بائیں رخسار کی سپیدی نظر آ جاتی۔ (ابو داود، ترمذی، نسائی) ترمذی نے رخسار کی سپیدی نظر آنے کا

ذکر نہیں کیا۔ ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے روایت فرمائی۔

۸۹۲۔ (حسن) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلَى حُجْرَتِهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [۷۰۲]

892- ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ زیادہ تر نماز سے بائیں طرف لوٹتے، اپنے حجرہ کی طرف۔ (شرح السنۃ)

۸۹۳۔ (صحيح لغيره) وَعَن عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّل». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦١٦]، وَقَالَ: عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ.

893- عطا خراسانی رحمہ اللہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''امام نے جہاں نماز پڑھی ہے (نوافل) وہاں نہ پڑھے، بلکہ جگہ بدل لے۔'' (ابوداود) اور کہا: عطاء خراسانی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں ملے۔

۸۹٤۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ، وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٢٤]

894- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ان کو نماز کی ترغیب دلائی اور انھیں منع فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ سے پہلے قبلہ سے رخ نہ پھیریں۔ (ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۸۹۵۔ (صحيح لغيره) وَعَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسأَلُكَ مِنْ خَيرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٣٠٤]، وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ [١٧١٣٣]

895- شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی نماز میں فرمایا کرتے تھے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ،

وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْئَلُكَ قَلْباً سَلِيماً، وَلِسَاناً صَادِقاً، وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَم، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ» ''اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں ثابت قدمی کا اپنے کاموں میں اور نیکی میں پختگی اور تیری نعمتوں کے شکر کی توفیق چاہتا ہوں اور بہترین عبادت کی توفیق، میں سلیم دل چاہتا ہوں اور زبانِ صادق، میں ان بھلائیوں کی خواہش کرتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ان برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں، جن کا تجھے علم ہے اور جو چیزیں تو جانتا ہے، میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔'' (نسائی، احمد)

٨٩٦۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ: «أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٣١١]

896- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ تشہد کے بعد کہا کرتے تھے: «أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ.» ''سب سے بہتر اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر آنحضرت ﷺ کا طریقہ ہے۔'' (نسائی)

٨٩٧۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُول اللّٰه ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، ثُمَّ تَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٩٦]

897- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ ایک سلام منہ کے سامنے کہتے، پھر تھوڑا سا دائیں طرف جھکتے۔ (ترمذی)

٨٩٨۔ (ضعيف) وَعَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٠٠١]

898- سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا کہ امام کے سلام کا جواب دیں اور باہم محبت کریں اور ہم سے بعض بعض کو سلام کہے۔ (ابو داود)



بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان

اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کا تذکرہ روح کی غذا ہے۔ آنحضرت ﷺ ذکر کی تلقین فرماتے تھے۔ دل کے اضطراب، بے قراری، دنیوی تفکرات کا یہ بہترین علاج ہے۔ قرآنِ مجید نے فرمایا:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد: ۲۸] ''دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے۔''

قرآنِ مجید سارا ہی ذکر ہے، لیکن اس سے ادعیہ کا حصہ خاص کر ذکر کے لیے متعین کیا گیا ہے۔ احادیث میں آنحضرت ﷺ سے جو دعائیں منقول ہیں، وہ بھی مسنون ذکر ہے، ان میں بعض مواقع کی بعض دعائیں خاص ہیں۔ بعض عام طور پر پڑھی جاتی تھیں، یہ تمام دعائیں ذکر ہیں۔ طمانیت کے علاوہ اس سے دل پر اثر پڑتا ہے، اللہ سے محبت ہوتی ہے۔ کسی چیز کا ذکر کثرت سے کیا جائے، اس سے قلب کو وابستگی پیدا ہوتی ہے۔ ان اذکار اور ادعیہ کا یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔ اس باب میں جو ادعیہ مرقوم ہیں، یہ نماز سے فراغت کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اب بھی جہاں تک ممکن ہو، مسنون دعائیں پڑھتے رہنا چاہیے۔ عام اوقات میں بھی مسنون دعائیں پڑھنا برکت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔

اپنی زبان میں دعا کی جائے تو شرعاً درست ہے، لیکن آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں جو برکت ہے وہ ہمارے الفاظ میں نہیں ہوسکتی۔ جن آداب و مصالح کو آنحضرت ﷺ نے ملحوظ رکھا، وہاں تک ہماری عقلوں کی رسائی نہیں، اس لیے مسنون دعاؤں کے متعلق بہتر ہے کہ اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہ کیا جائے، نہ ہی آنحضرت ﷺ کے الفاظ کو بدلنے کی کوشش کی جائے، البتہ اپنے مطلب کی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں، یہ درست ہے۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٨٩٩۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨٤٢، صحيح مسلم: ٥٨٣]

899۔ *ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں آنحضرت ﷺ کی نماز کا خاتمہ تکبیر کی آواز سے سمجھ لیتا (آنحضرت ﷺ سلام کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے)۔ (بخاری، مسلم)*

٩٠٠۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٩٢]

900۔ *حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ سلام کے بعد صرف اتنی دیر ٹھہرتے کہ یہ دعا پڑھ لیں:* «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» *''میرے اللہ! تو ہی سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے برتری اور کرم کے مالک! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔'' (مسلم)*

٩٠١۔ (صحيح) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٩١]

901۔ *ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کہتے اور فرماتے:*[1] «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.» *(مسلم)*

٩٠٢۔ (صحيح) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

---

[1] آنحضرت ﷺ سے نماز کے بعد کئی دعائیں ثابت ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ صرف یہی دعا پڑھتے، کبھی اور دعائیں بھی پڑھتے جس طرح دوسری احادیث میں وارد ہے۔

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨٤٤، صحيح مسلم: ٥٩٣]

902۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ فرض نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شيءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.» ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، حمد اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جوتو دے اسے کوئی نہیں روک سکتا، جوتو روک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور سرمایہ دار کی دولت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔'' (بخاری، مسلم)

٩٠٣۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٩٤]

903۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اونچی آواز سے فرماتے: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ» ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اسی کی حمد ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے، برائی سے بچنے کی طاقت اسی کی طرف سے ہے، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ سب نعمتیں اسی کی ہیں اور سب فضیلتیں اسی کی طرف سے ہیں، اسی کے لیے بہترین تعریفیں ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔'' (مسلم)

٩٠٤۔ (صحيح) وَعَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٢٨٢٢]

904- حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور فرماتے: آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ تعوذ فرماتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ» ”اے اللہ! میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بے کار عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ (بخاری)

٩٠٥۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: «تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً». قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى آخِرِهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا». بَدَلَ: ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. [صحيح البخاري: ٨٤٣، صحيح مسلم: ٥٩٥]

905- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فقیر مہاجرین آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا: دولت مند اعلیٰ نعمتیں اور بلند ترین مراتب لے گئے، حضرت نے دریافت فرمایا: ”یہ کیسے؟“ فقراء نے کہا: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں، ہم نہیں کر سکتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”میں تمھیں ایسی چیز بتاؤں جس کی

وجہ سے تم آگے جانے والوں کو پالو گے اور پچھلوں سے آگے نکل جاؤ گے، تم سے وہی افضل ہو سکے گا جو تمھاری طرح عمل کرے۔'' مہاجرین نے عرض کی: حضرت! فرمائیے۔ فرمایا: ''ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہا کرو۔'' ابو صالح فرماتے ہیں: فقراء مہاجرین پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے دولت مند بھائیوں نے بھی جو ہم کرتے ہیں سن لیا اور وہ بھی اسی طرح کرنے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے دے۔'' (بخاری، مسلم) ابو صالح کا قول صرف مسلم میں ہے، اور صحیح بخاری میں ۳۳ کی جگہ دس دس دفعہ تسبیح، حمد اور تکبیر کا ذکر کیا ہے۔

۹۰۶۔ (صحیح) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ: ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَّثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۵۹۶]

906- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''(چند کلمات) نماز کے بعد کہے جاتے ہیں، ہر فرض نماز کے بعد یہ کہنے والا نقصان نہیں اٹھاتا۔ ۳۳ دفعہ تسبیحات، ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۴ دفعہ اَللّٰهُ أَكْبَر کہنا۔'' (مسلم)

۹۰۷۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۵۹۷]

907- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ تسبیح کہے، ۳۳ دفعہ الحمد للہ، ۳۳ دفعہ اللہ اکبر کہے، یہ کل ۹۹ ہوئیں اور: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے، حمد اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس سے سو پورا کر لے، اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، گو سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

٩٠٨۔ (صحيح لغيره) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٤٩٩]

908- ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: ''آخری رات کے درمیان اور فرض نمازوں کے بعد۔'' (ترمذی)

٩٠٩۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٧٤١٧] وَأَبُو دَاوُدَ [١٥٢٣] وَالنَّسَائِيُّ [١٣٣٦] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ [١٢٥]

909- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد معوّذتین، یعنی سورۃ فلق اور سورۃ الناس، پڑھا کرو۔ (احمد، ابوداود، نسائی، دعوات کبیر بیہقی)

٩١٠۔ (حسن) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٣٦٦٧]

910- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح کی نماز سے سورج کے طلوع تک ذکر کرنے والوں میں بیٹھنا مجھے حضرت اسماعیل کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ مرغوب ہے، اور عصر سے مغرب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (ابوداود)

٩١١۔ (حسن لغيره) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ». قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٨٥٦]

911- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فجر کی نماز

باجماعت ادا کرے، پھر سورج کے طلوع تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے حج اور عمرہ کا اجر ہوگا، پورا حج اور عمرہ کا۔ آنحضرت ﷺ نے تین دفعہ فرمایا۔ (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۹۱۲۔ (صحيح لغيره) عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَّنَا يُكَنَّى أَبَا رِمْثَةَ رضي الله عنه، قَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَّمِينِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ، حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ، يَعْنِي نَفْسَهُ، فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ. فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ، فَقَالَ: «أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [۱۰۰۷]

912۔ ارزق بن قیس رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے امام نے ہمیں نماز پڑھائی، جن کی کنیت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے یہ یا اس طرح کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلی صف میں آنحضرت ﷺ کی دائیں طرف کھڑے ہوتے تھے، ایک آدمی تکبیرِ اولیٰ میں آ کر ملا، آپ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا، ہم نے آپ ﷺ کے بابرکت رخساروں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ ﷺ ابو رمثہ، یعنی میری طرح لوٹے، جو آپ ﷺ کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ میں ملا تھا، اس نے اٹھ کر دو رکعت نماز شروع کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے، اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا اور فرمایا: بیٹھ جاؤ، اہلِ کتاب اسی لیے تباہ ہوئے کہ وہ فرضی اور نفلی نماز میں فرق نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا: ''اے عمر! اللہ نے تمھاری وجہ سے حق کو قائم کیا۔'' (ابوداود)

۹۱۳۔ (صحيح) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ، فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ

مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَّعِشْرِينَ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَافْعَلُوا». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢١٦٠٠] وَالنَّسَائِيُّ [١٣٥٠] وَالدَّارِمِيُّ [١٣٥٤]

913- زیدہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ تسبیح پڑھیں، ۳۳ دفعہ الحمد للہ کہیں اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہیں۔ انصار سے ایک آدمی کو خواب میں کوئی آدمی ملا، اس نے کہا: آپ کو حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ نماز میں اتنی اتنی دفعہ تسبیح کہا کرو؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: اسے پچیس پچیس دفعہ کرو اور اس میں لا الٰہ إلا اللہ بڑھا دو۔ صبح کے وقت وہ انصاری آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو خواب کا پتا دیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح کرلو۔'' (احمد، نسائی، دارمی)

٩١٤۔ (صحيح لغيره وما تحته خط فضعيف جدًّا) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَعْوَادِ هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ آمَنَهُ اللّٰهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [٢١٧٤] وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

914- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، وہ اس منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے: ''جو آدمی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت کے داخل ہونے میں موت کے سوا کوئی مانع نہیں اور جو اسے سوتے وقت بستر پر پڑھے، اسے اور ہمسایوں اور قریبی گھروں کو اللہ تعالیٰ مصائب سے امن عطا فرماتا ہے۔'' (شعب الایمان بیہقی، اس کی سند ضعیف ہے)

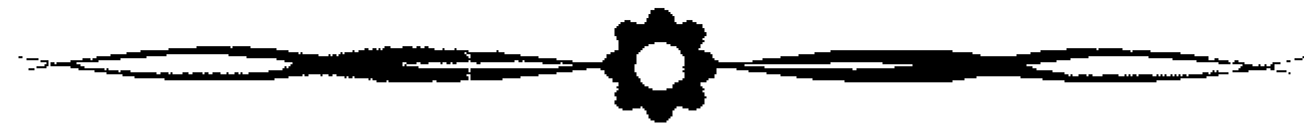
٩١٥۔ (حسن لغيره) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ

عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ إِلَّا الشِّرْكُ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا، إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ، يَقُولُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٧٩٩٠] وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٣٤٧٤] نَحْوَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ: «إِلَّا الشِّرْكُ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «صَلَاةَ الْمَغْرِبِ» وَلَا: «بِيَدِهِ الْخَيْرُ» وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

915- عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی صبح اور مغرب کی نماز کے بعد منہ پھیرنے سے پہلے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ."، یعنی ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، حمد اسی کی ہے، تمام خیر اس کے قبضہ میں ہے، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' یہ دعا دس دفعہ کہے، ہر دفعہ کے عوض اسے دس نیکیاں دی جاتی ہیں، دس برائیاں معاف کی جاتی ہیں، دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، ہر برائی سے اس کے لیے بچاؤ ہو جاتا ہے اور شیطان سے بھی بچاؤ کا سبب بن جاتا ہے اور شرک کے سوا کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کرسکتا اور اس کا یہ عمل سب سے افضل ہوتا ہے، اس سے زیادہ فضیلت اسی کو ہوتی ہے جو اس سے بہتر کلمات کہے۔'' (احمد) اور ترمذی نے ابو ذر سے "إِلَّا الشِّرْكُ" تک۔ اس میں مغرب کی نماز اور "بِيَدِهِ الْخَيْرُ" کا ذکر نہیں ہے۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٩١٦- (حسن لغیرہ) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً، وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً، وَأَفْضَلَ رَجْعَةً؟ قَوْمًا شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً، وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٥٦١] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّاوِي هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ

916- حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، وہ لوگ بہت غنیمت لائے اور بہت جلدی واپس آ گئے، ایک آدمی نے کہا جو لشکر کے ساتھ نہیں گیا تھا: ہم سے کوئی لشکر اتنی غنیمت لے کر اتنی جلدی واپس ہوتا، ہم نے نہیں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم کو ایسی قوم کا پتا دوں جو غنیمت اور واپسی میں بہت افضل ہیں، جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوئے، پھر طلوعِ آفتاب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہے، یہ لوگ واپسی اور غنیمت میں بہت بہتر ہیں۔'' (ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، حماد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے)۔



بَابُ مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يُبَاحُ مِنهُ

نماز میں جو عمل نا جائز ہیں اور جو مباح ہیں

نماز ایسا عمل ہے جس کے تمام اجزاء کی تعیین، ادا کا طریقہ، اذکار، فرائض، سنن و نوافل، مباحات اور منہیات سب اللہ کی طرف سے متعین ہیں، اس میں کوئی چیز اپنی طرف سے اضافہ کرنا درست نہیں، اس لیے ضروری تھا کہ جو عمل درست ہوں، ان کا ذکر فرما دیا جائے۔ جو نا درست ہیں، ان کا اظہار بھی کر دیا جائے، اس باب میں یہی تذکرہ مطلوب ہے۔ مندرجہ ذیل ہدایات اس باب کی احادیث سے سمجھ میں آتی ہیں:

1. تسبیح، تکبیر، قراءتِ قرآن نماز کے اہم اجزاء ہیں۔ جو نقل و حرکت ان کے خلاف ہو، وہ اگر اس قدر معمولی ہو کہ وہ ان وظائف میں خلل نہ ڈال سکے تو وہ مباح ہوگی، ورنہ نماز کے منافی ہوگی۔ اس لیے بلا ضرورت نقل و حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے۔
2. جو حرکت نماز کی تکمیل کے لیے کی جائے، جیسے صف ملانا، پاؤں ہموار کرنا، کندھے ملانا؛ یہ حرکات نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہیں۔ نماز میں صف درست کرنے کے لیے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کو اشارہ کرے تو اس کی تعمیل کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہیے۔
3. نماز میں چھینک، جمائی وغیرہ آتی ہیں، ان میں سے جو چیز رک سکے روکنے کی کوشش کرنا چاہیے، نہ رک سکے تو اس سے نماز میں خلل نہیں ہوتا۔
4. نماز میں رقتِ قلب مطلوب ہے، اگر رونا سینے تک رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، منہ تک آ جائے تو نماز میں خلل ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کا رونا سینے تک محدود ہوتا تھا، حدیث: «فِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ» (آپ کے سینے سے رونے کی آواز ہانڈی کے ابلنے کی طرح آتی تھی)۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٩١٧۔ (صحیح) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ. فَقُلْتُ: وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي، لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا شَتَمَنِي قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ» أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ». قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ. قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ». قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ. قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٣٧]. قَوْلُهُ: لَكِنِّي سَكَتُّ، هَكَذَا وَجَدْتُ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَصُحِّحَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ بِلَفْظَةِ: كَذَا، فَوْقَ: لَكِنِّي.

917- معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، کسی آدمی نے لوگوں میں سے چھینک ماری، میں نے اس کے جواب میں "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" (اللہ تم پر رحم فرما دے) کہا۔ لوگوں نے مجھے آنکھوں کے اشاروں سے چپ کرانے کی کوشش کی، میں نے تعجب سے کہا: میری ماں مجھے گم کرے تمھیں کیا ہوگیا، تم مجھے تاکتے ہو؟ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے معلوم کیا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں، میں چپ ہوگیا، آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، میں نے آپ ﷺ سے بہتر معلم نہیں دیکھا، نہ مجھے ڈانٹا، نہ مارا، نہ گالیاں دیں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''نماز میں لوگوں کی سی باتیں کرنا مناسب نہیں، اس میں صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن پڑھنا چاہیے۔'' یا جس طرح حضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نو مسلم ہوں، ہمیں اللہ نے اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے،

ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس مت جانا۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض لوگ فال لیتے ہیں۔ فرمایا: ''یہ صرف دل کا کھٹکا ہے، جو وہ دل میں محسوس کرتے ہیں، ان کو کاروبار سے نہیں رکنا چاہیے۔'' میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا: ''بعض نبی خط کھینچا کرتے تھے، جس کا علم اس کے موافق ہو، وہ درست ہے۔'' (مسلم) ''لَكِنِّيْ سَكَتُّ'' کا لفظ صحیح مسلم اور جمع بین الصحیحین حمیدی میں اسی طرح ہے اور جامع الاصول میں اس کے ساتھ ''کذا'' کا لفظ تصحیح کے طور پر اضافہ کیا گیا ہے۔

٩١٨۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِيْ الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِيْ الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «إِنَّ فِيْ الصَّلَاةِ لَشُغْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٩٩، صحيح مسلم: ٥٣٨]

918۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ﷺ نماز میں ہوتے، ہم آپ ﷺ پر سلام کہتے، آپ ﷺ ہمیں جواب دیتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے، ہم نے سلام کہا، حضرت ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا، ہم نے عرض کی: پہلے جناب سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ فرمایا: ''نماز میں ایک طرح کی مشغولیت ہوتی ہے۔'' (بخاری، مسلم)

٩١٩۔ (صحيح) وَعَنْ مُعَيْقِيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ الرَّجُلِ يُسَوِّيْ التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ؟ قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٢٠٧، صحيح مسلم: ٥٤٦]

919۔ معیقیب رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے متعلق جو اپنی سجدہ گاہ کی مٹی درست کرے۔ فرمایا: ''اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو ایک دفعہ کر سکتے ہو۔'' (بخاری، مسلم)

٩٢٠۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِيْ الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٢٢٠، صحيح مسلم: ٥٤٥]

920۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۱۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ۷۵۱]

921- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ فرمایا: ''اس طرح شیطان انسان کی نماز سے (کچھ حصہ) اچک لیتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

۹۲۲۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۴۲۹]

922- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے رک جانا چاہیے، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو اچک لے گا۔'' (مسلم)

۹۲۳۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ۵۱۶، صحيح مسلم: ۵۴۳]

923- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا وہ امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ رکوع فرماتے تو اسے رکھ دیتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اسے پھر سے اٹھا لیتے۔ (بخاری، مسلم)

۹۲۴۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۲۹۵]، وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ [۳۲۸۹] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ: هَا، فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ».

924- ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں جمائی لے تو جہاں تک ممکن ہو سکے اسے اپنا منہ بند کر لینا چاہیے اور ہا کی آواز نہ نکالے، کیونکہ شیطان

اس طرح منہ میں گھس جاتا ہے۔'' (مسلم) بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں جمائی لے، جہاں تک ممکن ہو منہ کو بند کرے اور منہ سے آواز نہ نکالے، کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

٩٢٥۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ، فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ﴾ فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٦١، صحيح مسلم: ٥٤١]

925۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ایک شریر جن گزشتہ رات میری طرف بھاگ آیا تاکہ وہ میری نماز کو توڑے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا، میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی: اے میرے رب! مجھے ایسی حکومت مرحمت فرما جو کسی دوسرے کے لیے مناسب نہ ہو۔ (اس وقت) میں نے اسے ذلیل کر کے رد کر دیا۔'' (بخاری، مسلم)

٩٢٦۔ (صحيح) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ » وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: « التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٢٠٣، صحيح مسلم: ٤٢٢]

926۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جسے نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو اسے تسبیح کہنا چاہیے، کیونکہ دستک دینا عورتوں کے لیے ہے۔'' ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تسبیح مردوں کے لیے ہے اور دستک بجانا عورتوں کے لیے ہے۔'' (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

٩٢٧۔ (صحيح لغيره) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، حَتَّى إِذَا قَضَى

صَلَاتَهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِيْ الصَّلَاةِ». فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. وَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ، فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنَكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٩٣١]

927- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہجرتِ حبشہ سے پہلے ہم نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب دے دیا کرتے تھے۔ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کرنے سے پہلے جواب نہ دیا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے احکام بھیجتا ہے، اب یہ نیا حکم ہے کہ نماز میں کلام مت کرو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''نماز صرف قرآن پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے ہے، جب تک نماز میں ہو تمھیں یہی کچھ کرنا چاہیے۔'' (ابوداود)

٩٢٨۔ (صحيح لغيره) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٦٨]. وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ، وَعِوَضُ بِلَالٍ صُهَيْبٌ.

928- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔ (ترمذی) نسائی میں اسی طرح ہے، البتہ بلال کی جگہ صہیب کا ذکر فرمایا ہے۔

٩٢٩۔ (حسن) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِيْ الصَّلَاةِ؟» فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٠٤] وَأَبُو دَاوُدَ [٧٧٣] وَالنَّسَائِيُّ [٩٣١]

929- رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، میں

نے چھینک ماری اور کہا: « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ، مُبَارَكاً عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَىٰ» ''اللہ تعالیٰ کے لیے ہے بے حد تعریف، جس کے اوپر اور اندر سب برکت ہے، جس طرح ہمارا رب راضی ہو اور پسند فرمائے۔'' جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''یہ کلام نماز میں کس نے کی ہے؟ کسی نے جواب نہ دیا، آنحضرت ﷺ نے پھر دریافت فرمایا، کسی نے جواب نہ دیا، پھر تیسری دفعہ دریافت فرمایا۔ رفاعہ نے عرض کی: حضرت! یہ کلمہ میں نے کہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تیس سے کچھ زیادہ فرشتے جلدی کر رہے تھے کہ ان کلمات کو اوپر لے جائیں۔'' (ترمذی، ابو داود، نسائی)

۹۳۰۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٧٠]. وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلِابْنِ مَاجه [٩٦٨]: « فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ».

930۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں جمائی لینا شیطانی حرکت ہے، جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو جہاں تک ہو سکے وہ اپنا منہ بند کر لے۔'' (ترمذی) ترمذی اور ابن ماجہ سے دوسری روایت میں آیا ہے: ''چاہیے کہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے۔''

۹۳۱۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٨١١٥] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٦٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٨٦] وَالدَّارِمِيُّ [١٤٤٤]

931۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر نماز کے ارادے سے مسجد کی طرف نکلے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا) نہ کرے، کیونکہ وہ نماز ہی میں ہے۔'' (احمد، ترمذی، ابو داود، نسائی، دارمی)

۹۳۲۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ

عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢١٥٠٨] وَأَبُو دَاوُدَ [١١٩٥] وَالنَّسَائِيُّ [١١٩٥] وَالدَّارِمِيُّ [١٤٦٣]

932۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ کی توجہ ہمیشہ اس کی طرف ہوتی ہے، جب تک وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب وہ اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔'' (احمد، ابو داود، نسائی، دارمی)

٩٣٣۔ (ضعيف) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِهِ الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ.

[سنن البيهقي: ٢/ ٢٨٤]

933۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انس! اپنی نظر سجدہ کی جگہ پر رکھ۔'' (سنن کبیر بیہقی بواسطہ حسن حضرت انس سے مرفوعاً)۔

٩٣٤۔ (ضعيف) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ. فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٨٩]

934۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے بیٹا! نماز میں التفات (اِدھر اُدھر دیکھنا) سے پرہیز کرو، ایسا کرنا بربادی ہے۔ اگر دیکھنا ہو تو نوافل میں کر سکتے ہو، فرائض میں نہیں۔'' (ترمذی)

٩٣٥۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَّشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٨٧] وَالنَّسَائِيُّ [١٢٠١]

935۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے تھے، لیکن گردن پیٹھ کی طرف نہیں پھیرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی)

٩٣٦۔ (ضعيف) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه رَفَعَهُ قَالَ: «الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ، وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٧٤٨]

936۔ عدی بن ثابت اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے مرفوعاً روایت فرماتے ہیں: ’’چھینک، اونگھ، جمائی لینا نماز میں اور حیض، قے اور نکسیر شیطانی حرکتیں ہیں۔‘‘ (کیونکہ انسان عبادت سے رک جاتا ہے)۔ (ترمذی)

٩٣٧۔ **(صحيح)** وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ، يَعْنِي: يَبْكِي، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَا مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٣١٢]، وَرَوَى النَّسَائِيُّ [١٢١٤] الرِّوَايَةَ الْأُولَى، وَأَبُو دَاوُدَ [٩٠٤] الثَّانِيَةَ.

937۔ مُطَرِّف بن عبداللہ بن شخیر اپنے باپ سے بیان فرماتے ہیں: میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے پیٹ سے ہانڈی کے ابلنے کی طرح آواز آئی تھی (رونے کی آواز) ایک روایت میں ہے: میں نے آنحضرت ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، آپ ﷺ کے سینے سے چکی کی آواز آ رہی تھی، (رونے کی آواز) (احمد) پہلی روایت نسائی میں ہے اور دوسری ابو داود میں۔

٩٣٨۔ **(ضعيف)** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢١٣٣٠] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٧٩] وَأَبُو دَاوُدَ [٩٤٥] وَالنَّسَائِيُّ [١١٩١] وَابْنُ مَاجَه [١٠٢٧]

938۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرے تو سامنے سے کنکر نہ اٹھائے، کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔‘‘ (احمد، ترمذی، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ)

٩٣٩۔ **(ضعيف)** وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَّنَا يُقَالُ لَهُ: أَفْلَحُ، إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ: «يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٨١]

939۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے ہمارے غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا، وہ جب سجدہ کرتا تو پھونکیں مارتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’افلح! منہ کو مٹی لگنے دو۔‘‘ (ترمذی)

٩٤٠۔ **(منكر)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الِاخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٧٣٠]

940- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا منع ہے، کیونکہ یہ اہلِ جہنم کے لیے آرام کی صورت ہوگی۔'' (شرح السنہ)

٩٤١- (**صحیح**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: « اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: اَلْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٧١٧٨] وَأَبُو دَاوُدَ [٩٢١] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٩٠] وَلِلنَّسَائِيِّ [١٢٠٢] مَعْنَاهُ.

941- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں دو سیاہ یعنی سانپ اور بچھو کو قتل کر دو۔'' (احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی معناً)۔

٩٤٢- (**حسن**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ، وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٤٠٢٧] وَأَبُو دَاوُدَ [٩٢٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [٦٠١] وَرَوَى النَّسَائِيُّ [١٢٠٦] نَحْوَهُ.

942- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل ادا فرماتے اور دروازہ بند ہوتا، میں آ کر دروازہ کھٹکھٹاتی۔ آپ دروازہ کھول کر نماز گاہ میں چلے جاتے۔ اور فرمایا: یہ دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی)

٩٤٣- (**ضعيف**) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: « إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٠٥، ١٠٠٥] وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [١١٦٤] مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ.

943- طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز میں تم میں سے کسی کی آہستگی سے ہوا نکل جائے تو وہ لوٹ کر وضو کرے اور نماز کا اعادہ کرے۔'' (ابوداود) ترمذی نے الفاظ کی کمی بیشی سے روایت کیا ہے۔

٩٤٤- (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: « إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١١٤]

944- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز میں تمھارا

وضوٹوٹ جائے تو اپنی ناک پکڑ کر باہر چلا جائے۔" (ابو داود)

٩٤٥۔ (**ضعيف**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٠٨] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَقَدِ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ.

945۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو جائے اور وہ نماز میں سلام سے پہلے تشہد پورا کر چکا ہو تو اس کی نماز ہو گئی۔ (یعنی صرف سلام باقی ہو)" (ترمذی) اور کہا: اس کی سند قوی نہیں، محدثین نے اس کی سند کو مضطرب کہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٩٤٦۔ (**حسن لغيره**) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ كَمَا كُنْتُمْ. ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ. فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٩٧٨٦] وَرَوَى مَالِكٌ [١٥٣] عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ نَحْوَهُ مُرْسَلًا.

946۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نماز کے لیے نکلے، تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: "یہیں پر ٹھہرنا۔" پھر نکلے، غسل کیا، پھر تشریف لائے اور سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، نماز پڑھائی، نماز کے بعد فرمایا: "میں جنبی تھا، غسل کرنا بھول گیا۔" (احمد) مالک نے عطاء بن یسار سے اسے مرسل روایت کیا۔

٩٤٧۔ (**حسن**) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي، أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي، أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٣٩٩] وَرَوَى النَّسَائِيُّ [١٠٨١] نَحْوَهُ.

947۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ظہر کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا اور کنکر مٹھی میں لے لیتا تا کہ ٹھنڈے ہو جائیں تو میں انھیں پیشانی کے نیچے رکھ لوں اور ان پر سجدہ کروں، ان دنوں گرمی بہت تھی۔ (ابو داود، نسائی)

٩٤٨۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي

فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ» ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَهُ، وَاللَّهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٤٢]

948۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، ہم نے سنا، آپ نے تین دفعہ فرمایا: ''میں تم سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں، تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔'' اور اس طرح ہاتھ پھیلائے، جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، ہم نے عرض کی: ہم نے جناب سے ایسے کلمات سنے جو پہلے کبھی نہیں سنے تھے اور ہم نے دیکھا، آپ نے ہاتھ پھیلائے۔ فرمایا: ''ابلیس خدا کا دشمن انگارہ لے کر آیا تا کہ میرے منہ پر پھینکے۔ میں نے تین دفعہ کہا: ''میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر میں نے کہا: ''میں تم پر مکمل لعنت بھیجتا ہوں، وہ پیچھے نہیں ہٹا، پھر میں نے ارادہ کیا، اسے پکڑ لوں۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو مدینہ کے بچے صبح کے وقت اس سے کھیلتے۔'' (مسلم)

٩٤٩۔ (صحیح) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَّهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: إِذَا سُلِّمَ عَلَى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٥٨٣]

949۔ نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ نماز پڑھ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کہا، اس نے جواب دیا، حضرت عبداللہ نے اسے لوٹ کر کہا: جب تم کو سلام کہا جائے اور تم نماز پڑھ رہے ہو تو منہ سے بات نہ کرو، ہاتھ سے اشارہ کرو۔ (مالک)

بَابُ السَّهْوِ

بھول جانے کا بیان

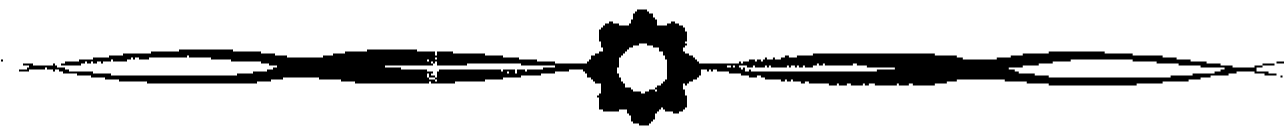
بھول کر یا غلطی سے اگر نماز میں نقص رہ جائے یا کچھ زیادہ ہو جائے، دونوں صورتوں میں دو سجدے کرنے چاہییں۔ یہ قضا یا کفارہ سے ملتا جلتا حکم ہے۔ فقہائے حنفیہ کا خیال ہے کہ واجب کے ترک پر سجدہ کرنا چاہیے، لیکن یہ قاعدہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ آنحضرت ﷺ سے سہو کے متعلق چار صورتیں مروی ہیں۔

1 جب نماز میں شک ہو، یاد نہ ہو کہ رکعات تین پڑھی ہیں یا چار یا زیادہ، پہلے سوچ کر شک کی صورت کو رفع کرے۔ اگر کمی ہو تو اسے پورا کرے، اگر زیادہ پڑھی گئی ہوں تو دو سجدے رکعت کے قائم مقام ہوں گے، اس طرح اگر رکوع یا سجود میں شبہہ ہو تو دو سجدے کافی ہوں گے۔

2 آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ظہر کی نماز پانچ رکعت ادا فرمائی، سلام کے بعد دو سجدے فرمائے، اگر کوئی رکن زیادہ ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

3 آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ دو رکعت پر سلام پھیر دیا، دو رکعتیں یا ایک رہ گئی، باقی نماز پوری کر کے آپ ﷺ نے سجدۂ سہو فرمایا۔

4 آنحضرت ﷺ ایک دفعہ دو رکعت پر کھڑے ہو گئے، درمیان کا تشہد بھول گئے، نماز کے بعد سجدۂ سہو فرمایا۔ اس صورت میں کمر سیدھی ہونے سے پہلے اگر بھول یاد آ جائے تو بیٹھ کر تشہد پڑھ لے ورنہ آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ تفصیلی احکام فقہ الحدیث اور شرح کی کتابوں میں ملیں گے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۹۵۰۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى. فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٢٣٢، صحيح مسلم: ٣٨٩]

950- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتو شیطان اسے شبہہ میں ڈالتا ہے، وہ نہیں جانتا اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ جب تم سے کوئی شخص اس طرح (بھول) محسوس کرے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔'' (بخاری، مسلم)

۹۵۱۔ (صحيح) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا. فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٧١] وَرَوَاهُ مَالِكٌ [٣١٥] عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا. وَفِي رِوَايَتِهِ: «شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ».

951- عطاء بن یسار، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے، اسے یاد نہ رہے، اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، تین یا چار تو اسے چاہیے کہ شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے، اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے اسے شفع بنا دیں گے، اگر اس نے پوری چار پڑھی ہیں تو یہ سجدہ شیطان کے لیے ذلت کا موجب ہوگا۔'' (مسلم) مالک نے اسے عطاء سے مرسل ذکر فرمایا۔ ایک روایت میں ہے: ''پانچ رکعت کو ان دو سجدوں سے شفع کردے۔''

۹۵۲۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا

تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٠١، مسلم: ٥٧٢]

952- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: کیا نماز کچھ زیادہ ہوگئی ہے؟ فرمایا: "کیسے؟" صحابہ نے کہا: آپ نے پانچ رکعت پڑھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دوسجدے فرمائے۔ ایک روایت میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمھاری طرح انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو یقین پر بنیاد رکھے اور اس کے مطابق نماز کی تکمیل کرے۔ پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے۔" (بخاری، مسلم)

٩٥٣۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا- قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟! وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما، فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ» فَقَالَ: «أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ. وَفِي أُخْرَى لَهُمَا: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بَدَلَ: «لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ»: «كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ» فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! [صحيح البخاري: ٦٠٥١، صحيح مسلم: ٥٧٣]

953- ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

پچھلے پہر کی کوئی نماز پڑھائی۔ ابن سیرین فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نام لیا تھا، لیکن میں بھول گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا اور ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے جو مسجد میں رکھی تھی، اسی پر ٹیک لگائی، ایسا خیال ہوتا تھا کہ حضرت ناراض ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ میں تشبیک فرما کر اپنے داہنے رخسار کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا اور عجلت پسند لوگ کہتے ہوئے مسجد کے دروازوں سے نکل گئے کہ نماز کم ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوم میں تشریف رکھتے تھے، لیکن ہیبت کی وجہ سے کسی نے کوئی بات نہ کی۔ وہاں ایک بزرگ تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے، ان کا نام ذوالیدین تھا، انھوں نے عرض کی: حضرت! جناب بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ میں بھولا ہوں، نہ نماز کم ہوئی ہے۔“ پھر دریافت فرمایا: ”کیا ذوالیدین نے ٹھیک کہا ہے؟“ لوگوں نے عرض کی: حضرت! ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، جس قدر نماز باقی تھی، پڑھائی پھر سلام پھیرا اور سجدہ کیا، پہلے کی طرح یا اس سے لمبا، پھر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا، پہلے کی طرح یا بہت لمبا۔ پھر سر اٹھایا، تکبیر کہی۔ لوگوں نے دریافت کیا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا تھا؟ ابن سیرین نے فرمایا: مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر آپ نے سلام پھیرا۔ (بخاری، مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں اور دونوں نے ایک اور روایت میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ”نہ میں بھولا ہوں، نہ نماز کم ہوئی ہے“ کے بجائے فرمایا: ”کچھ بھی نہیں ہوا۔“ صحابہ نے عرض کی: کچھ تو ضرور ہوا ہے اے اللہ کے رسول!۔“

٩٥٤۔ (صحیح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٢٢٤، صحيح مسلم: ٥٧٠]

954- عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ فرمایا۔ لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

٩٥٥۔ (صحيح لغيره وما تحته خط فشاذ) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٩٥] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

955۔ عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی اور بھول گئے، آپ ﷺ نے دو سجدے فرمائے اور تشہد فرمایا اور سلام پھیرا۔ (ترمذی اور کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

٩٥٦۔ (صحيح لغيره) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٠٣٦] وَابْنُ مَاجه [١٢٠٨]

956۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اگر امام دو رکعتوں سے کھڑا ہو جائے اور سیدھا ہونے سے پہلے اسے یاد آجائے تو وہیں بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر نہ بیٹھے اور آخر میں بھول کے دو سجدے کرے۔'' (ابوداود، ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

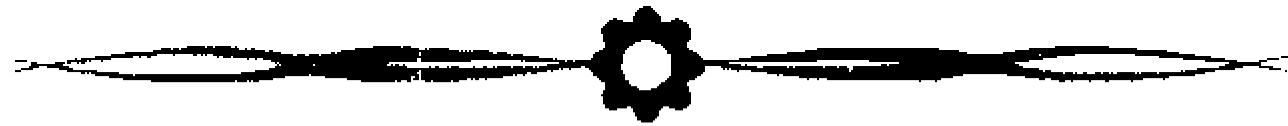
٩٥٧۔ (صحيح) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «أَصَدَقَ هَذَا؟». قَالُوا: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٥٧٤]

957۔ عمران بن حُصین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ عصر کی نماز پڑھی اور تین رکعت پر سلام پھیر دیا اور گھر تشریف لے جانے لگے۔ ایک آدمی آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا، جس کا نام خرباق تھا، اس کے ہاتھ کسی قدر لمبے تھے، اس نے آنحضرت ﷺ سے نماز میں غلطی کا ذکر

فرمایا۔ حضرت ﷺ غصے میں چادر کھینچتے تشریف لے آئے اور فرمایا: ”کیا یہ صحیح کہتا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی، سلام کہا۔ پھر دو سجدے کیے اور سلام کہا۔ (مسلم)

٩٥٨۔ **(صحیح)** وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٨٩]

958۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: ”جو آدمی نماز پڑھے اور اسے شبہہ ہو کہ نماز کم پڑھی ہے، وہ نماز پڑھے یہاں تک کہ اسے زیادتی کا شبہہ ہو جائے۔“ (احمد)



بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

قرآنِ عزیز کی جن آیات میں اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کا حکم ہے، یا سجدہ کے ثواب کا ذکر ہے، یا تارکِ سجدہ کی سزا کا تذکرہ ہے، آنحضرت ﷺ وہاں سجدہ فرمایا کرتے تھے۔ بعض اہلِ علم سجدۂ تلاوت واجب سمجھتے ہیں، صحیح یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت مسنون ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کے لیے استحباباً سجدہ کرنا چاہیے۔ یہ سجدے قرآنِ مجید میں چودہ یا پندرہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرِ ممبر فرمایا کہ سجودِ تلاوت واجب نہیں، حاضرین نے تسلیم فرمایا۔

سجدۂ تلاوت کی دعا یہ ہے:

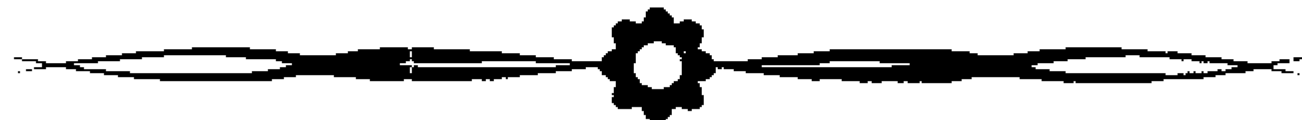
« سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ »

''میری پیشانی نے اللہ کے لیے سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھیں اپنی قوت سے بنائیں۔''

دوسری دعا یہ ہے:

« اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْراً، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْراً، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْراً، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ »

''اے اللہ! مجھے اس سجدہ کا اپنی طرف سے اجر عطا فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور اسے اپنے پاس ذخیرہ رکھ اور اسے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داود سے قبول فرمایا تھا۔''



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٩٥٩۔ (صحیح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١٠٧١]

959- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے سورت نجم میں سجدہ فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ اہلِ اسلام اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ (بخاری)

٩٦٠۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي: ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ و ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [٥٧٨]

960- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سورت ﴿ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ (الإنشقاق) اور سورت ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾ (العلق) میں سجدہ کیا۔ (مسلم)

٩٦١۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ (السَّجْدَةَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٧٥، ١٠٧٦، صحيح مسلم: ٥٧٥]

961- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ سجدہ کی آیت تلاوت فرماتے اور ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے، آپ ﷺ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، اس قدر بھیڑ ہو جاتی کہ ہم لوگوں کو سجدہ کے لیے جگہ نہ ملتی۔ (بخاری، مسلم)

٩٦٢۔ (صحیح) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴿ وَالنَّجْمِ ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٧٢، صحيح مسلم: ٥٥٧]

962- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کے پاس سورت نجم پڑھی، آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہ فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

٩٦٣۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَجْدَةُ (ص) لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَأَسْجُدُ فِي (ص) فَقَرَأَ: ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ ﴾ حَتَّى أَتَى ﴿ فَبِهُدٰىهُمُ

اقْتَدِهْ ﴾ فقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ مِمَّنْ أُمِرَ أَن يَقْتَدِيَ بِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١٠٦٩، ٤٦٣٢]

963- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سورت ''ص'' کا سجدہ مؤکد نہیں، لیکن میں نے آنحضرت ﷺ کو اس میں سجدہ فرماتے دیکھا۔ ایک روایت میں مجاہد نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: کیا میں سورت ''ص'' میں سجدہ کروں؟ آپ نے یہ آیت: ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ (إلی) فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ تک پڑھی اور فرمایا: آپ کے نبی کو حکم ہوا ہے کہ ان نبیوں کی اقتدا کریں۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

٩٦٤- **(ضعيف)** عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ، وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١٤٠١] وَابْنُ مَاجه [١٠٥٧]

964- عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ نے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے، ان سے تین مفصل میں ہیں، دو سورت حج میں۔ (ابو داود، ابن ماجہ)

٩٦٥- **(حسن)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤٠٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [٥٧٨] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. وَفِي الْمَصَابِيحِ: «فَلَا يَقْرَأْهَا» كَمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٧٦٥]

965- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سورت حج کو دو سجدوں میں فضیلت دی گئی ہے؟ فرمایا: ''ہاں۔ جو یہ سجدے نہ کرنا چاہے وہ یہ دو آیتیں نہ پڑھے۔'' (ابو داود، ترمذی اور کہا: اس حدیث کی سند قوی نہیں) اور مصابیح میں ہے: « فَلَا يَقْرَأْهَا » (اس سورت کو نہ پڑھے) شرح السنۃ میں بھی اسی طرح ہے۔

٩٦٦- **(ضعيف)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ، فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٠٧]

966- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا۔ پھر اٹھے اور

رکوع کیا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ نے تنزیل سجدہ پڑھی ہے۔ (ابوداود)

۹٦۷۔ (ضعیف) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱٤۱۳]

967۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ہم پر قرآن پڑھا کرتے تھے، جب سجدے کی آیت پر گزرتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداود)

۹٦۸۔ (ضعیف) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً، فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ، حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [۱٤۱۱]

968۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے سال سجدہ کی آیت پڑھی، تمام لوگوں نے سجدہ کیا۔ بعض سوار تھے، بعض نے زمین پر سجدہ کیا یہاں تک کہ سوار اپنے ہاتھ پر سجدہ کرنے لگے۔ (ابوداود)

۹٦۹۔ (ضعیف) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [۱٤۰۳]

969۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: آنحضرت ﷺ جب سے مدینہ آئے، آپ ﷺ نے مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں فرمایا۔ (ابوداود)

۹۷۰۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: « سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱٤۱٤] وَالتِّرْمِذِيُّ [۵۸۰] وَالنَّسَائِيُّ [۱۱۲۹] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

970۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ قرآن کے سجدہ میں یہ دعا فرماتے تھے: « سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ » ''میرے چہرے نے اس اللہ کے لیے سجدہ فرمایا، جس نے اس کے کان اور اس کی آنکھوں کو اپنی طاقت سے بنایا۔''

(ابوداود، ترمذی، نسائی) ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

۹۷۱۔ (حسن لغيره) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۵۷۹] وَابْنُ مَاجه [۱۰۵۳] إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

971۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: میں نے آج خواب دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے سجدہ کیا اور میری وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا، میں نے اسے یہ دعا پڑھتے سنا: «اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْراً، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْراً، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْراً، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ.» ''اے اللہ! مجھے اس سجدہ کا اپنی طرف سے اجر عطا فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور اسے اپنے پاس ذخیرہ رکھ اور اسے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داود سے قبول فرمایا تھا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد سجدہ کی آیت پڑھی۔ پھر سجدہ کیا، میں نے سنا آپ ﷺ وہی دعا پڑھتے تھے، جو اس آدمی نے درخت سے سنی تھی۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے «تَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عِبْدِكَ دَاوُدَ» کے لفظ ذکر نہیں کیے۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

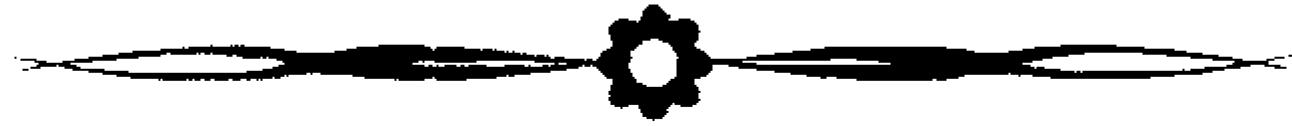
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۹۷۲۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿**وَالنَّجْمِ**﴾ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [صحيح البخاري: ۱۰۷۰، صحيح مسلم: ۵۷۶]، وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ [۴۸۶۳]: وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ.

972- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے سجدہ کیا، لیکن ایک بوڑھے قریشی نے مٹی کی ایک مٹھی یا کنکروں کی مٹھی پیشانی کی طرف اٹھائی اور کہا: مجھے یہی کافی ہے۔ عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اسے اس کے بعد دیکھا، وہ کفر کی حالت میں مر گیا۔ (بخاری، مسلم) بخاری نے ایک روایت میں فرمایا: وہ امیہ بن خلف تھا۔

٩٧٣- **(صحيح)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِيْ (ص) وَقَالَ: «سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٩٥٧]

973- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت ص میں سجدہ کیا اور فرمایا: ”داود علیہ السلام نے توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم شکر کے لیے کرتے ہیں۔“ (نسائی)



بَابُ أَوْقَاتِ النَّهْيِ

جن وقتوں میں نماز ناجائز ہے

دینی مصالح کا جس طرح تقاضا ہے کہ عبادت کے لیے وقت معین کیے جائیں، پھر ان اوقات میں پابندی کے ساتھ عبادت کی جائے، اسی طرح بعض اوقات عبادت کے لیے نا مناسب ہیں، ان میں عبادت منع ہے، ان اوقات میں عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب نہیں ہوتی۔ طلوعِ آفتاب اور غروب کے وقت اہلِ شرک اپنے مصنوعی معبودوں کی عبادت کرتے ہیں۔ اسلام نے ان غلط کار لوگوں کے ساتھ معمولی مشابہت کو بھی نا پسند فرمایا۔ دوپہر جب سورج ٹھیک نصف النہار پر ہو۔ گرمی کی شدت اور جہنم کی تیزی کا وقت ہے، ایسے اوقات عبادت کے لیے مناسب نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان اوقات میں عبادت سے منع فرمایا اور عصر کی نماز کے بعد نوافل کی اجازت نہیں۔

اسلام کے نظامِ اوقات کے مطابق رات کو بیدار ہونے والا آدمی صبح کی نماز کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتا۔ ہم لوگ اپنی بے عملی کی وجہ سے شاید اس نہی کی وجہ نہ سمجھ سکیں، تہجد گزار اور اس کا پابند اس نہی کو بالکل برمحل سمجھے گا۔ عصر کی نماز کے بعد کاروباری آدمی عموماً کاروبار ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ فارغ ہو کر وہ رات کے پروگرام کو پوری طرح مکمل کر سکے، اس لیے فریضۂ معاش کے لیے بھی ضرورت ہے کہ یہ وقت عبادت سے خالی رہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عصر کے بعد نوافل کی اجازت دی ہے۔ بعض آثار بھی جواز کے متعلق آئے ہیں، لیکن جمہور ائمہ کا یہی خیال ہے کہ عصر کے بعد نوافل درست نہیں اور یہی مصالحِ شرعیہ کے ساتھ زیادہ مناسب ہے۔

بیت اللہ شریف اس نہی سے مستثنیٰ ہے، آنحضرت ﷺ نے حرمِ مکہ کے منتظمین کو فرمایا کہ حرم میں کسی وقت بھی نماز سے کسی کو نہ روکا جائے۔ بعض آثار میں یوم الجمعہ کو بھی مستثنیٰ فرمایا گیا ہے، اس دن دوپہر کو نوافل پڑھ سکتا ہے، شوافع کا یہی مسلک ہے، احناف اسے نا پسند فرماتے ہیں۔ جس

حدیث میں حضرت ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے سند کے لحاظ سے حسن ہے، اس لیے یہ ان احادیث کے لیے مخصص ہوگی جن میں اس وقت عبادت سے روکا گیا ہے، اس لیے شوافع کا مسلک راجح اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

٩٧٤ـ (صحيح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا» وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ. فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ، وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَينَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٨٥، صحيح مسلم: ٨٢٨]

974- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی آدمی آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جب سورج کا کنارا نکل آئے تو اس وقت تک نماز چھوڑ دو جب تک کہ وہ ظاہر نہ ہو جائے اور جب غروب ہو تو اس وقت تک نماز نہ پڑھو، جب تک غروب نہ ہو جائے اور سورج کے طلوع اور غروب کے وقت کو نماز کے لیے متعین نہ کرو، کیونکہ اس کا طلوع شیطان کے سر کے دونوں کناروں میں ہوتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

٩٧٥ـ (صحيح) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٣١]

975- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ تین وقتوں میں ہمیں نماز سے روکتے تھے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے: جب سورج طلوع ہو، یہاں تک کہ اونچا ہو جائے اور جب دوپہر کے وقت سورج کھڑا ہو تو، یہاں تک کہ وہ جھک جائے اور جب سورج غروب کے لیے مائل ہو جائے، غروب ہونے تک۔ (مسلم)

٩٧٦ـ (صحيح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨٥٦، صحيح مسلم: ٨٢٧]

976- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد (نوافل) درست نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نہ ہی عصر کے بعد نماز درست ہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔'' (بخاری، مسلم)

٩٧٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: « صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ؛ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكفَّارُ » قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ: « مَا مِنْكُم رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٣٢]

977- عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، میں بھی آیا اور مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، میں نے عرض کی: مجھے نماز کے اوقات کے متعلق بتائیں؟ حضرت نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد نماز سے رک جاؤ، جب تک سورج طلوع ہو کر اونچا نہ ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں طلوع ہوتا ہے، اس وقت اہلِ کفر اسے سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو کیونکہ نماز (کے وقت) فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے سر پر

ہو، اس وقت نماز سے رک جاؤ، اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، جب سایہ نمودار ہو جائے تو نماز پڑھو، نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے۔ پھر آفتاب کے غروب تک نماز سے رک جاؤ، کیونکہ وہ شیطان کے سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور اہل کفر اسے سجدہ کرتے ہیں۔'' میں نے عرض کی: حضرت! مجھے وضو کے متعلق بتائیں۔ فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کا پانی قریب کرے اور منہ میں پانی ڈالے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے سوراخوں سے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو پانی سے اس کے چہرے اور ڈاڑھی کے کناروں تک سے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر انسان اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے پوروں تک کے گناہ گر جاتے ہیں، جب سر پر مسح کرتا ہے تو پانی سے اس کے سر اور بالوں کے کناروں تک کے گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ گھٹنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے پوروں تک کے گناہ گر جاتے ہیں، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے، اللہ کی حمد و ثنا اور برتری بیان کرے، جس کا وہ اہل ہے اور اس کا دل اللہ کی طرف یکسو ہو جائے تو وہ گناہوں سے اس طرح فارغ ہو جاتا ہے جس طرح اس کی والدہ نے اسے جنا۔'' (مسلم)

٩٧٨۔ (صحيح) وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَزْهَرِ ﷺ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا، ثُمَّ دَخَلَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُولِي لَهُ: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: «يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[صحيح البخاري: ١٢٣٣، ١٢٧٠، صحيح مسلم: ٨٣٤]

978- کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سلام کہنا اور دریافت کرنا کہ عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، میں نے ان کو

وہ پیغام پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ میں ان (ابن عباس وغیرہ) کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا: وہ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے ایک لونڈی کو ان کے پاس بھیجا اور کہا کہ حضرت سے میری طرف سے کہنا کہ آپ ان دونوں سے منع فرمایا کرتے تھے، اب میں نے آپ کو پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا: ''اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا ہے۔ (واقعہ یہ ہے) کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد آیا، ان کی وجہ سے میں ظہر کے بعد دو رکعتوں سے مشغول ہو گیا، یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

٩٧٩۔ (صحيح لغيره) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٦٧]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٤٢٢] نَحْوَهُ وَقَالَ: إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو. وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٧٨١] وَنُسَخِ الْمَصَابِيحِ: عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ.

979۔ محمد بن ابراہیم قیس بن عمرو سے روایت فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کرتے دیکھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح کی نماز دو دو رکعت ہے۔'' اس نے کہا: میں نے پہلی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، وہ میں نے اب پڑھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ (ابو داود) ترمذی نے کہا: اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے نہیں سنا۔ شرح السنۃ اور مصابیح کے بعض نسخوں میں یہ روایت قیس بن قہد سے اسی طرح مروی ہے۔

٩٨٠۔ (صحيح) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٨٦٨] وَأَبُو دَاوُدَ [١٨٩٤] وَالنَّسَائِيُّ [٥٨٥]

980- جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! بیت اللہ میں کوئی کسی وقت طواف کرے اور نماز پڑھے اسے مت روکو، دن کا وقت ہو یا رات کا۔'' (ترمذی، ابوداود، نسائی)

٩٨١۔ (ضعيف جدًا) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٤٠٨]

981- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے دوپہر کے وقت نماز سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، مگر جمعہ کے دن۔ (شافعی)

٩٨٢۔ (ضعيف) وَعَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: «إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٠٨٣]، وَقَالَ: أَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ.

982- ابو الخلیل، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: حضرت ﷺ دوپہر کے وقت نماز ناپسند فرماتے تھے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، مگر جمعہ کے دن۔ اور فرمایا: ''جہنم جھونکی جاتی ہے، مگر جمعہ کے دن نہیں جھونکی جاتی۔'' (ابوداود) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ابوالخلیل نے نہیں سنا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

٩٨٣۔ (صحيح لغيره وما تحته خط فمنكر) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَإِذا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا». وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٧٤١] وَأَحْمَدُ [١٩٠٦٣] وَالنَّسَائِيُّ [٥٥٩]

983- عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے سینگ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، جب اونچا ہوتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر جب سر کے برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے، جب ڈھل جائے تو الگ ہو جاتا ہے، جب وہ غروب کے قریب ہو جائے تو قریب ہو جاتا ہے، جب سورج غروب ہو جائے تو الگ ہو جاتا

ہے۔'' اور آنحضرت ﷺ نے ان اوقات میں نماز سے منع فرمایا ہے۔ (مالک، احمد، نسائی)

٩٨٤۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُخَمَّصِ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ صَلَاةٌ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ». وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٣٠]

984- ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے مقامِ مُخَمَّص میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی، انھوں نے اسے ضائع کر دیا، جو اس پر محافظت کرے، اسے دس گناہ اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد طلوع ہو جائے۔'' شاہد ستاروں کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

٩٨٥۔ (صحیح) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٥٨٧]

985- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: تم ایک نماز پڑھتے ہو، ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہے، ہم نے آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ مراد عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز ہے۔ (بخاری)

٩٨٦۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢١٤٦٢] وَرَزِينٌ.

986- ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ کی سیڑھیوں پر چڑھ کر فرمایا: جس نے مجھے پہچان لیا، اس نے مجھے پہچان لیا۔ جس نے نہیں پہچانا وہ جان لے کہ میرا نام جندب ہے، میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، فرماتے تھے: ''صبح کے بعد طلوعِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں اور عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں، لیکن مکہ میں، لیکن مکہ میں، لیکن مکہ میں (تین دفعہ فرمایا)۔'' (احمد، رزین)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت اور اس کی فضیلت کا بیان

فرض نماز جہاں تک ہو سکے با جماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ بعض ائمہ نے جماعت کو واجب فرمایا ہے، بعض نے سنتِ مؤکدہ۔ آنحضرت ﷺ عذر کے سوا جماعت ترک نہیں فرماتے تھے۔ جو آدمی جماعت کے ساتھ نہ ملے، صحابہ رضی اللہ عنہم اسے منافق سمجھتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں اور بچوں کا خیال نہ ہوتو جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے مکان جلا دوں۔'' جماعت کے ترک پر یہ بہت بڑی وعید ہے۔ عام عبادات میں اخفا کو پسند فرمایا گیا ہے، لیکن ارکان و فرائض میں جہر اور اعلان کو پسند فرمایا گیا۔ ایسے امور جو ڈیوٹی اور فرض کے طور پر ضروری ہوں، ان میں ریا کو دخل نہیں ہوتا، بلکہ ان میں ادائے فرض کا پہلو غالب ہوتا ہے، تاکہ کام اپنے وقت میں صحیح طور پر ہو سکے۔ اس پابندی میں انفرادی طور پر عموماً تساہل کا امکان ہوتا ہے۔ ایسے فرائض میں اجتماعیت مفید ہوتی ہے، اس لیے جماعت کی تاکید فرمائی اور اس کے تارک پر ناراضی کا اظہار فرمایا۔

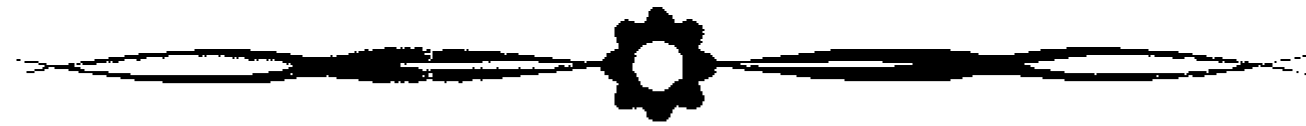
بیمار، معذور، عورت اور بچے ان کے لیے پابندی اور التزام مشکل تھا، اس لیے ان کو اس طرح مستثنیٰ فرمایا کہ ان پر تاکید نہیں، اگر وہ آئیں تو ان کے اجر میں اضافہ ہوگا۔ اصحابِ اقتدار کے اختیار کو محدود فرمایا کہ وہ انھیں روکنے کی کوشش نہ کریں۔

ایسے اجتماعات میں عوام کی ضروریات اور جذبات کا احترام ضروری ہے تاکہ یہ اجتماع تکلیف کا موجب نہ بن سکے اور اس کی وضع اس کی اجتماعی حیثیت کے لیے مضر نہ ہو۔ امام کو ہدایت فرمائی کہ نماز میں تخفیف کرے: «فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ» یعنی ان میں کمزور، معمر اور حاجت مند ہوں گے۔ ان مجبوریوں کا لحاظ ضروری ہے۔

حکم فرمایا کہ مل کر کھڑا ہونا چاہیے، درمیان میں رخنے نہ رکھے جائیں، اس سے اجتماع کی

صورت بگڑتی ہے، اس کا اثر روح اور ہیئتِ اجتماعیت پر پڑتا ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صف میں تفریق کا اثر قلب پر بھی پڑتا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ میں اپنا تجربہ ذکر فرمایا ہے۔ (۲/۲۱) ہم نے ذکر کے حلقوں [1] میں تجربہ کیا ہے کہ مل کر بیٹھنے سے دل میں جمعیت پیدا ہوتی ہے اور ذکر میں حلاوت محسوس ہوتی ہے اور خطرات کا سدِّ باب ہوتا ہے اور اس کے ترک سے ان تمام مقاصد میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اور جب کوئی خلل واقع ہو تو شیطان اس میں مداخلت کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی مداخلت کو بکری کے بچے سے تشبیہ دی ہے۔ اگر صفیں درست نہ ہوں اور ان میں ترصیص نہ ہو، بلکہ نمازی جدا جدا کھڑے ہوں تو صف بندی کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

جماعت کی پابندی اس لیے بھی ضروری ہے کہ بے نماز اسے نماز ضائع کرنے کا حیلہ نہ بنائیں کہ میں نے گھر پر نماز ادا کی ہے۔ امام کے متعلق فرمایا: ''وہ تم سے بہتر اور باعمل ہونا چاہیے۔'' امامت ایک خاص قسم کی سیادت ہے۔ امام کے اخلاق کا اثر جماعت پر اسی طرح ہوتا ہے جس طرح استاد، پیشوا اور حاکمِ وقت کا ہوتا ہے، اس لیے امام کے انتخاب میں اس مقصد کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ بے عمل، بدعمل اور خسیس الطبع امام کے اثرات جماعت پر لازماً ہوں گے۔



[1] اس سے مراد اگر مسنون عبادات کے اجتماعی مواقع ہیں تو یہ بات درست ہے۔ اور اگر مراد آج کی محافلِ ذکر ہیں جہاں مل کر اونچی آواز سے مخصوص کیفیت میں ذکر کیا جاتا ہے تو اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدعت تک کہہ کر ممنوع اور مذموم قرار دیا ہے۔ (شاہد رفیق)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

٩٨٧۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [البخاري: ٦٤٥، مسلم: ٦٥٠]

987۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''با جماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس درجہ افضل ہوتی ہے۔'' (بخاری، مسلم)

٩٨٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ. [البخاري: ٦٤٤، مسلم: ٦٥١]

988۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی قسم! میری جان جس کے قبضے میں ہے، میں نے قصد کیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور کسی آدمی کو نماز پڑھانے کی اجازت دوں۔ پھر ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں۔'' ایک روایت میں ہے: ''جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے گھر جلا دوں، مجھے اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کسی کو یقین ہو کہ اسے (مسجد میں) ایک موٹی ہڈی یا عمدہ قسم کے دو پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہو۔'' (بخاری، مسلم)

٩٨٩۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ، فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَجِبْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٥٣]

989۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور کہا: میرے پاس کوئی آدمی نہیں، جو میری مسجد کی طرف راہنمائی کرے، اس نے آنحضرت ﷺ سے

اجازت طلب کی کہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکے، حضرت نے اسے اجازت دے دی، جب واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''کیا تم اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: ''اسے قبول کرو۔'' (تمھیں مسجد میں آنا چاہیے)۔ (مسلم)

٩٩٠۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّهُ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٣٢، صحيح مسلم: ٦٩٧]

990۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انھوں نے ایک رات جب کہ بہت زیادہ ہوا اور ٹھنڈک تھی، اذان کہی، پھر فرمایا: ''أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.'' خبردار! اپنے ڈیروں میں نماز پڑھو۔ پھر فرمایا: جب رات کو سردی اور بارش ہوتی، آنحضرت ﷺ موذن کو حکم فرماتے تھے، وہ اذان میں ''أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ'' کہتا۔ (بخاری، مسلم)

٩٩١۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٧٣، صحيح مسلم: ٥٥٩]

991۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا چن دیا جائے اور نماز قائم کر دی جائے تو پہلے کھانا کھاؤ اور جلدی نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے کھانا رکھا جاتا اور نماز شروع ہو جاتی تو وہ نماز میں شامل نہ ہوتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہوتے اور وہ امام کی آواز سن رہے ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

٩٩٢۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح مسلم: ٥٦٠]

992۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا موجود ہو تو نماز نہیں ہوگی اور نہ جب کہ پیشاب اور پاخانہ اسے روک رہے ہوں۔'' (مسلم)

٩٩٣۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧١٠]

993۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز قائم ہو جائے تو فرضی نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہوتی۔'' (مسلم)

٩٩٤۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعَنَّهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٢٣٨، صحيح مسلم: ٤٤٢]

994۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کسی کی بیوی مسجد جانے کے لیے اجازت چاہے تو اسے مت روکو۔'' (بخاری، مسلم)

٩٩٥۔ (صحيح) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٤٣]

995۔ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے ہم کو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔'' (مسلم)

٩٩٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٤٤]

996۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت خوشبو لگائے، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں نہ آئے۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

٩٩٧۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٦٧]

997۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو مسجد سے نہ روکو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔'' (ابوداود)

٩٩٨۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ

الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٥٧٠]

998- ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عورت کی نماز گھر میں صحن کی نماز سے افضل ہے اور کمرے میں نماز کھلے مکان سے بہتر ہے۔'' (ابو داود)

٩٩٩۔ (حسن لغيره) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٤١٧٤] وَرَوَى أَحْمَدُ [٧٣٥٦] وَالنَّسَائِيُّ [٥١٢٧] نَحْوَهُ.

999- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے محبوب ابو القاسم ﷺ سے سنا: ''جو عورت مسجد کے لیے خوشبو لگائے، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ جنابت کی طرح غسل کرے۔'' (ابو داود، احمد، نسائی)

١٠٠٠۔ (حسن) وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا». يَعْنِيْ زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٧٨٦]، وَلِأَبِيْ دَاوُد [٤١٧٣] وَالنَّسَائِيِّ [٥١٢٦] نَحْوَهُ.

1000- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ہر آنکھ زنا کار ہے اور جو عورت عطر لگا کر مجلس میں گزرے، وہ ایسی ایسی ہے۔'' یعنی زنا کار ہے۔ (ترمذی، ابو داود، نسائی)

١٠٠١۔ (حسن لغيره) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتَهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٥٥٤] وَالنَّسَائِيُّ [٨٤٣]

1001- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ﷺ نے ہم کو ایک دن صبح کی نماز پڑھائی،

سلام کے بعد دریافت فرمایا: ''کیا فلاں فلاں موجود ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت نے فرمایا: ''یہ دونوں نمازیں اہلِ نفاق پر بہت بھاری ہیں، اگر تم ان کے اجر کو جان لو تو گھٹنوں کے بل چل کر آؤ۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے، اگر تم اس کی فضیلت کو سمجھ لو تو اس کے لیے جلدی کرو، ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے افضل ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک کے ساتھ نماز سے بہتر ہے اور جس قدر آدمی زیادہ ہوں، اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔'' (ابوداود، نسائی)

١٠٠٢۔ (**حسن صحيح**) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢١٧١٠] وَأَبُو دَاوُد [٥٤٧] وَالنَّسَائِيُّ [٧٤٧]

1002- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جہاں کہیں گاؤں یا جنگل میں تین آدمی موجود ہوں اور وہاں باجماعت نماز قائم نہ کی جائے، شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے۔ تم جماعت کا التزام کرو، کیونکہ بھیڑیا علاحدہ ہونے والی بھیڑوں کو کھا جاتا ہے۔'' (احمد، ابوداود، نسائی)

١٠٠٣۔ (**ضعيف**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ» قَالُوا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: «خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٥١] وَالدَّارَقُطْنِيُّ [١٥٥٧]

1003- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو آدمی اذان سنے اور اسے نماز میں حاضر ہونے سے کوئی عذر نہ ہو۔'' لوگوں نے پوچھا: حضرت! عذر کیا ہے؟ فرمایا: ''خوف یا بیماری، اس کی نماز قابلِ قبول نہیں ہوگی۔'' (ابوداود، دارقطنی)

١٠٠٤۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٤٢]، وَرَوَى مَالِكٌ [٥٥٠] وَأَبُو دَاوُدَ [٨٨] وَالنَّسَائِيُّ [٨٥٢] نَحْوَهُ.

1004- عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے آنحضرت ﷺ کو سنا، فرماتے تھے: ''جب نماز قائم کی جائے اور بیت الخلاء کی ضرورت محسوس کرو تو پہلے پاخانہ سے فراغت حاصل کرو۔'' (ترمذی، مالک، ابوداود)

١٠٠٥۔ (**ضعيف**) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٩٠] وَلِلتِّرْمِذِيِّ [٣٥٧] نَحْوَهُ.

1005- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تین باتیں ہیں جو کسی کے لیے حلال نہیں: ① کوئی امام صرف اپنے لیے دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو اس نے ان سے خیانت کی، ② کسی گھر میں ان کی اجازت کے بغیر نہ جھانکے، اگر وہ ایسا کرے تو اس نے خیانت کی، ③ اگر پاخانہ کی حاجت محسوس ہو تو اسے روک کر نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ اس سے ہلکا ہو جائے۔'' (ابو داود، ترمذی)

١٠٠٦۔ (**ضعيف**) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهِ». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٨٠٠]

1006- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کھانے وغیرہ کے لیے نماز کو مؤخر نہ کرو۔'' (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٠٠٧۔ (**صحيح**) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ؛ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ

رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٢٦٧، ٢٥٧]

1007- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، نماز سے صرف وہی منافق پیچھے رہتے تھے جو نفاق میں مشہور تھے، یا بیمار۔ اور بسا اوقات بیمار دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز میں شریک ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں دکھائیں اور ہدایت کے راہوں میں سے یہ بھی ہے کہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو، اس میں با جماعت نماز پڑھی جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جسے پسند ہو کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہو کر ملے، وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے، جب بھی ان کے لیے بلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لیے ہدایت کی راہیں مقرر فرمائیں اور یہ بھی ہدایت کی راہوں میں سے ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھنے لگو، جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والے اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ و گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے نماز کے ارادے سے ان مسجدوں کی طرف آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں، ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں۔ میں نے وہ زمانہ دیکھا کہ نماز سے پیچھے صرف وہی آدمی رہتا تھا جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا۔ اور ایسا ہوتا کہ ایک آدمی دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد میں آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ (مسلم)

١٠٠٨- (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحْرِقُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٨٧٩٦]

1008- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں: ''اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو عشاء کی نماز قائم کرنے کے بعد اپنے نوجوانوں کو حکم کرتا کہ وہ ان گھروں کو آگ سے جلا دیں جہاں سے لوگ جماعت میں شامل نہیں ہوتے۔ (احمد)

١٠٠٩- (**حسن لغيره**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٠٩٣٤]

1009- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو نماز ادا کیے بغیر مسجد سے نہ نکلو۔“ (احمد)

١٠١٠۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٢٥٩]

1010- ابو الشعثاء فرماتے ہیں: ایک آدمی اذان کے بعد مسجد سے نکلا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے۔ (مسلم)

١٠١١۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ، وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ، فَهُوَ مُنَافِقٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [٧٣٤]

1011- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسجد میں اذان سن لے، پھر بلاضرورت مسجد سے چلا جائے اور اس کا خیال واپس آنے کا نہ ہو، وہ منافق ہے۔“ (ابن ماجہ)

١٠١٢۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [١٥٥٥]

1012- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی اذان سن کر اسے قبول نہ کرے، اس کی نماز نہیں ہوگی بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو۔“ (دارقطنی)

١٠١٣۔ (صحيح لغيره) وَعَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَحَيَّ هَلًا». وَلَمْ يُرَخِّصْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٥٥٣] وَالنَّسَائِيُّ [٨٥١]

1013- عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مدینہ میں درندے اور زہریلے جانور بہت ہیں اور میں نابینا ہوں، کیا مجھے اجازت ہے (میں گھر پر نماز ادا کروں)؟ فرمایا: ”کیا تم ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ یعنی نماز کے لیے آؤ، کامیابی کے لیے آؤ۔

کی آواز سنتے ہو؟'' فرمایا: ہاں۔ فرمایا: ''تمھیں آنا چاہیے۔'' اور اسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ (ابو داود، نسائی)

١٠١٤۔ (**صحيح**) وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٦٥٠]

1014- ام درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابو درداء رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور وہ ناراض معلوم ہوتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ رنجیدہ کیوں ہیں؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ کی امت کی کوئی بات باجماعت نماز کے سوا باقی نہیں رہی۔ (بخاری)

١٠١٥۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَإِنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى السُّوقِ، وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوقِ، فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ، فَقَالَ لَهَا: لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ [٤٣٢]

1015- ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے اور سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سلیمان کی والدہ شفاء کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انھوں نے فرمایا: وہ رات نماز پڑھتے رہے، صبح انھیں نیند آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز میں باجماعت حاضر ہونا رات کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔ (مالک)

١٠١٦۔ (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [٩٧٢]

1016- ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''دو اور دو سے زیادہ جماعت ہیں۔'' (ابن ماجہ)

١٠١٧۔ (**صحيح**) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ». فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ أَنْتَ: لَنَمْنَعُهُنَّ. وَفِي رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٤٢]

1017- بلال بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عورتیں اگر اجازت چاہیں تو ان کو مساجد کے حصہ سے مت روکو۔'' بلال نے کہا: ہم تو ضرور روکیں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ذکر کرتا ہوں، تم کہتے ہو ہم روکیں گے۔ سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال کی طرف توجہ فرما کر ان کو سخت، سست کہا۔ میں نے کبھی نہیں سنا انھوں نے اس طرح کسی کو سخت، سست کہا ہو اور فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں، تم حلفاً کہتے ہو کہ ہم انھیں روکیں گے۔ (مسلم)

۱۰۱۸۔ (صحیح) وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ». فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢/ ٣٦]

1018- مجاہد رحمہ اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنی بیوی کو مسجد سے نہ روکے۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک لڑکے نے کہا: ہم ضرور روکیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو۔ حضرت عبداللہ نے اپنے اس لڑکے سے مدۃ العمر قطع کلام فرما دیا۔ (احمد)



بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ
صفیں درست کرنے کا بیان

اسلام نے فرض عبادات میں اجتماعیت کو خاص اہمیت دی ہے، اس میں اظہار اور مجاہرت کو بھی ناپسند نہیں فرمایا، بلکہ مجاہرت اور اظہار کو ریاء تصور نہیں فرمایا اور اجتماع میں اگر نظم نہ تو اس کی افادی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ صفوں کی درستی سے اجتماع میں نظم نمایاں ہو سکتا ہے۔ نماز کے وظائف کی تکمیل کے لیے بھی صف بندی بے حد مؤثر ہو سکتی ہے۔ دل کے کوائف میں بھی اس سے ترقی ہوتی ہے۔ نظم کے بعد شور وشغب کا امکان بہت کم ہوتا ہے، اس لیے اذکار، نماز، تسبیح، تہلیل، تحمید وتکبیر سے دل پورا حظ حاصل کر سکتا ہے۔ صف بندی سے اجتماع میں ویسے بھی خوبصورتی نمایاں ہوتی ہے، اس لیے آنحضرت ﷺ صفوں کی اصلاح کے لیے پوری کوشش فرماتے تھے، جب تک صفیں درست نہ ہو جاتیں نماز شروع نہ فرماتے، بلکہ ارشاد فرماتے:

«أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ» ''تمھاری صفیں ملائکہ کی طرح ہونی چاہییں۔''

گویا ادب کے لحاظ سے جماعت کی یہ حاضری ایک بادشاہ کے سامنے حاضری کی طرح ہے، جس میں مجلس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔ نہ صف میں نمایاں شگاف ہو، نہ ہی اس میں ٹیڑھا پن ظاہر ہوتا ہو۔ نیز فرمایا:

«لِيَلِيَنِي مِنكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهى»

''میرے قریب سمجھ دار اور فہمیدہ آدمیوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔''

تاکہ نماز کے آداب کو پوری طرح سیکھ سکیں، اگر امام بھول جائے تو اسے بر وقت متوجہ کر سکیں تاکہ اجتماع میں کوئی ایسی غلطی نہ ہونے پائے، جس سے آئندہ کے لیے مغالطہ کی راہ کھل جائے۔

نماز میں حرکت کرنا ناپسندیدہ فعل ہے، لیکن اگر صف بندی کے لیے ملنے کی ضرورت ہو تو اس

نقل وحرکت کو اجر وثواب کا موجب سمجھا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اجتماعیت کا پورا پورا احترام کیا جائے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جائے، باہم مل کر کھڑے ہونا مستحسن ہے۔ صحابہ کوشش فرماتے کہ پاؤں سے پاؤں، کندھے سے کندھا، پنڈلی سے پنڈلی مل جائے، یعنی جس قدر ممکن ہو سکے، صف ملی ہوئی ہونی چاہیے، سیدھی اور درست ہونی چاہیے، ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہونا چاہیے اور پاؤں ملانے سے چڑنا نہیں چاہیے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

۱۰۱۹۔ (صحیح) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ، حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: «عِبَادَ اللَّهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٣٦]

1019- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح برابر فرمایا کرتے کہ ان کی سیدھ سے تیر سیدھا کیا جا سکے، یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے سمجھ لیا کہ ہم صفیں درست کرنا آپ سے سیکھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن حضرت ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ تکبیر کہنے ہی والے تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی کی چھاتی صف سے باہر بڑھی ہوئی ہے۔ حضرت نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! صفوں کو برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔'' (مسلم)

۱۰۲۰۔ (صحیح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧١٩]. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «أَتِمُّوا الصُّفُوف. فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». [صحيح البخاري: ٧١٨، صحيح مسلم: ٤٣٤]

1020- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوگئی تو آنحضرت ﷺ نے ہماری طرف توجہ کر کے فرمایا: ''صفوں کو سیدھا کرو اور مل جاؤ، کیونکہ میں تمھیں پیچھے سے دیکھ رہا ہوں۔'' (بخاری)۔ صحیحین میں ہے: ''صفوں کو مکمل کرو، میں تمھیں پسِ پشت بھی دیکھتا ہوں۔''

۱۰۲۱۔ (صحیح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ». [صحيح البخاري: ٧٢٣، صحيح مسلم: ٤٣٣]

1021- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''صفیں برابر کرو، صفوں کی درستی نماز کی درستی میں شامل ہے۔'' (بخاری، مسلم) صحیح مسلم میں ہے کہ اس سے نماز تمام ہوتی ہے۔

۱۰۲۲۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافاً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٣٠]

1022- ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ اور اختلاف مت کرو، ورنہ تمھارے دل مختلف ہو جائیں گے۔تم سے سمجھدار اور عقلمند لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہیے، پھر جو ان سے ملتے جلتے ہوں، پھر جو ان سے ملتے جلتے ہوں۔'' ابومسعود نے فرمایا: تم لوگوں میں آج اختلاف بہت زیادہ ہے۔ (مسلم)

۱۰۲۳۔ (صحیح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثَلَاثًا، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٣٢]

1023- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم سے دانشمند اور سمجھدار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں، پھر جو لوگ ان سے ملتے جلتے ہوں۔ (یہ فقرہ) تین دفعہ فرمایا اور بازاروں کے شور سے بچو۔'' (مسلم)

۱۰۲۴۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا وَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٣٨]

1024- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ (نماز کے وقت) پچھلی صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔فرمایا: ''آگے آؤ اور میری اقتدا کرو اور تم سے پچھلے لوگ تمھاری اقتدا کریں۔ اور قومیں پیچھے ہٹتی رہیں گی، یہاں تک کہ اللہ انھیں موخر کر دے۔'' (مسلم)

۱۰۲۵۔ (صحیح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ: «مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ؟» ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ

رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٣٠]

1025- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم حلقے بنائے ہوئے تھے۔ حضرت نے فرمایا: ''میں تمھیں گروہ گروہ دیکھ رہا ہوں۔'' پھر تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تم فرشتوں کی طرح صفیں نہیں بناتے، جس طرح وہ اللہ کے حضور میں صفیں بناتے ہیں؟'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: ''صفوں کو علی الترتیب پہلی دوسری کو پورا کرتے ہیں اور مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (مسلم)

١٠٢٦. (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٤٠]

1026- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کی صفوں میں پہلی سب سے افضل ہے اور آخری سب سے بری ہے، اور عورتوں کی صفوں میں پہلی سب سے بری ہے اور آخری سب سے بہتر۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٠٢٧. (**صحيح**) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٦٦٧]

1027- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اپنی صفوں کو خوب ملاؤ، انھیں قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو برابر رکھو۔ مجھے اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں شیطان کو دیکھتا ہوں، وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں میں داخل ہوتا ہے۔'' (ابوداود)

١٠٢٨. (**صحيح**) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٧١]

1028- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے پہلی صف کو پورا

کرو۔ پھر جو اس کے متصل ہے اور جو نقص یا کمی ہو، وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔" (ابوداود)

۱۰۲۹۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٤٣، ٦٦٣]

1029- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں پر بالترتیب صلات بھیجتے ہیں، پہلی پر، پھر اس سے ملنے والی پر، اور وہ قدم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے جو صف ملانے کے لیے اٹھایا جائے۔" (ابوداود)

۱۰۳۰۔ (شاذ) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٦٧٦]

1030- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: "اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب پر رحمت بھیجتے ہیں۔" (ابوداود)

۱۰۳۱۔ (صحیح) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٦٥]

1031- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آنحضرت ﷺ ہماری صفوں کو درست فرمایا کرتے، جب ہم برابر ہو جاتے تو حضرت تکبیر کہتے۔ (ابوداود)

۱۰۳۲۔ (ضعیف) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ: «اِعْتَدِلُوا، سَوُّوا صُفُوفَكُمْ». وَعَنْ يَسَارِهِ: «اِعْتَدِلُوا، سَوُّوا صُفُوفَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٧٠]

1032- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ دائیں اور بائیں طرف فرماتے: "صفیں درست کرو اور برابر ہو جاؤ۔" (ابوداود)

۱۰۳۳۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٧٢]

1033- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تم سے وہ لوگ بہتر ہیں جن کے کندھے نماز میں نرم ہوں۔" (ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۰۳۴۔ (صحیح) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اِسْتَوُوا، اِسْتَوُوا، اسْتَوُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُم مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُم مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٦٦]

1034- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ۔ مجھے اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں تمھیں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے دیکھتا ہوں۔'' (ابوداود)

۱۰۳۵۔ (حسن لغيره) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰه! وعلى الثَّانِي؟ قَالَ: «وعلى الثَّانِي» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ، وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ» يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٢٢٦٣]

1035- ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' لوگوں نے کہا: اور دوسری صف پر؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: اور دوسری صف پر؟ حضرت نے فرمایا: ''اور دوسری صف پر۔ اور حضرت نے فرمایا: ''صفوں کو درست کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شگاف بند کرو۔ شیطان بکری کے بچے کی طرح تم میں گھس جاتا ہے۔ (احمد)

۱۰۳۶۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٦٦]، وَرَوَى النَّسَائِيُّ [٨١٩] مِنْهُ قَوْلَهُ: «وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا». إِلَى آخِرِهِ.

1036- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صفوں کو درست کرو اور کندھے برابر کرو اور شگاف بند کرو اور بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے شگاف مت چھوڑو، جو صف کو جوڑے گا، اللہ اسے جوڑے گا، جو اسے توڑے گا، اللہ تعالیٰ اسے توڑے گا۔“ (ابو داود) نسائی نے «مَنْ وَصَلَ صَفًّا» سے آخر تک روایت کی ہے۔

۱۰۳۷۔ (**ضعیف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «تَوَسَّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٦٨١]

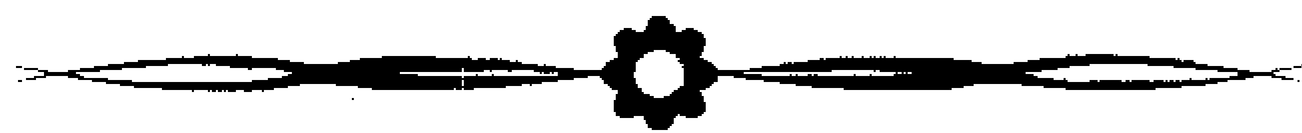
1037- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور شگاف بند کرو۔“ (ابو داود)

۱۰۳۸۔ (**صحيح لغيره وما تحته خط فمنكر**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٧٩]

1038- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ پہلی صف سے ہمیشہ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں آگ میں ڈال دے گا۔“ (ابو داود)

۱۰۳۹۔ (**صحيح لغيره**) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٨٠٠٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٣٠] وَأَبُو دَاوُدَ [٦٨٢] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

1039- وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، حضرت نے اسے حکم کیا کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ (ابو داود، ترمذی) اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔



بَابُ الْمَوْقِفِ

امام کے پیچھے کھڑا ہونے کی جگہ

نماز کے وظائف اور اذکار کی ذمہ داری امام اور مقتدیوں پر برابر ہے۔ تکبیرات، ادعیہ، تشہد جس طرح مقتدی ادا کرتا ہے، امام بھی ادا کرتا ہے۔ قراءت کے متعلق صحیح مسلک یہی ہے کہ نہ امام مقتدی کا بوجھ اٹھائے گا، نہ مقتدی امام کا، البتہ ارکان کے ادا کرنے میں امام کی پیروی ضروری ہے۔ رکوع، سجود غرض نماز کا کوئی کام بھی مقتدی امام سے پہلے نہیں کر سکتا، اس لیے ضروری ہے کہ امام آگے ہو اور مقتدی پیچھے تا کہ وہ امام کو دیکھے اور اس کی اتباع کرے۔ مقتدی دو یا دو سے زیادہ ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ مقتدی اکیلا ہو تو امام بائیں جانب کھڑا ہو گا۔ عورتیں اگر جماعت کرائیں اور امام عورت ہو تو امام صف کے درمیان کھڑا ہو گا۔ آگے بڑھ کر نہیں کھڑا ہو گا۔ مرد اور عورتیں اگر دونوں نماز میں شریک ہوں تو عورتیں کسی صورت میں بھی مردوں کے ساتھ مل کر ایک صف میں کھڑی نہیں ہوں گی۔ مرد کو اکیلا کھڑا ہونا نہیں چاہیے، لیکن عورت اگر ایک ہی ہو تو اکیلی کھڑی ہو جائے۔ امام کو بلا ضرورت بہت اونچی جگہ پر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں مردوں کی صفیں سب سے پہلے ہوتیں۔ پھر بچے کھڑے ہوتے، پھر عورتیں۔ امام کے پیچھے اور قریب اہلِ علم اور دانش مند لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے جو نماز کے آداب اور مسائل کو سمجھتے ہوں اور امام کو اس کی غلطی پر مطلع کر سکتے ہوں۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٠٤٠۔ (صحيح) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ فَعَدَلَنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [البخاري: ٦٩٩، ٦٣١٦، مسلم: ٧٦٣]

1040- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا۔ آنحضرت ﷺ رات نماز میں کھڑے ہوئے۔ میں آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پیچھے کی طرف سے میرا ہاتھ پکڑ کر دائیں جانب مجھے اپنے برابر کھڑا کر دیا۔ (بخاری، مسلم)

١٠٤١۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٣٠١٠]

1041- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ پھر جبار بن صخر آئے اور آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہٹا دیا اور پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

١٠٤٢۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٥٨]

1042- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں اور ایک یتیم نے ہمارے گھر میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم اکیلی ہمارے پیچھے تھی۔ (مسلم)

١٠٤٣۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ، قَالَ: فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٦٠]

1043- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے مجھے، میری والدہ اور خالہ کو نماز پڑھائی، مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور عورتوں کو ہمارے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

١٠٤٤۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٧٨٣]

1044- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مسجد پہنچے اور آنحضرت ﷺ رکوع میں تھے، آپ ﷺ نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کیا اور چل کر صف میں مل گئے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمھارے شوق کو زیادہ کرے، آیندہ ایسا نہ کرنا۔'' (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٠٤٥۔ (ضعيف) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٣٣]

1045- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا: ''جب ہم تین آدمی ہوں، ہم میں سے ایک امام بنے۔'' (ترمذی)

١٠٤٦۔ (ضعيف بهذا السياق) وَعَنْ عَمَّارٍ رضي الله عنه أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ، فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ، فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ» أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذَلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٩٨]

1046- حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے مدائن میں نماز پڑھائی، خود دکان پر کھڑے ہوئے اور لوگ بہت نیچے تھے۔ حذیفہ نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ پکڑ لیے اور عمار ان کے پیچھے ہوئے۔ حذیفہ نے انھیں نیچے اتار دیا۔ جب عمار رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے آنحضرت ﷺ سے نہیں سنا۔ جب انسان کسی قوم کو نماز پڑھائے تو ان سے اونچا کھڑا نہ ہو، یا اس طرح کچھ اور فرمایا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لیے میں تمھارے پیچھے ہو لیا تھا، جب تم نے

میرے ہاتھ پکڑے تھے۔ (ابوداود)

١٠٤٧۔ (صحيح) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سُئِلَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ، وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ. هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩١٧]

1047- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، آنحضرت ﷺ کا منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ فرمایا: وہ مقامِ غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا۔ فلاں عورت کے غلام نے اسے آنحضرت ﷺ کے لیے بنایا تھا، جب منبر بنا کر رکھا گیا تو آنحضرت ﷺ قبلہ رخ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور لوگ ان کے پیچھے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے قراءت پڑھی، رکوع کیا اور پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پچھلی طرف لوٹے اور زمین پر سجدہ فرمایا۔ پھر منبر پر کھڑے ہو کر قراءت پڑھی، رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا، پھر نیچے اتر کر زمین پر سجدہ فرمایا۔ یہ بخاری کے لفظ ہیں۔ بخاری اور مسلم میں بھی اسی طرح ہے اور آخر میں فرمایا: ''اے لوگو! میں نے اس طرح اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز جان لو۔''

١٠٤٨۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٢٦]

1048- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی، لوگ حجرہ کے پیچھے آپ کی اقتدا کرتے تھے۔ (ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

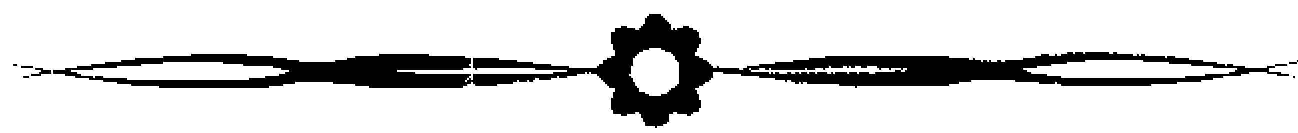
١٠٤٩۔ (ضعيف) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ، وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ، ثُمَّ صَلَّى

بِهِمْ، فَذَكَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا صَلَاةُ. قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَالَ: «أُمَّتِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٦٧٧]

1049- ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں آنحضرت ﷺ کی نماز نہ بتاؤں؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ نے نماز قائم فرمائی، پہلے مردوں نے صفیں بنائیں، اس کے بعد لڑکوں نے صفیں بنائیں۔ پھر ان کو نماز پڑھائی (اور ابو مالک نے) آنحضرت ﷺ کی نماز کا ذکر فرمایا۔ عبدالاعلی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی نماز اسی طرح ہے۔'' (ابوداود)

١٠٥٠- (**صحيح**) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي، فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي. فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: يَا فَتَى! لَا يَسُوءُكَ اللَّهُ، إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ -ثَلَاثًا- ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا. قُلْتُ: يَا أَبَا يَعْقُوبَ! مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعُقَدِ؟ قَالَ: الْأُمَرَاءُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٨٠٨]

1050- قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی وقت مسجد میں پہلی صف میں تھا، مجھے کسی آدمی نے پیچھے سے کھینچ لیا، مجھے ایک طرف کر کے میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ مجھے (غصے) سے نماز کی بھی ہوش نہ رہی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، فرمانے لگے: اے نوجوان! تمھیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ تکلیف سے بچائے۔ آنحضرت ﷺ کا ہم سے عہد تھا کہ ہم آپ ﷺ سے قریب کھڑے ہوں۔ پھر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! امراء (والی) ہلاک ہو گئے اور مجھے ان کی ہلاکت کا افسوس نہیں (ان کو تو تباہ ہونا تھا) افسوس اس پر ہے انھوں نے دوسرے لوگوں کو برباد کر دیا۔ میں نے عرض کی: اہلِ عقد سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: امراء، یعنی والی اور بادشاہ۔ (نسائی)



بَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کا بیان

اسلام میں امام کا لفظ دو معنی میں استعمال ہوتا ہے: بادشاہ جو ملک کا نظام کتاب وسنت کی روشنی میں کرے اور غیر منصوص امور میں اس حکومت کی بنیاد ﴿ أَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ﴾ [الشوریٰ: ۳۸] ''مسلمانوں کے کام مشورہ سے ہوتے ہیں۔'' کے اصول پر ہوں۔ آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا گیا ہے: ﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ﴾ [آل عمران: ۱۵۹] ''آپ اپنے ساتھیوں سے مشورہ فرمایا کریں۔'' اس کو امامتِ کبریٰ امارت یا خلافت کے نام سے تعبیر فرمایا گیا۔ اس کا تذکرہ کتاب کے دوسرے مقام میں آئے گا۔ دوم: امامِ نماز اس باب میں نماز کی امامت، اس کے احکام اور آداب بیان کرنا مطلوب ہے:

1. امامت اعزازی عہدہ ہے۔ امام کے اخلاق اور عادات کا اثر اس کے اتباع پر ہونا قدرتی ہے۔ انسان فطرتاً اس آدمی کی اقتدا کرتا ہے جسے وہ بہتر سمجھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: «اِجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ.» (ابو داود) ''اپنے امام اچھے لوگوں کو بناؤ۔'' پسندیدہ یہی ہے کہ امام بلا معاوضہ کام کرے، عوام اس کے عمل کو بیع یا اجارہ کی نظر سے نہ دیکھیں، لیکن اجرت حرام نہیں ہے۔
2. امام مقرر کرتے وقت مندرجہ ذیل خوبیوں کا خیال رکھنا چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو ان کی بنا پر ترجیح دینا چاہیے: ① امام قرآنِ مجید کا عالم ہو۔ ② سنت کا پابند ہو اور سنت کو سمجھتا ہو۔ ③ جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ ④ جو معمر ہو۔
3. امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے، اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے، جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ بیمار، حاجت مند اور کمزور کا خیال رکھنا چاہیے، لیکن رکوع، سجود کی تکمیل میں کسی کا لحاظ نہ کرے۔ اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر پسند کرے لمبی پڑھے۔
4. دوسرا آدمی امام کی جگہ اس کی اجازت کے بغیر نماز نہ پڑھائے۔
5. ① نماز کے وقت کا لحاظ رکھنا۔ ② صفیں درست کرانا۔ ③ آدابِ مسجد کا خیال رکھنا، مقتدیوں

کو نماز کے متعلق ہدایات دیتے رہنا امام کی ذمہ داری ہے۔ احادیث میں لفظ قاری آیا ہے۔ بعض میں «أقرأکم» کا لفظ آیا ہے، اس سے تجوید مراد نہیں معلوم ہوتی، قرآنِ عزیز کا علم اور سنت سے محبت اور تعارف مراد ہے۔ خالص عرب کو فنِ تجوید کی ضرورت نہیں، تجوید اس کے لہجے میں ہوتی ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۱۰۵۱۔ (**صحيح**) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ؛ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٧٣]. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ»

1051- ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''امام اس کو مقرر کیا جائے جو اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہو، اگر اس میں برابر ہوں تو جو سنت کا زیادہ ماہر ہو، اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو آدمی معمر ہو۔ کوئی آدمی کسی کی حکومت میں امامت نہ کرے اور اس کے گھر میں اس کی نشست گاہ میں اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔'' (مسلم) مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ دوسرے کے گھر میں اس کی امامت نہ کرے۔

۱۰۵۲۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٧٢]، وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ.

1052- ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی ہوں تو ایک ان سے امامت کرائے، جو اچھا قرآن مجید پڑھ سکے، وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔'' (مسلم) مالک بن حویرث کی حدیث کا ذکر ''باب فضل الاذان'' کے بعد والے بلاعنوان باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي ... دوسری فصل

۱۰۵۳۔ (**ضعيف**) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٩٠]

1053- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اذان تم میں سے اچھا

آدمی کہے اور امامت کا فرض قاری ادا کرے۔'' (ابو داود)

١٠٥٤۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا، قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ: فَقُلْنَا لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ. قَالَ لَنَا: قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ، وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٦٩٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٥٦] وَالنَّسَائِيُّ [٧٨٧] إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ ﷺ.

1054۔ ابو عطیہ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس نماز گاہ میں تشریف لاتے، باتیں کرتے، ایک دن نماز کا وقت ہو گیا۔ ہم نے ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نماز پڑھائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی اپنے آدمی کو آگے کرو، وہ تمھیں نماز پڑھائے، میں عنقریب ایک حدیث سناؤں گا کہ میں کیوں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا: ''جو شخص کسی قوم کے پاس بطور زائر جائے، ان کی امامت نہ کرے، ان کی امامت انھیں میں سے کوئی آدمی کرائے۔'' (ابو داود، ترمذی، نسائی) امام نسائی نے صرف آنحضرت ﷺ کی حدیث پر اختصار فرمایا، ابو عطیہ کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔

١٠٥٥۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٩٥]

1055۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا، وہ نابینا تھے اور لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ (ابو داود)

١٠٥٦۔ (حسن) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٦٠] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

1056۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی نماز کانوں سے اوپر نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی): ① بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ جائے، ② عورت جس کا خاوند رات اس پر ناراض ہو کر گزارے، ③ امام جس پر قوم ناراض ہو۔ (ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے)۔

١٠٥٧۔ (**ضعیف**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا۔ وَالدِّبَارُ: أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ۔ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٩٣] وَابْنُ مَاجَه [٩٧٠]

1057- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: ① جس امام پر قوم ناراض ہو، ② جو آدمی وقت گزرنے کے بعد نماز پڑھے، ③ جو آدمی آزاد کو غلام بنائے۔“ (احمد، ابو داود، ابن ماجہ)

١٠٥٨۔ (**ضعیف**) وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٧١٣٧] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٨١] وَابْنُ مَاجَه [٩٨٢]

1058- سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا نے کہا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”تدافع (امامت کو ایک دوسرے پر ڈالنے کی کوشش کرنا) قیامت کی نشانی ہے۔ اہلِ مسجد کو امام نہیں ملے گا جو ان کو نماز پڑھائے۔“ (احمد، ابو داود، ابن ماجہ)

١٠٥٩۔ (**ضعیف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٥٣٣]

1059- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”تم پر جہاد ہر امام کے ساتھ فرض ہے، وہ نیک ہو یا فاجر گو کبائر کا مرتکب ہو۔ ہر نیک اور فاجر کے پیچھے نماز درست ہے، گو کبیرے گناہوں کا ارتکاب کرے، نیک اور گناہ گار مسلمان ک نماز جنازہ واجب ہے، گو اس سے کبائر ہی کیوں صادر نہ ہوں۔“ (ابو داود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٠٦٠۔ (**صحیح**) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ، يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ

أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذَا. فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ، فَكَأَنَّمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: اُتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، فَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا» فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟! فَاشْتَرَوْا، فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٤٣٠٢]

1060- عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارا ڈیرہ لوگوں کی شاہراہ پر تھا، سوار ہمارے ہاں سے گزرتے، ہم ان سے آنحضرت ﷺ اور لوگوں کے حالات کے متعلق دریافت کرتے رہتے، لوگ ہمیں بتاتے کہ حضرت کا خیال ہے کہ مجھے اللہ نے بھیجا ہے، میری طرف فلاں فلاں احکام وحی کیے گئے ہیں۔ میں یہ کلام یاد کر لیتا اور یہ میرے سینے میں پیوست ہو گئے اور عرب قبائل اپنے اسلام کے فیصلہ کے لیے فتح مکہ کا انتظار کرتے تھے، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اور ان کی قوم کو چھوڑ دیں کہ اگر حضرت غالب ہو گئے تو یہ سچے نبی ہیں، جب فتح مکہ کا واقعہ ہو گیا تو ہر قوم نے اسلام میں جلدی کی اور میرے والد اپنی قوم کے اسلام کی اطلاع لے کر جلد پہنچے، جب وہ واپس آئے تو فرمایا: واللہ! میں تمھارے پاس سچے نبی کے ہاں سے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں۔ جب نماز کا وقت آئے تو تم سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم سے قرآن زیادہ جانتا ہے، وہ تمھارا امام مقرر ہو۔'' جب ہماری قوم نے دیکھا تو مجھ سے کوئی زیادہ قرآن نہیں جانتا تھا، کیونکہ میں راہ گزر سواروں سے قرآن سیکھتا رہتا تھا۔ انھوں نے مجھے آگے کھڑا کر دیا، میری عمر اس وقت چھے یا سات سال کی تھی، مجھ پر ایک چادر تھی، جب میں سجدہ کرتا تو وہ سکڑ جاتی، ہمارے قبیلے کی ایک عورت نے کہا کہ اپنے قاری صاحب کے چوتڑ تو ڈھانپ دو تو گھر والوں

نے میرے لیے ایک قمیص بنوائی، میں کسی چیز سے اس قدر خوش نہیں ہوا جس قدر مجھے اس قمیص سے مسرت ہوئی۔ (بخاری)

١٠٦١۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْمَدِينَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَفِيهِمْ عُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٦٩٢، ٧١٧٥]

1061- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب مہاجر ابتداء میں مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کے امام سالم مولی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الاسد موجود تھے۔[1]

١٠٦٢۔ (حسن لغيره وما تحته خط فضعيف) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [٩٧١]

1062- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''تین آدمیوں کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی): ① جو آدمی کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، ② جس عورت کا خاوند رات اس پر ناراض ہو، ③ جو دو بھائی آپس میں ناخوش ہوں۔'' (ابن ماجہ)

[1] گویا افضل کے ہوتے مفضول کی اقتدا درست ہے۔

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

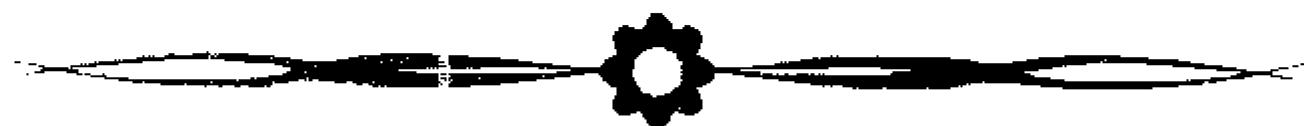
امام پر جو حقوق واجب ہیں

امام کو مقتدیوں پر شرعاً برتری اور فوقیت حاصل ہے۔ امام بہتر آدمی ہونا چاہیے، جس کا ذکر پہلے باب میں آ چکا ہے۔ اسی طرح مقتدی کے بھی کچھ حق ہیں۔ امام کے لیے ان کی بجا آوری ضروری ہے، کوئی نظام بھی یک طرفہ بالا دستی سے نہیں چل سکتا۔ زن وشو کے تعلقات میں بیوی کو حقوق دیے گئے ہیں۔ اجارہ میں مزدور کو حق دیے گئے، اسی طرح امام کے لیے ضروری ہے کہ مقتدی کا خیال رکھے:

1 امام کو اطمینان کے ساتھ اختصار سے کام لینا چاہیے، مقتدی بیمار ہو۔ حاجت مند ہو، کمزور بوڑھا ہو، امام کو نماز میں اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

بچہ روئے تو نماز میں اس کی ماں کے جذبات کا خیال رکھے، آنحضرت ﷺ بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز مختصر فرما دیتے۔

2 اگر مقتدی امام کو ناپسند کریں تو امام کو خود بخود امامت سے الگ ہو جانا چاہیے۔ بعض اوقات مقتدی بدعقیدہ ہوتے ہیں۔ وہ امام سے اس لیے ناراض ہوتے ہیں کہ انھیں برائی سے روکتا ہے۔ مشرکانہ اور بدعتی رسوم میں ان کے ساتھ شریک کیوں نہیں ہوتا، ان وجوہ سے امام کو علاحدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ تکلیف اٹھا کر بھی ان کی اصلاح کرنا چاہیے۔ انبیاء علیہم السلام پر ابتدا میں امت ناراض ہوتی ہے۔ اس کے باوجود نبی اس کی اصلاح فرماتے ہیں، چھوڑ کر نہیں چلے جاتے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١٠٦٣. (صحيح) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٠٨، صحيح مسلم: ٤٦٩]

1063- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے سوا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، جس کی نماز ہلکی بھی ہو اور کامل بھی۔ آپ ﷺ بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز میں تخفیف فرما دیتے تاکہ اس کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

١٠٦٤. (صحيح) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [صحيح البخاري: ٧٠٩، صحيح مسلم: ٤٧٠]

1064- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں اور لمبی کرنا چاہتا ہوں، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں، میں جانتا ہوں اس کی ماں کو اس کے رونے سے غم ہوتا ہے۔'' (بخاری)

١٠٦٥. (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٠٣، صحيح مسلم: ٤٦٧]

1065- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ہلکی نماز پڑھاؤ، کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے آدمی ہوتے ہیں اور جب اکیلے ہو تو جس قدر چاہو، لمبی نماز پڑھو۔'' (بخاری، مسلم)

١٠٦٦. (صحيح) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ

مِنكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٠٢، صحيح مسلم: ٤٦٦]

1066- قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ نے کہا: مجھے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے پتا دیا، ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز میں حاضر نہیں ہوتا، وہ بہت لمبی نماز پڑھتا ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ میں کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا، جتنا اس دن ناراض دیکھا۔ فرمایا: ''تم لوگوں کو نفرت دلاتے ہو، جو بھی تم سے نماز پڑھائے اسے اختصار کرنا چاہیے، کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند ہوتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم)

١٠٦٧۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٦٩٤]، وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي.

1067- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ تمھیں نماز پڑھاتے ہیں، اگر وہ درست پڑھائیں تو تمھیں اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ خطا کریں تو تمھیں اجر ملے گا اور ان پر اس کا بوجھ ہوگا۔'' (بخاری) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

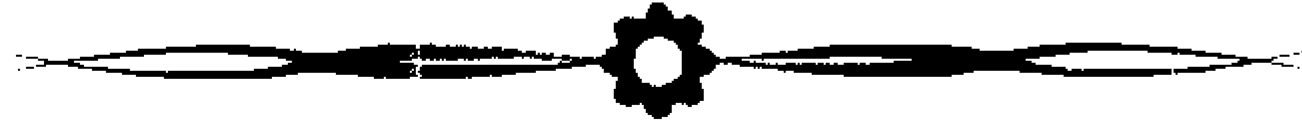
١٠٦٨۔ (صحيح) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٦٨]، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ: «أُمَّ قَوْمَكَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا. قَالَ: «ادْنُهْ». فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ: «تَحَوَّلْ». فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ: «أُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ، وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ».

1068- عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ آخری عہد فرمایا کہ جب تم کسی قوم کی امامت کرو تو نماز ہلکی پڑھو۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسی سے کہا: ''اپنی قوم کی امامت کرو۔'' میں نے عرض کی: میرے دل میں اس کے متعلق کچھ کھٹکا ہے۔ فرمایا: ''میرے قریب آ جاؤ۔'' مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے سینہ میں چھاتیوں کے درمیان رکھا۔ پھر فرمایا: ''ذرا پہلو بدل لو۔'' پھر اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر دونوں کندھوں میں رکھا۔ پھر فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ، جو کسی قوم کی امامت کرائے تو ہلکی نماز پڑھائے، ان میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں اور جب تم سے کوئی اکیلا پڑھے تو جیسے چاہے نماز پڑھے۔''

١٠٦٩۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِـ ﴿ الصّٰٓفّٰتِ ﴾. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [٨٢٦]

1069- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور سورۃ الصّٰفّٰت سے نماز پڑھاتے۔ (نسائی)



بَابُ مَا عَلَى الْمَامُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

مقتدی کے لیے متابعتِ امام کی تاکید اور مسبوق کا حکم

اسلام نے اجتماعیت کو جو اہمیت دی ہے وہ اس کی تعلیمات سے ظاہر ہے۔ جمعہ، جماعت، عید اور جنائز وغیرہ عبادات میں اجتماعیت کا پہلو نمایاں ہے۔ امام و مقتدی کے بغیر جماعت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے جس طرح امام کی ذمہ داریوں کو واضح فرمایا، مقتدی کے فرائض کی تفصیل بھی بیان فرمائی، تاکہ یہ اجتماعی نظام پوری طرح مکمل ہو جائے اور اس اجتماعیت سے جس قدر فائدہ اٹھایا جا سکے، اٹھا لیا جائے۔

مقتدی کے مختلف حالات ہوتے ہیں: ① مدرک جو اول سے آخر تک امام کے ساتھ شامل رہے، ② لاحق جو امام کے ساتھ بعد میں شامل ہو۔ اگر کسی عذر (وضو، ٹوٹنا، غشی آنا، خوف آنا) کی وجہ سے امام سے علاحدہ ہو جائے۔ پھر عذر دور ہونے کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو جائے ③ اور مسبوق، امام کچھ حصہ نماز کا پڑھ چکے، مقتدی اس کے بعد نماز میں شامل ہو، ان تمام حالات میں مقتدی پر کچھ ذمہ داریاں ہیں جنھیں پورا کرنا اس کا فرض ہے۔ مقتدی کو کسی صورت میں بھی امام سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے، بلکہ تمام ارکان میں امام کی اقتدا کرے۔

مجمع زیادہ ہو یا امام بیمار ہو، اس کی آواز ہلکی ہو تو اجازت ہے کہ کوئی مقتدی اس کی آواز پہنچائے۔ امام بیٹھ کر نماز پڑھے، مقتدی کھڑا ہو کر اس کی اقتدا کر سکتا ہے، اس میں متابعت ضروری نہیں۔

جماعت سنتِ مؤکدہ ہے، جہاں تک ہو سکے جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے، معمولی عذر سے جماعت ترک نہ کی جائے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١٠٧٠ـ (صحيح) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ». لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨١١، صحيح مسلم: ٤٧٤]

1070- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، جب آپ ﷺ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهْ." کہتے، ہم سے کوئی آدمی پشت خم نہ کرتا، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔ (بخاری، مسلم)

١٠٧١ـ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٤٢٦]

1071- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک دن نماز پڑھائی اور ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: "اے لوگو! میں تمھارا امام ہوں، مجھ سے سبقت مت کرو، نہ رکوع میں، نہ سجود میں، نہ قیام میں اور نہ لوٹنے میں، میں تمھیں سامنے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔" (مسلم)

١٠٧٢ـ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ، إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: وَلَا الضَّالِّينَ. فَقُولُوا: آمِينَ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: «وَإِذَا قَالَ: وَلَا الضَّالِّينَ». [صحيح البخاري: ٧٦٩، صحيح مسلم: ٤١٥]

1072- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "امام سے جلدی مت کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب "وَلَا الضَّالِّيْنَ." کہتے تو آمین کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهْ." کہے تو "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد." کہو۔ (بخاری، مسلم) بخاری نے "وَلَا الضَّالِّيْنَ" کا ذکر نہیں فرمایا۔

١٠٧٣ـ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ»، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: «إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ. هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلَى «أَجْمَعُونَ». وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: «فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٨٩، صحيح مسلم: ٤١١]

1073- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کسی گھوڑے سے گر گئے، حضرت کے دائیں پہلو میں خراش آ گئے۔ آپ ﷺ نے بعض نمازیں بیٹھ کر پڑھائیں، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ ﷺ لوٹے تو فرمایا: ''امام اقتدا کے لیے بنایا جاتا ہے، جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے، تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تم بھی اٹھا لو۔ جب وہ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے تو تم ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد.'' کہو، جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو۔'' حمیدی فرماتے ہیں: امام کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنے کا حکم قدیم بیماری میں تھا، اس کے بعد آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا، آنحضرت ﷺ کے افعال میں آخری فعل پر عمل کرنا چاہیے۔ (بخاری) مسلم نے ''صَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ.'' تک متفقہ طور پر ذکر فرمایا اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ فرمائے: ''امام سے اختلاف مت کرو، جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔''

١٠٧٤ـ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَن لَّا يتأَخَّرَ، فجاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَّسَار أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُّصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: يُسْمِعُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيرَ. [صحيح البخاري: ٦٨٧، صحيح مسلم: ٤١٨]

1074- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، جب آنخضرت ﷺ کا جسم بھاری ہو گیا، (بیماری کی وجہ سے) بلال رضی اللہ عنہ نماز کی اطلاع کے لیے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو بکر کو کہہ دو نماز پڑھا دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیماری کے دنوں میں نماز پڑھاتے رہے۔ ایک دن آنخضرت ﷺ کو کچھ آرام معلوم ہوا، آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائے، آنخضرت ﷺ کے پاؤں زمین پر کھنچے آ رہے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محسوس فرمایا کہ آنخضرت ﷺ آ گئے تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آنخضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ آپ نہ ہٹیں، آنخضرت ﷺ تشریف لا کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف بیٹھ گئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آنخضرت ﷺ بیٹھ کر، ابو بکر آنخضرت ﷺ کی اقتداء فرما رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر کی اقتدا کر رہے تھے۔ (بخاری، مسلم) ایک روایت میں آیا ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے تھے۔

١٠٧٥۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُّحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [صحيح البخاري: ٦٩١، صحيح مسلم: ٤٢٧]

1075- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ امام سے پہلے سر اٹھاتے ہیں، انھیں ڈرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو گدھوں کی شکل نہ بنا دے۔'' (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٠٧٦۔ (صحيح لغيره) عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ، فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٩١] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

1076- حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے نماز کے لیے آئے تو امام جس حال میں ہو اسی میں شریک ہو جائے۔'' (ترمذی) اور کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٠٧٧۔ **(حسن لغيره)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ، فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهُ شَيْئًا، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٩٣]

1077- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو سجدہ کرو، لیکن یہ رکعت شمار نہ کرو، جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اسے نماز کا ثواب ہو گیا۔'' (ابو داود)

١٠٧٨۔ **(حسن لغيره)** وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٤١]

1078- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی چالیس دن خالص اللہ کے لیے با جماعت نماز پڑھے، تکبیر تحریمہ میں شامل ہو، اس کے لیے دو چیزوں سے مخلصی لکھی جاتی ہے: آگ سے مخلصی اور نفاق سے مخلصی۔'' (ترمذی)

١٠٧٩۔ **(حسن لغيره)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا، أَعْطَاهُ اللَّهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٦٤] وَالنَّسَائِيُّ [٨٥٥]

1079- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے جائے اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے با جماعت نماز کا اجر دے گا اور ان لوگوں کے اجر سے کچھ کم نہیں ہو گا۔'' (ابو داود، نسائی)

١٠٨٠۔ **(صحيح)** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى

مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٢٠] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٧٤]

1080- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی اس پر صدقہ کرے گا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے؟'' ایک آدمی نے اس کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھ لی۔ (ترمذی، ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٠٨١۔ (صحيح) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ. فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ ﷺ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ». قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا: يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ. ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، قَالَ: «أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ» فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي بِهِ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ

الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٨٧، صحيح مسلم: ٤١٨]

1081- عبیداللہ بن عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہم نے فرمایا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، میں نے عرض کی: آپ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کا تذکرہ سنائیں۔ انھوں نے فرمایا: علالت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بوجھل ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کی: ابھی نہیں، وہ جناب کے لیے منتظر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لگن میں میرے لیے پانی رکھو۔'' ہم نے ارشاد کی تعمیل کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا۔ جب حضرت اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غشی ہو گئی، جب افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا لوگ نماز ادا کر چکے؟'' ہم نے کہا: نہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لگن میں پانی رکھو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر غسل فرمایا، جب قیام فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غشی ہو گئی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟'' ہم نے عرض کی: نہیں، وہ جناب کا انتظار کر رہے ہیں اور لوگ مسجد میں عرصہ سے عشاء کی نماز کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ملا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم مزاج تھے، آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ زیادہ مستحق ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علالت کے ایام میں نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ محسوس ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے لیے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائے، جن میں ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے) دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا، آپ پیچھے نہ ہٹیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیں۔'' انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے ہوئے نماز ادا فرمائی۔ عبیداللہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور کہا: میں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کا قصہ سناؤں، جو مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے ان

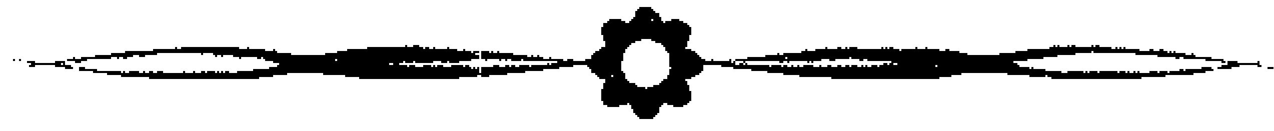
سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ساری بات بتا دی، انھوں نے کسی بات کا انکار نہ فرمایا، البتہ یہ فرمایا کہ تم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے آدمی کا نام لیا تھا، جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (بخاری، مسلم)

۱۰۸۲۔ (ضعیف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ [۲۲]

1082- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے رکوع پا لیا، اس نے رکعت پا لی اور جس کو سورت فاتحہ نہ مل سکی وہ بہت بڑی خیر سے محروم ہو گیا۔ (مالک)

۱۰۸۳۔ (ضعیف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [۳۰۶]

1083- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی اپنا سر امام سے پہلے اٹھائے یا رکھے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)



بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً مَّرَّتَیْنِ

دو دفعہ نماز ادا کرنے کا بیان

فرائض میں اجتماعیت کو اہمیت دی گئی ہے، جس قدر اجتماع زیادہ ہو بہتر ہے۔ اس بنا پر فرائض میں اصل یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ ادا کیے جائیں۔ بعض ائمہ نے جماعت کو واجب فرمایا ہے۔ بعض نے سنتِ مؤکدہ۔

اسی اہمیت کی بنا پر اگر اتفاقاً کوئی آدمی جماعت میں شریک نہیں ہو سکا، اگر ممکن ہو تو دوبارہ باجماعت نماز ادا کر لے۔ احناف دوسری دفعہ جماعت پسند نہیں فرماتے۔

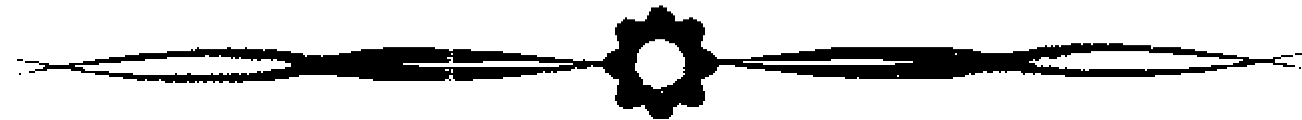
دوبارہ نماز کے متعلق ائمہ میں اختلاف ہے، شوافع کا خیال ہے کہ اگر پہلے جماعت نہ ملے، اس کے بعد موقع مل جائے، وہ نماز با جماعت ہو رہی ہو تو اس میں شریک ہو جانا چاہیے، اس میں کوئی نماز مستثنیٰ نہیں۔ امام مالک صبح اور مغرب کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں، غالباً اس لیے کہ مغرب کی نماز طاق رکعتیں ہیں، دوبارہ نماز پڑھی جائے تو چھے ہوں گی، یہ عدد شفعہ (جوڑا) ہے اور صبح کی نماز دو ہے، وہ چار ہو جائے گی، اس لیے امام مالک کے نزدیک ان دو نمازوں کا اعادہ درست نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا خیال ہے، عصر کا اعادہ بھی درست نہیں، صرف ظہر اور عشاء کو دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔

باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شوافع کا مسلک سنت سے زیادہ قریب ہے، کیونکہ ان احادیث میں کوئی استثنا مذکور نہیں، صرف مسلک کی مجبوریاں ہیں، جو بعض مسلمات کی بنا پر حائل ہو رہی ہیں، ویسے بھی یہ حکم فرض یا واجب نہیں، مختار اور پسندیدہ ہے۔

حدیث نمبر **1085** میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا ہے، آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا فرما کر پھر اپنی قوم کی مسجد میں عشاء کی نماز دوبارہ پڑھایا کرتے تھے۔ ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض ادا فرماتے تھے اور اپنے قبیلے کو جب پڑھاتے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ نفلی نماز ہوتی، اسی بنا پر شوافع اور عام اہلِ حدیث کا خیال ہے کہ امام نفل نماز

پڑھ رہا ہو تو مقتدی اس کی اقتدا میں فرض نماز پڑھ سکتا ہے۔ احناف رحمہم اللہ نے اس سے انکار فرمایا، وہ فرماتے ہیں: متنفل کی اقتدا میں فرض درست نہیں۔ ظاہر حدیث سے شوافع کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ أعلم۔ آنے والی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پہلی نماز فرض ہو گی اور دوسری نفل ہو گی اور یہ بات صحیح بھی معلوم ہوتی ہے۔ پہلی دفعہ پڑھتے وقت نمازی کے خیال میں نہیں ہوتا کہ اسے دوبارہ با جماعت نماز کا موقع ملے گا، پھر وہ پہلے ہی نوافل کیوں ادا کرے گا۔ صحابہ ان موشگافیوں کی طرف توجہ ہی نہیں فرماتے تھے، اس لیے عبداللہ سے جب اس کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا: یہ اللہ کا کام ہے، جسے چاہے فرض بنا لے اور جسے چاہے نوافل مقرر فرمائے۔

حدیث نمبر **1091** کا مقصد یہ ہے کہ ایک نماز دو دفعہ نہ پڑھی جائے۔ جن احادیث میں دوبارہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے، ان میں دوسری نماز کو نفلی فرمایا ہے، اس لیے وقتی نماز تو ایک ہی رہی اور تعارض نہ رہا، اور حدیث نمبر **1092** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے اور معلوم ہے کہ آثار صحیح مرفوع احادیث سے متعارض نہیں ہو سکتے۔ ترجیح مرفوع احادیث کو ہو گی۔ اس کے علاوہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ مغرب اور صبح کا اعادہ نہ کرے۔ جب فضیلتِ جماعت کے لیے نوافل کی نیت سے پڑھی جائیں تو فرائض کا اعادہ نہ ہوا اور نہ ہی تعارض باقی رہا۔ (عون، نیل)



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٠٨٤۔ (صحيح) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٠٠، صحيح مسلم: ٤٦٥]

1084- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور ان کو نماز پڑھاتے۔ (بخاری، مسلم)

١٠٨٥۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ. [سنن البيهقي: ٣/ ٨٦]

1085- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنی قوم کی طرف جاتے اور ان کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ نفلی نماز ہوتی۔[1] (بیہقی، بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي ... دوسری فصل

١٠٨٦۔ (صحيح) عَن يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ: «عَلَيَّ بِهِمَا» فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟». فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢١٩] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٧٥] وَالنَّسَائِيُّ [٨٥٨]

---

[1] مصنف مصابیح نے حدیث کا مخرج بیان نہیں فرمایا۔ بعد میں کسی اہلِ علم نے الحاق کیا ہے۔ بیہقی، عبدالرزاق، دارقطنی اور طحاوی نے اسے روایت فرمایا۔ بیہقی نے اسے صحیح کہا ہے۔ اس کی سند میں ابن جریج مدلس ہے، لیکن عبدالرزاق نے اس کے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

1086- یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں حاضر ہوا، میں نے صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجدِ خیف میں ادا کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، دو آدمی سب سے پیچھے بیٹھے تھے، انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔'' ان کو لایا گیا، وہ کانپ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انھوں نے کہا: ہم اپنی فرودگاہ پر نماز پڑھ آئے تھے۔ فرمایا: ''آئندہ ایسا مت کرنا، جب تم اپنی فرودگاہ پر نماز پڑھ لو تو پھر مسجد میں جماعت مل جائے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لو تو یہ تمھارے لیے نفل نماز ہوگی۔'' (ترمذی، نسائی، ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۰۸۷۔ (صحیح) عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُذِّنَ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى وَرَجَعَ، وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟» فَقَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ، وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ». رَوَاهُ مَالِكٌ [٤٣٥] وَالنَّسَائِيُّ [٨٥٧]

1087- بسر بن محجن اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: وہ ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اذان دی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی، ابو محجن رضی اللہ عنہ جب کہ ابھی اپنی جگہ بیٹھے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''کیا مانع تھا، تم نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ کیا تم مسلمان نہیں؟'' ابو محجن رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت! کیوں نہیں، لیکن میں اپنے مکان پر نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مسجد میں آؤ اور تم نماز ادا کر چکے ہو اور نماز قائم ہو جائے تو گو تم نے نماز پڑھ لی ہو تو بھی لوگوں کے ساتھ پڑھ لو۔'' (مالک، نسائی)

۱۰۸۸۔ (ضعیف) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رضي الله عنه قَالَ: يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا مِنْ ذَلِك. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ

قَالَ: «فَذَلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ [٤٣٨] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٧٨]

1088- قبیلہ اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اگر ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھے، پھر مسجد میں آئے اور نماز کھڑی ہو جائے، میں ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤں تو مجھے طبیعت میں کچھ کھٹکا سا محسوس ہوتا ہے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں تم کو جماعت کا کچھ حصہ ملے گا۔'' (مالک، ابوداود)

١٠٨٩۔ (ضعيف) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَآنِي جَالِسًا فَقَالَ: «أَلَمْ تُسْلِمْ يَا زَيْدُ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: «وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ؟» قَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي، أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ. فَقَالَ: «إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهَذَا مَكْتُوبَةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٧٧]

1089- یزید بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول تھے، میں بیٹھ گیا، نماز میں شامل نہ ہوا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں بیٹھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یزید! کیا تم مسلمان نہیں؟'' میں نے عرض کی: حضرت! کیوں نہیں، میں مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت میں شامل ہونے سے تمھیں کیا چیز مانع تھی؟'' میں نے عرض کی: میں اپنے مکان پر نماز پڑھ چکا تھا، میرا خیال تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مسجد میں آؤ اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤ، گو تم نماز ادا کر چکے ہو، یہ تمھارے لیے نفلی نماز ہو گی اور وہ فرضی۔'' (ابوداود)

١٠٩٠۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأُصَلِّي مَعَهُ؟ قَالَ لَهُ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: أَيَّتَهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَلِكَ إِلَيْكَ؟ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٤٣٦]

1090- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے پوچھا: میں گھر میں نماز پڑھتا ہوں، پھر مسجد میں امام کے ساتھ بھی پا لیتا ہوں، کیا میں امام کے ساتھ شامل ہو جاؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اس آدمی نے کہا: میں فرض نماز کا تصور کروں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تمھارا کام نہیں، یہ اللہ کے سپرد ہے، جسے چاہے فرض بنا دے۔ (مالک)

١٠٩١۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ. فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٤٦٨٩] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٧٩] وَالنَّسَائِيُّ [٨٦٠]

1091- سلیمان رحمہ اللہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام فرماتے ہیں: ہم مقامِ بلاط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ ان کے ساتھ نماز میں کیوں شامل نہیں ہوتے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نماز پہلے پڑھ چکا ہوں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے: ''نماز دو دفعہ مت پڑھو۔'' (احمد، ابوداود، نسائی)

١٠٩٢۔ (صحیح) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [٤٣٩]

1092- نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: جو آدمی مغرب اور صبح کی نماز پڑھ چکے، پھر انھیں امام کے ساتھ ادا کرنے کا موقع مل جائے تو نہ پڑھے۔ (مالک)



بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتیں اور ان کی فضیلت

فرائض کے ترک سے انسان کفر تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ ایسی ذمے داری ہے جسے بہر حال پورا کرنا ہے۔ بیمار اگر ہوش میں ہو تو لیٹ کر یا بیٹھ کر ادا کرنا ضروری ہے۔ فرائض کو نظر انداز کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

دنیا کے مشاغل میں بعض اوقات عبادت کے لیے صحیح اور مناسب فرصت نہیں ملتی، اس لیے حق تعالیٰ نے اس مجبوری کے پیشِ نظر عبادت کے دو حصے فرما دیے۔ فرائض جن کا ترک کسی صورت بھی درست نہیں، نوافل جنھیں اگر کسی وقت ادا نہ کیا جا سکے، تو ان پر فرائض کی طرح گرفت نہیں، لیکن فراغت اور فرصت کے اوقات میں نوافل پڑھنے چاہییں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے لیے انقیاد کی بہترین صورت نماز ہے۔

اس لیے فرائض متعین ہیں اور ان کے اوقات بھی مقرر ہیں، مشغولیت کیسی ہی کیوں نہ ہو، فرائض کو پورا کرنے کے لیے وقت نکالنا ضروری ہے۔ نمازِ قصر، نمازِ خوف شاہد ہیں کہ عذر اور خوف و خطر کی حالت میں کسی نہ کسی طرح اسے ضرور ادا کیا گیا۔

نوافل کی یہ صورت نہیں، بعض نوافل موقّت ہیں، ان کا وقت فرائض کے پس و پیش مقرر فرمایا گیا۔ کاروباری مشغولیت میں جو حیوانی اثرات اور غفلت ذہن پر طاری ہوتی ہے، نوافل اس کے لیے جلا کا کام دیتے ہیں۔ فرائض شروع ہونے سے پہلے نوافل مزاج اور ذہن کو بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے لیے آمادہ کر دیتے ہیں۔ اور فرائض کے بعد نوافل سے اس کیفیت اور خشوع کی تکمیل ہوتی ہے جو فرضی نماز میں حاصل ہوا۔

بعض اوقات میں پہلے اور پیچھے نوافل رکھے، بعض اوقات میں کچھ دوسری مصلحتیں اس میں حائل ہو گئیں، وہاں ان کو ترجیح دی گئی ہے۔

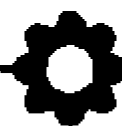
وقتی نوافل بارہ ہیں: چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، دو صبح ہونے کے بعد۔ ظہر سے پہلے دو نوافل پڑھ لیے جائیں تو درست ہے۔ دس رکعت موکد ہیں، کوشش ہونی چاہیے کہ یہ ضرور ادا ہو جائیں۔

ان ہی نمازوں میں عصر سے پہلے کبھی دو رکعت ادا فرماتے، کبھی چار۔ مغرب سے پہلے بھی دو رکعت پڑھتے اور مغرب کے بعد کبھی دو، کبھی چار، کبھی چھے، کبھی بیس۔ عشاء سے پہلے دو اور عشاء کے بعد دو، کبھی چار اور کبھی چھے۔ اسی طرح ظہر کے بعد کبھی چار رکعت پڑھتے۔ صبح کی سنتوں کا زیادہ خیال رکھتے۔ جمعہ سے پہلے دو رکعت پڑھنے کے لیے فرماتے۔ جمعہ کے بعد دو، چار، چھے رکعت آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں۔ غیر موقت نوافل "① صلاۃ الضحیٰ، ② تہجد، ③ تراویح، ④ استخارہ، ⑤ صلاۃ الحاجۃ، ⑥ صلاۃ التوبۃ، ⑦ تحیۃ الوضوء، ⑧ صلاۃ التسبیح، ⑨ عیدین، ⑩ کسوف وخسوف، ⑪ صلاۃ الاستسقاء، ⑫ سجود الشکر وغیرہ" ان کا تذکرہ اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔

پانچ اوقات میں نماز سے منع فرمایا گیا ہے: ① سورج کا طلوع، ② غروب، ③ دوپہر کے وقت زوال سے پہلے جب سورج نصف النہار پر ہو، ④ عصر کے بعد، ⑤۔ صبح کے بعد۔ بعض ائمہ کے نزدیک جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نوافل درست ہیں اور بیت اللہ میں کسی وقت بھی نوافل ممنوع نہیں۔

رات کو نوافل دو دو رکعت پڑھنے چاہییں، دن کے نوافل دو دو اور اکٹھے چار بھی درست ہیں، لیکن ہر دو رکعت کے بعد تشہد ضروری ہے، جس طرح حدیث نمبر (**1104**) میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

حدیث نمبر (**1111**) میں عصر کے بعد ہمیشہ دو رکعت پڑھنے کا ذکر ہے، یہ حدیث بھی متعدد طرق سے مروی ہے، اس کے خلاف بھی متعدد طرق کتبِ حدیث میں آئے ہیں۔ تطبیق کی دو صورتیں ہیں: **1**۔ یہ نماز مسجد میں ممنوع ہے، گھر میں نہیں، **2**۔ یہ ظہر کی قضاء شدہ دو رکعتیں تھیں۔ مداومت کا یہ مطلب ہے کہ جب قضا ہوئیں، ہمیشہ انھیں عصر کے بعد حضرت ﷺ نے پڑھا۔ حافظ ابن حزم نے محلی جلد ثالث میں اس کے جواز پر طویل بحث فرمائی ہے، لیکن جمہور اہلِ علم کی یہی رائے ہے کہ قضا کے سوا عصر کے بعد کوئی نماز درست نہیں۔ (والتفصيل في المطولات)



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٠٩٣ـ (صحيح لغيره) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤١٥]، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ [٧٢٨] أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: « مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ».

1093- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی دن رات میں بارہ رکعتیں نماز ادا فرمائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرماتے ہیں: چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد، دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے۔“ (ترمذی) صحیح مسلم میں ہے: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: ”جو مسلمان روزانہ بارہ رکعت نوافل فرائض کے علاوہ ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتے ہیں، یا اس کے لیے گھر بنایا جاتا ہے۔“

١٠٩٤ـ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٣٧، صحيح مسلم: ٧٢٩]

1094- ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعت گھر میں مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد گھر میں اور مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ طلوعِ فجر کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں ادا فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

١٠٩٥ـ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُصَلِّي بَعْدَ

الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٣٧، صحيح مسلم: ٧٢٩]

1095- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب گھر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

١٠٩٦۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ، وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٣٠]. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

1096- عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ پھر نماز پڑھانے کے لیے تشریف لے جاتے۔ پھر تشریف لا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھا کر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ پھر عشاء کی نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے اور رات کو وتروں سمیت نو رکعت ادا فرماتے اور رات کا کافی حصہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کافی حصہ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے، جب کھڑے نماز پڑھتے تو رکوع، سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع، سجود بھی بیٹھ کر ادا فرماتے اور جب فجر طلوع ہوتی دو رکعت ادا فرماتے۔ (مسلم) ابو داود نے زیادہ فرمایا: پھر نکل کر فجر کی نماز پڑھاتے۔

١٠٩٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ على رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [البخاري: ١١٦٩، مسلم: ٧٢٤]

1097- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی کا اتنا خیال

نہ رکھتے جس قدر فجر کی سنتوں کا خیال رکھتے۔ (بخاری، مسلم)

۱۰۹۸۔ (صحیح) وَعَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۷۲۵]

1098- حضرت عائشہ ﷞ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہیں۔'' (مسلم)

۱۰۹۹۔ (صحیح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ». قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ». كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [البخاري: ۱۱۸۲، مسلم: ۸۳۸]

1099- عبداللہ بن مغفل ﷛ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھو، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھو'' اور تیسری دفعہ فرمایا: ''جس کا جی چاہے۔'' تا کہ لوگ اسے سنت نہ بنا لیں۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۰۰۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۸۱].

وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا».

1100- حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جمعہ کے بعد جو نماز پڑھنا چاہے، وہ چار رکعت پڑھے۔'' (مسلم) مسلم کی دوسری روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

۱۱۰۱۔ (صحیح لغیره) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ﷞ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [۲٦۷۷۲] وَالتِّرْمِذِيُّ [٤۲۷] وَأَبُو دَاوُدَ [۱۲٦۹] وَالنَّسَائِيُّ [۱۸۱٥] وَابْنُ مَاجه [۱۱٦۰]

1101- حضرت ام حبیبہ ﷞ نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو ظہر سے پہلے چار رکعت پابندی سے پڑھے اور چار رکعت اس کے بعد پڑھے، اللہ تعالیٰ اس

پر آگ حرام فرما دے گا۔" (احمد، ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

۱۱۰۲۔ (حسن لغيره وما تحته خط فضعيف) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٧٠] وَابْنُ مَاجَه [١١٥٧]

1102- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "چار رکعت ظہر سے پہلے، جن میں سلام نہ پھیرا گیا ہو، ان کے اجر کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔"

(ابوداود، ابن ماجہ)

۱۱۰۳۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٧٨]

1103- عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور فرماتے: "اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔" (ترمذی)

۱۱۰٤۔ (حسن) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَحِمَ اللَّهُ امْرَءًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٥٩٨٠] وَالتِّرْمِذِيُّ [٤٣٠] وَأَبُو دَاوُدَ [١٢٧١]

1104- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کیں۔" (احمد، ترمذی، ابوداود)

۱۱۰۵۔ (حسن) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٢٩]

1105- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے اور ملائکہ مقربین اور ان کے تابعدار مسلمانوں پر سلام کہہ کر فاصلہ فرماتے تھے۔ (ترمذی)

١١٠٦۔ (شاذ) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٧٢]

1106۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ عصر سے پہلے دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداود)

١١٠٧۔ (ضعيف جدًّا) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٣٥] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا.

1107۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو مغرب کے بعد چھے رکعت نفل پڑھے اور درمیان میں کوئی بری بات نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گے۔''[1] (ترمذی) اور کہا: یہ حدیث غریب ہے، اسے صرف عمر بن ابی خثعم نے روایت کیا ہے: امام بخاری اسے منکر الحدیث اور بہت ضعیف فرماتے تھے۔

١١٠٨۔ (موضوع) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٣٥]

1108۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو مغرب کے بعد بیس رکعت نفل پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔''[2] (ترمذی)

١١٠٩۔ (ضعيف) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١٣٠٣]

---

[1] اس حدیث کو ذہبی نے منکر کہا ہے اور ابوزرعہ اور بخاری نے عمرو بن عبداللہ بن خثعم کو ضعیف کہا ہے۔

[2] اس حدیث کو ترمذی نے مقطوع ذکر فرمایا۔ ابن ماجہ نے مسنداً بیان فرمایا ہے۔ اس کی سند میں یعقوب بن ولید مدنی بالاتفاق ضعیف ہے۔ امام احمد نے اسے کذاب کہا اور فرمایا: یہ حدیثیں بنایا کرتا تھا۔ مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل کو صلاۃ الاوابین کہتے ہیں۔ (تنقیح الرواۃ)

1109- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نمازِ عشاء کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو چار رکعات یا چھے رکعات نماز پڑھتے۔ (ابو داود)

١١١٠- (**ضعيف**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِدْبَارَ النُّجُومِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَأَدْبَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٢٧٥]

1110- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''قرآن میں ﴿ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴾ سے دو رکعت فجر کی نماز مراد ہے۔ ﴿ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴾ سے دو رکعت مغرب کی۔'' (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١١١١- (**ضعيف**) عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي صَلَاةِ السَّحَرِ. وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةَ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. [سنن الترمذي: ٣١٢٨]

1111- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت تہجد کی چار رکعت کے برابر ہوتی ہیں اور اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ﴿ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴾ [النحل: ٤٨] ''ہر چیز کے سائے دائیں اور بائیں جانب جھکتے ہیں اور سجود کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز کا اظہار کرتے ہیں۔'' (ترمذی، بیہقی شعب الایمان)

١١١٢- (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. [صحيح البخاري: ٥٩٣، صحيح مسلم: ٨٣٥]

1112- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت میرے ہاں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔ (بخاری، مسلم) بخاری کی ایک روایت میں ہے: اس اللہ کی قسم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعت کبھی ترک نہیں فرمائیں۔

۱۱۱۳۔ (صحیح) وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۳٦]

1113۔ مختار بن فلفل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نوافل کے متعلق سوال کیا؟ انھوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نماز پر سزا دیا کرتے تھے اور ہم آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں مغرب سے پہلے غروب کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: آنحضرت ﷺ خود بھی پڑھتے تھے۔ فرمایا: ہمیں پڑھتے دیکھتے اور روکتے نہ تھے۔ (مسلم)

۱۱۱٤۔ (صحیح) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۳۷]

1114۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مدینہ منورہ میں تھے، جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو لوگ ستونوں کی طرف دوڑتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، اگر کوئی نو وارد آدمی مسجد میں آتا، وہ خیال کرتا کہ نماز ہو چکی، کیونکہ لوگ کثرت سے یہ رکعات پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۵۔ (صحیح) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [۱۱۸٤]

1115۔ مرثد رحمہ اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں: میں عقبہ جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: میں تمھیں ابوتمیم کے متعلق عجیب بات بتاؤں، وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں یہ نماز پڑھا کرتے تھے، میں نے کہا: اب آپ کو کون سی چیز مانع ہے؟ فرمایا: کاروبار۔ (بخاری)

۱۱۱۶۔ (حسن لغيره) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا، فَقَالَ: «هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٠٠]، وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ [٦٠٤] وَالنَّسَائِيِّ [١٦٠٠]: قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ»

1116- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بنو اشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور اس میں مغرب کی نماز پڑھی، آپ نے دیکھا، وہ نماز کے بعد نوافل پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گھروں کی نماز ہے۔'' (ابو داود، ترمذی) اور نسائی میں ہے: لوگ کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے گھروں میں پڑھو۔''

۱۱۱۷۔ (ضعيف) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٠١]

1117- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اس قدر لمبی قراءت فرماتے کہ اہلِ مسجد گھر چلے جاتے۔ (ابو داود)

۱۱۱۸۔ (ضعيف) وَعَنْ مَكْحُولٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ» وَفِي رِوَايَةٍ: «أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلَاتُهُ فِي عِلِّيِّينَ». مُرْسَلًا. وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَكَانَ يَقُولُ: «عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ» رَوَاهُمَا رَزِينٌ. وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [٢٨٠٤]

1118- مکحول آنحضرت ﷺ سے بیان فرماتے ہیں: ''جو شخص مغرب کے بعد گفتگو سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور بعض روایات میں چار رکعت کا ذکر آیا ہے، اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔'' (یہ حدیث مرسل ہے) اور حضرت حذیفہ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور زیادہ فرمایا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مغرب کے بعد دو رکعت جلدی پڑھا کرو، وہ فرضی نماز کے ساتھ اٹھائی جاتی ہے۔'' (دونوں روایات رزین میں ہیں) اور بیہقی نے شعب الایمان میں زیادت کا ذکر فرمایا ہے۔

۱۱۱۹۔ (صحيح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى

السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تُكَلِّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نُوصِلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٨٢]

1119- عمرو بن عطا فرماتے ہیں: مجھے نافع بن جبیر نے سائب کے پاس بھیجا، وہ دریافت فرماتے تھے، اس مسئلے کے متعلق جو انھیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا، انھوں (سائب) نے فرمایا: میں نے مقصورہ میں جمعہ کی نماز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، جب امام نے سلام کہا: تو میں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر مجھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا اور فرمایا: آئندہ ایسا مت کرنا، جب تم جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے ساتھ دوسری نماز مت ملاؤ یہاں تک کہ یا تو کوئی کلام کر لو، یا وہاں سے نکل جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم فرضوں کے ساتھ نوافل کو نہ ملائیں، یا درمیان میں گفتگو کر لیں یا وہاں سے جگہ بدل لیں۔ (مسلم)

١١٢٠ـ (صحيح) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا. وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهُ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٣٠]، وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ [٥٢٣] قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا.

1120- عطاء نے فرمایا: جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ معظمہ میں جمعہ پڑھتے تو آگے بڑھ کر دو رکعت ادا فرماتے، پھر آگے بڑھ کر چار رکعت۔ جب مدینہ منورہ میں جمعہ ادا فرماتے تو گھر تشریف لے جاتے اور دو رکعت ادا فرماتے اور مسجد میں کچھ نہ پڑھتے، ان سے اس کی بابت پوچھا گیا، انھوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (ابوداود) ترمذی میں ہے: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انھوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت نماز ادا کی، پھر اس کے بعد چار رکعت ادا کیں۔

١١١٩ـ (صحيح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کا ذکر

صلاۃ اللیل، تہجد، قیامِ اللیل، قیامِ رمضان، تراویح یہ ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ رمضان المبارک میں آپ ﷺ نے اجازت فرمائی کہ اسے پہلی رات پڑھ لیا جائے، اسی کا نام قیامِ رمضان اور تراویح رکھا۔

عام طور پر اس کی تعداد چھے، آٹھ، دس، بارہ تک ہوتی تھی، اکثر آٹھ رکعت پڑھتے۔ اگر اس کے ساتھ وتر بھی ادا فرماتے تو کبھی پوری نماز کو وتر فرماتے۔ اگر وتر ابتدائے شب میں پڑھتے تو یہ تعداد وتروں سے الگ ہوتی، وتر بھی تہجد ہی کا جزو ہے، لیکن سہولت کے لیے آپ نے اسے رات کے پہلے حصے میں پڑھنے کی اجازت فرمائی۔

آنحضرت ﷺ یہ نماز التزام سے پڑھتے تھے، سفر میں بھی حضرت ترک نہیں فرماتے تھے، اگر سفر جاری ہوتا تو سواری پر ادا فرما لیتے، صحابہ کو ترغیب دلاتے، مشہور یہ ہے کہ یہ نماز پہلے واجب تھی۔ سنہ ۱۲ نبوت میں معراج کی رات جب نماز فرض ہوئی تو اس کے وجوب کو استحباب کی صورت دے دی گئی۔ سورت مزمل میں جہاں تہجد کا ذکر فرمایا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ طولِ قیام یا رات کا معین حصہ قیام کرنا، معاف فرمایا گیا۔ ﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴾ [المزمل: ۲۰] میں اجازت فرمائی کہ بقدرِ امکان قرآن پڑھو، اس کے لیے تکلیف مت اٹھاؤ، لیکن نماز کی جو بھی حالت تھی وہی رہی۔

ممکن ہے وقتی نماز کی فرضیت سے پہلے آپ قیام اللیل کے متعلق تاکید فرماتے ہوں، فرضیت کے بعد یہ تعہد اور توجہ نہ رہی۔ آں حضرت ﷺ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کو حضرت عام نوافل اور سنن سے مؤکد سمجھتے تھے۔ سنن کو سفر میں نظر انداز فرما دیتے، لیکن تہجد ترک نہیں فرماتے تھے۔

کچھ شک نہیں کہ یہ نماز روح کی غذا ہوتی ہے، اس سے نماز کا لطف اور ذوق حاصل ہوتا

ہے۔ تہجد کی پابندی کی جائے تو نماز میں عام طور پر خیالات اور تفکرات کم ہو جاتے ہیں۔ یہ نماز تقویٰ کی دلیل ہے، اس کا التزام کرنا چاہیے، طبیعت کو شب بیداری کا عادی بنانا چاہیے:

ہو صداقت کے لیے مرنے کی جس دل میں تڑپ پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے
پھونک ڈالے یہ زمین و آسمانِ مستعار اپنی خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے
سوئے گردوں نالۂ شب گیر کا بھیجے سفیر رات کے تاروں میں اپنے راز داں پیدا کرے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١١٢١۔ (صحيح) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٩٤، صحيح مسلم: ٧٣٦]

1121۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نمازِ عشاء اور فجر کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام کہتے اور ایک وتر پڑھتے اور ایک رکعت میں رکوع سے پہلے قریباً پچاس آیات پڑھتے، جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا اور فجر نمایاں ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعت پڑھتے، پھر دائیں پہلو لیٹ جاتے، یہاں تک کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دیتا تو آپ ﷺ تشریف لے جاتے۔ (بخاری، مسلم)

١١٢٢۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَإِلَّا اضْطَجَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [صحيح البخاري: ١١٦٨، صحيح مسلم: ٧٤٣]

1122۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ جب فجر کی دو رکعت سے فارغ ہوتے، اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے، ورنہ لیٹ جاتے۔ (مسلم)

١١٢٣۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٢٦، صحيح مسلم: ٧٣٦]

1123۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ رات کو جب فجر کی دو رکعت پڑھ لیتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ (بخاری، مسلم)

١١٢٤۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ

ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [البخاري: ١١٤٠، مسلم: ٧٣٨]

1124- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے اور وتر اور صبح کی دو رکعت بھی اس میں شامل ہوتیں۔ (مسلم)

١١٢٥۔ (صحيح) وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ. فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١٣٩]

1125- مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے متعلق دریافت کیا؟ انھوں نے فرمایا: سات، نو اور گیارہ رکعت۔ اس میں فجر کی دو سنتیں شامل نہ ہوتیں۔ (بخاری)

١١٢٦۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٦٧]

1126- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے۔ (مسلم)

١١٢٧۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٦٨]

1127- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے رات کو قیام کرے تو نماز دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔'' (مسلم)

١١٢٨۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلٰفِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبٰبِ﴾ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي

فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا» وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «وَفِي لِسَانِي نُورًا» وَذَكَرَ: «وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي، وَبَشَرِي» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: «وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا»، وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ: «اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا». [صحيح البخاري: ٦٣١٦، صحيح مسلم: ٧٦٣]

1128- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے: میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سویا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں تھے، رات تھوڑی دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل سے گفتگو فرماتے رہے، پھر سو گئے۔ جب رات کا ایک تہائی حصہ رہ گیا یا کچھ حصہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور پڑھا: ﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبٰبِ ﴾ (آخر سورت تک) پھر مشکیزے کا منہ کھول کر پیالے میں پانی ڈالا، پھر اچھی طرح وضو فرمایا، پانی زیادہ صرف نہیں کیا، پوری طرح وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز شروع فرمائی، میں نے اٹھ کر وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کان پکڑ کر مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری تیرہ رکعت ادا فرمائیں۔ پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے اور جب سوتے خراٹے لیتے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوراً، وَفِي بَصَرِي نُوراً، وَفِي سَمْعِي نُوراً، وَعَنْ يَمِينِي نُوراً، وَعَنْ يَسَارِي نُوراً، وَفَوْقِي نُوراً، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُوراً، وَخَلْفِي نُوراً، وَاجْعَلْ لِّي نُوراً» اور بعض رواۃ نے زیادہ کیا: «وَفِي لِسَانِي نُوراً، وَعَصَبِي نُوراً، وَلَحْمِي نُوراً، وَدَمِي نُوراً، وَشَعْرِي نُوراً، وَبَشَرِي نُوراً.» (بخاری، مسلم) اور ایک روایت ان دونوں میں ہے: «وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوراً، وَأَعْظِمْ لِي نُوراً.» اور مسلم میں ہے: «اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُوراً.» ''اے اللہ میرے دل اور آنکھوں کانوں میں نور کر دے اور میرے دائیں بائیں اوپر نیچے، آگے پیچھے نور کر دے اور مجھے نور بنا دے، میری زبان،

میرے اعصاب، میرے گوشت، خون، بالوں اور چمڑے میں نور کر دے۔ میرے نفس میں نور کر دے اور نور کو میرے لیے بڑا کرے دے اور مجھے نور عطا فرما دے۔''

۱۱۲۹۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ...﴾ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٦٣]

1129- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ آنحضرت ﷺ کے پاس سوئے۔آپ رات بیدار ہوئے، مسواک کی، وضو کیا اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ (آخر سورت تک) پھر آپ نے دو رکعت ادا فرمائیں اور قیام، رکوع اور سجود بہت لمبا فرمایا، پھر فارغ ہو کر سو گئے، یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔آپ ﷺ نے تین دفعہ اس طرح کیا اور چھ رکعت پڑھیں ہر دفعہ یہ آیت پڑھتے، مسواک کرتے اور وضو کرتے، پھر تین وتر پڑھے۔ (مسلم)

۱۱۳۰۔ (صحيح) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٦٥] قَوْلُهُ: ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ. هَكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ، وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُولِ.

1130- زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آج رات آنحضرت کی نماز کو دیکھوں گا۔ آپ ﷺ نے ہلکی سی دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت بہت ہی لمبی پڑھیں۔ پھر دو رکعت پڑھیں اور وہ ان پہلی دو رکعات سے مختصر تھیں، پھر دو رکعت ادا کیں۔ وہ ان سے مختصر تھیں، پھر دو رکعت ان سے چھوٹی پڑھیں اور پھر دو رکعت پڑھیں۔ وہ ان سے کم تھیں پھر وتر پڑھے یہ تیرہ رکعت ہوئیں۔ (مسلم)

مسلم میں دو رکعت کا ذکر چار دفعہ آیا ہے۔ حمیدی نے افرادِ مسلم میں اور موطا مالک، ابو داود اور جامع الاصول میں اسی صرح ہے۔

١١٣١ـ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١١٨، صحيح مسلم: ٧٣٢]

1131- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ کا بدن بوجھل ہو گیا۔ آپ ﷺ نماز اکثر اوقات بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

١١٣٢ـ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ ﴿حم الدُّخان﴾ و ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٩٩٦، صحيح مسلم: ٧٢٢]

1132- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں۔ جنھیں آنحضرت ﷺ ایک رکعت میں ملا کر پڑھا کرتے تھے یہ سورتیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف کی ترتیب کے مطابق مفصل کی ابتدائی بیس سورتیں تھیں۔ آخری دو سورتیں حم دخان اور عم یتساء لون ہیں (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١١٣٣ـ (صحيح) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَ يَقُولُ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» ثَلَاثًا «ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ» ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ، يَقُولُ: «لِرَبِّيَ الْحَمْدُ» ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ، وَكَانَ يَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي» فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٧٤]

1133- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور فرماتے: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» (تین دفعہ) «ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ» یعنی اللہ بہت بڑا ہے، بادشاہ ہے، غالب، برتری اور عظمت والا۔ پھر نماز شروع فرماتے اور سورت بقرہ پڑھتے، پھر رکوع فرماتے اور رکوع آپ کا قیام کے قریب قریب ہوتا۔ رکوع میں فرماتے: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» یعنی اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاتے اور یہ قومہ رکوع کے برابر ہوتا اور فرماتے: «لِرَبِّيَ الْحَمْدُ» یعنی میرے رب کے لیے حمد ہے۔ پھر سجدہ کرتے اور سجدہ قیام کے قریب قریب ہوتا اور سجدہ میں فرماتے: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى» یعنی اللہ بلندی والا پاک ہے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے اور دونوں سجدوں میں سجود کے برابر بیٹھتے اور فرماتے: «رَبِّ اغْفِرْ لِي» یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے۔ آپ نے چار رکعات پڑھیں اور ان میں سورت بقرۃ، آل عمران، نساء، مائدہ یا انعام تلاوت فرمائی، شعبہ نے شک کیا۔ (ابوداود)

١١٣٤۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٩٨]

1134- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی دس آیات سے رات کو قیام کرے، اس کا شمار غافلوں میں نہیں ہوگا، جو سو آیت سے قیام کرے، اسے اطاعت گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو ہزار آیت سے قیام کرے، اسے زیادہ اجر پانے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداود)

١١٣٥۔ (ضعيف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٢٨]

1135- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی قراءت میں کبھی آہستہ پڑھتے، کبھی آواز سے پڑھتے۔ (ابوداود)

١١٣٦۔ (حسن) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَلَى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٢٧]

1136- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کی قراءت اتنی بلند ہوتی کہ آپ صحن میں پڑھتے تو اہلِ حجرہ سن لیتے۔ (ابو داود)

١١٣٧۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ» قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَقَالَ لِعُمَرَ: «مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا» وَقَالَ لِعُمَرَ: «اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٢٩]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٤٤٧] نَحْوَهُ.

1137- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ ایک رات نکلے، آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے، جب دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابو بکر! میں تمھارے پاس سے گزرا، تم آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔" حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا، اسے سنا رہا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "میں تمھارے پاس سے گزرا، تم اونچی آواز سے پڑھ رہے تھے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت! میں سوتوں کو جگا رہا تھا، شیطان کو دھتکار رہا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تم ذرا بلند آواز سے پڑھا کرو" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: "تم کسی قدر آہستہ آواز کر دو۔" (ابو داود، ترمذی)

١١٣٨۔ (حسن لغيره) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ، وَالْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه. [سنن النسائي: ٢/ ١٧٧، سنن ابن ماجه: ١٣٥٠]

1138- ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ایک رات نماز میں صبح تک ایک ہی آیت کی تلاوت فرماتے رہے: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٨] "اگر تو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف کر دے تو تو

غالب اور دانا ہے۔'' (نسائی، ابن ماجہ)

١١٣٩۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٢٠] وَأَبُو دَاوُدَ [١٢٦١]

1139۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھ چکو تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ۔'' (ترمذی، ابو داود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١١٤٠۔ (صحيح) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ، قُلْتُ: فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٣٢، صحيح مسلم: ٧٤١]

1140۔ مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آنحضرت ﷺ کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا: جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے کہا: آپ ﷺ رات کو کس وقت قیام فرماتے تھے؟ فرمایا: جب مرغ کی آواز سنتے۔ (بخاری، مسلم)

١١٤١۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ، وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٦٢٧]

1141۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کو رات جب قیام میں دیکھنا چاہتے، آپ ﷺ قیام میں ہوتے اور جب سویا دیکھنا چاہتے، آپ ﷺ سوئے ہوئے ہوتے۔ (نسائی)

١١٤٢۔ (صحيح) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ، فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الْعَتَمَةُ، اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ، فَقَالَ: ﴿**رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا**﴾ حَتَّى بَلَغَ إِلَى ﴿**إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ**﴾ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى فِرَاشِهِ، فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا، ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً، فَاسْتَنَّ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ: قَدْ صَلَّى قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قُلْتُ: قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ

اسْتَيْقَظَ، فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٦٢٦]

1142- حمید بن عبدالرحمان نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے ایک بزرگ نے کہا: میں حضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت ﷺ کے رات کے قیام کا خیال کروں گا تاکہ میں آپ ﷺ کے عمل کا اندازہ کرسکوں، جب آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، جسے عتمہ کہتے ہیں، آپ ﷺ رات کے کچھ حصے تک سو گئے، پھر بیدار ہوئے اور آسمانوں کے کناروں کو دیکھا اور یہ آیت پڑھی: ﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ... إلىٰ قوله... اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴾ پھر بستر سے مسواک کھینچی اور ایک پیالے میں چھاگل سے پانی ڈالا اور مسواک کی، پھر قیام فرمایا اور نماز ادا فرمائی، میں نے خیال کیا کہ آپ جس قدر سوئے تھے اتنی دیر نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ لیٹ گئے، میں نے خیال کیا آپ ﷺ اتنی دیر لیٹے جس قدر آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور پہلے کی طرح کیا، فجر سے پہلے آپ ﷺ نے یہ عمل تین دفعہ کیا۔ (نسائی)

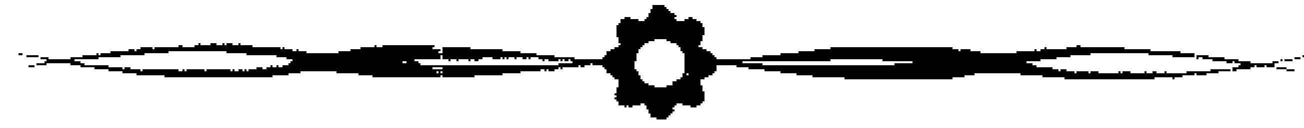
١١٤٣۔ (ضعيف) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَاتِهِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ؟ كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤٦٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٩٢٣] وَالنَّسَائِيُّ.

1143- یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی نماز اور قراءت کے متعلق دریافت کیا: آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ حضرت کی نماز کے متعلق کیا پوچھتے ہو؟ آپ ﷺ نماز پڑھتے، پھر بقدرِ نماز سو جاتے، پھر جس قدر سوتے نماز پڑھ لیتے۔ پھر بقدرِ نماز سو جاتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی قراءت کا ذکر کیا۔ فرمایا: آپ ﷺ کی قراءت کے حرف الگ الگ تھے۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

جب رات کو اٹھے تو کیا پڑھے؟

رات کے قیام سے عبادت کے علاوہ یک سوئی مطلوب ہے، اس لیے آپ ﷺ نماز کے علاوہ ادعیہ اور اذکار بھی پڑھتے، تاکہ یک سوئی ہو اور دل اللہ کی طرف لگ جائے، زبان ظاہری اعمال اور دل کے درمیان ایک واسطہ ہے، جب عمل، زبان اور دل ایک طرف لگ جائیں تو یہی یکسوئی ہے اور یہی عبادت کی روح ہے۔ رات کا وقت تفکرات سے خالی ہوتا ہے، اس لیے اس میں یک سوئی اور دل جمعی کے امکانات زیادہ ہیں۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١١٤٤۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٢٠، صحيح مسلم: ٧٦٩]

1144- *حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو فرماتے:* «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ» *”اے اللہ! تیری تعریف ہے، تو ہی آسمان اور زمین کا محافظ ہے اور جو چیز ان میں ہے اور تیرے لیے حمد ہے۔ اے اللہ! آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے، اس کی روشنی تیری وجہ سے ہے اور تیرے لیے حمد ہے، تو آسمان اور زمین کا بادشاہ ہے اور جو ان میں ہے، تیرے لیے حمد ہے، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، تیری بات حق ہے، جنت حق ہے، آگ حق ہے، تمام نبی سچے ہیں، محمد ﷺ*

سچے ہیں، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیری اطاعت کی، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسا کیا اور میں تیری طرف توجہ کرتا ہوں، تیرے ہی نام سے جھگڑتا ہوں، تیرے فیصلے کو قبول کرتا ہوں، مجھے معاف فرما جو میں نے پہلے کیا، جو میں نے بعد میں کیا، جو سامنے کیا، جو پوشیدہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے اور سب سے آخر، تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری، مسلم)

١١٤٥۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٧٠]

1145- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ جب رات کو نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.» ''اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، تو ہی لوگوں کے اختلافات میں فیصلہ فرمائے گا، اپنے حکم سے مجھے حق کی طرف راہنمائی فرما۔ تو جسے چاہے صراطِ مستقیم کی طرف راستہ دکھائے۔'' (مسلم)

١١٤٦۔ (صحيح) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، أَوْ قَالَ: ثُمَّ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١٥٤]

1146- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی رات کو

بیدار ہو وہ یہ دعا پڑھے: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.» ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، پورا ملک اس کا ہے، تمام حمد اس کی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے، اللہ کے لیے حمد ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا اس کی توفیق سے ہے۔'' پھر کہے: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.'' یعنی اے اللہ! مجھے معاف فرما۔ یا فرمایا: ''پھر دعا کرے، اس کی دعا قبول ہو گی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے اس کی نماز قبول کی جائے گی۔'' (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

۱۱٤۷۔ (**ضعیف**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [٥٠٦١]

1147- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے: «لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْماً، وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.» ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! اپنی صفات سمیت، میں اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری رحمت چاہتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے زیادہ علم عطا کر، میرا دل ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنی رحمت عطا فرما، تو ہی بخشنے والا ہے۔''

۱۱٤۸۔ (**صحیح**) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٢٠٤٨] وَأَبُوْ دَاوُدَ [٥٠٤٢]

1148- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں، جو رات کو ذکر کرتے ہو با وضو سو جائے پھر رات بیدار ہو اور اللہ سے خیر طلب کرے، اللہ اسے وہ

دے دے گا۔" (احمد، ابوداود)

۱۱۴۹۔ (صحيح لغيره وما تحته خط فضعيف) وَعَنْ شَرِيقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَأَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا، وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا، وَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا، وَقَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ، عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا، وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ» عَشْرًا، ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۵۰۸۵]

1149- شریق ہوزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور دریافت کیا، حضرت جب رات کو بیدار ہوتے تو کیا چیز شروع فرماتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے وہ سوال کیا جو تم سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا، جب رات کو بیدار ہوتے تو دس دفعہ تکبیر کہتے، دس دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہتے اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ." دس دفعہ کہتے اور "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ." دس دفعہ، "أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" دس دفعہ اور کلمۂ توحید دس دفعہ۔ پھر فرماتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.» "اے اللہ! میں تیری پناہ دنیا اور آخرت کی تکالیف سے چاہتا ہوں۔" دس دفعہ۔ پھر نماز شروع فرماتے۔ (ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

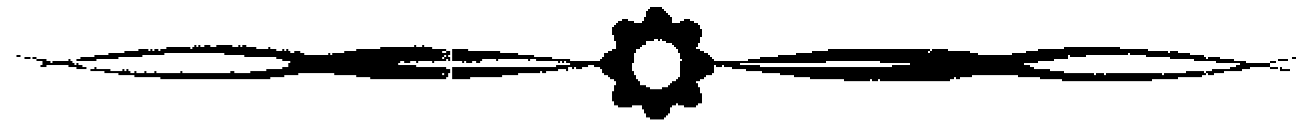
۱۱۵۰۔ (صحيح لغيره) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ» ثُمَّ يَقُولُ: «اَللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا» ثُمَّ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «غَيْرُكَ» ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» ثَلَاثًا، وَفِي آخِرِ الْحَدِيثِ: ثُمَّ يَقْرَأُ. [سنن الترمذي: ۲۴۲، سنن أبي داود: ۷۷۵، سنن النسائي: ۸۹۸]

1150- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب رات کو اٹھتے، اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ»

یعنی اے اللہ! تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام بابرکت ہے اور تیرا مرتبہ اونچا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر فرماتے: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا" یعنی اللہ بہت بڑا ہے۔ پھر فرماتے: «أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ» (ترمذی، ابوداود، نسائی)

١١٥١۔ (**صحيح**) وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: «سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ» الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» الْهَوِيَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٦١٨]، وَلِلتِّرْمِذِيِّ [٣٤١٦] نَحْوُهُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

1151- ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کے حجرے کے قریب سوتا تھا، جب آپ ﷺ رات کو اٹھتے تو میں سنتا: آپ ﷺ "سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ." یعنی تمام کائنات کا رب پاک ہے، دیر تک فرماتے۔ پھر "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ." یعنی اللہ تعالیٰ اپنی صفات سمیت پاک ہے۔ دیر تک فرماتے۔ (نسائی) ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



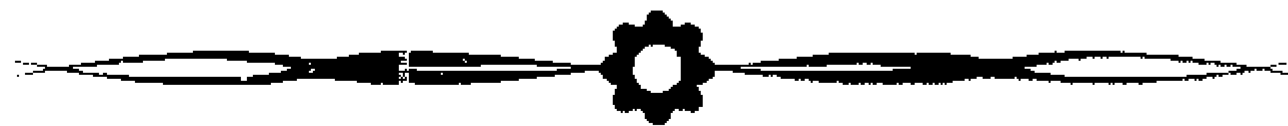
بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام کی ترغیب

رات کی نماز مسنون ہے۔ آنحضرت ﷺ ہمیشہ قیام فرماتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی عموماً پابندی سے تہجد ادا فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرائض کی طرح تو اس کی تاکید نہیں فرماتے تھے، لیکن سنن سے اس کے زیادہ پابند تھے۔ عموماً رات کی نماز میں لمبا قیام فرماتے، بعض دفعہ حضرت کے پاؤں پر ورم آ جاتا، گھر والوں کو بھی ترغیب دلاتے۔

عام طور پر رات کے آخری حصے میں قیام فرماتے۔ بعض اوقات کئی کئی دفعہ رات کو بیدار ہوتے اور سوتے، اس میں جفاکشی کی عادت بھی ہے اور اس وقت دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

حدیث نمبر **1166** میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جادوگر اور عشار کی دعا قبول نہیں فرماتے۔ جادوگر اس لیے کہ وہ لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے، اس کی نظر بازی و شعبدہ بازی سے لوگوں کو دکھ پہنچتا ہے۔ عشار اسے کہتے ہیں جسے حکومت سرحدی علاقوں کے مختلف مقامات میں محصول وصول کرنے کے لیے مقرر کرتی ہے، اگر یہ محصول درست ہو اور چنگی والے اس میں ظلم نہ کریں تو اس میں کوئی گناہ نہیں اور ایسا شخص دین کی خدمت کرتا ہے، اس کی دعا منظور ہو گی۔ اگر وہ محاصل شرعاً ناجائز ہیں جیسے حرام اور ناجائز چیزوں کے محصول۔ یا عشار اور محصل اس میں بددیانتی کریں، جیسے عموماً ایسے مواقع پر ہوتا ہے تو پھر یہ مجرم ہے، اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۱۱۵۲۔ (صحیح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٤٢، صحيح مسلم: ٧٧٦]

1152- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''شیطان تمھارے سر کی گدی پر تین گانٹھیں لگاتا ہے جب تم سوتے ہو، ہر گرہ میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ ابھی سو جاؤ، رات بہت باقی ہے، جب انسان بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو سے دوسری اور نماز سے تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ خوش دل ہو جاتا ہے، ورنہ بد دل اور سست ہو جاتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

۱۱۵۳۔ (صحیح) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٨٣٦، صحيح مسلم: ٢٨١٩]

1153- حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ اتنا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے قدم پر ورم ہو جاتا، آپ ﷺ سے عرض کی گئی: آپ ﷺ اس طرح کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پہلی اور پچھلی لغزشیں معاف فرما دی ہیں؟ فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔'' (بخاری، مسلم)

۱۱۵۴۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: «ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ» أَوْ قَالَ: «فِي أُذُنَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٤٤، صحيح مسلم: ٧٧٤]

1154- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا، وہ ہمیشہ سوتا رہا اور نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کے کان میں شیطان نے

پیشاب کر دیا ہے۔‘‘ ایک روایت میں ہے: ’’اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر دیا ہے۔‘‘ (بخاری، مسلم)

١١٥٥۔ (صحيح) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ» يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ «لِكَيْ يُصَلِّينَ؟ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ» أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ [٧٠٦٩]

1155- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ ایک رات گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ پاک ہے، آج کی رات کس قدر خزانے اترے ہیں اور کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں، کوئی آدمی ہے جو اہلِ حجرات (ازواجِ مطہرات) کو جگائے تا کہ وہ نماز پڑھیں؟ بہت سے کپڑے پہنے ہوئے عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔‘‘ (بخاری)

١١٥٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ: «مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ؟» حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفُجْرُ. [صحيح البخاري: ١١٤٥، صحيح مسلم: ٧٥٨]

1156- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’ہمارے رب تبارک وتعالیٰ ہر رات دو تہائی گزرنے کے بعد آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی ہے جو دعا کرے کہ میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کوئی ہے، جو مانگے، میں اسے دوں؟ کوئی ہے جو بخشش مانگے، میں اسے معاف کروں؟‘‘ (بخاری، مسلم) صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: ’’کون قرض دیتا ہے، ایسے شخص کو جو نہ تو فقیر ہے نہ ظالم؟‘‘ یہاں تک کہ فجر کھل جائے۔

١١٥٧۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٥٧]

1157- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا: ’’رات میں

ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان بھی اسے پا لے اور اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرے، مگر اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے اور یہ واقعہ ہر رات کو ہوتا ہے۔'' (مسلم)

١١٥٧۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٣١، صحيح مسلم: ١١٥٩]

1157- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام کی نماز اللہ کو بہت پسند ہے اور حضرت داود علیہ السلام کا روزہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، حضرت داود علیہ السلام آدھی رات سوتے ایک تہائی رات جاگتے اور چھٹا حصہ رات پھر سو جاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور دن افطار فرماتے۔'' (بخاری، مسلم)

١١٥٨۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ تَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٤٦، صحيح مسلم: ٧٣٩]

1158- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ شروع رات کو سو جاتے اور آخر رات کو جاگتے۔ (یعنی تہجد پڑھتے) پھر اگر اپنے اہل سے کوئی ضرورت ہوتی تو پوری فرماتے۔ پھر سو جاتے، اذان کے وقت بیدار ہوتے، اگر جنبی ہوتے تو غسل فرماتے، اگر غسل کی ضرورت نہ ہوتی تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١١٥٩۔ (**حسن لغيره**) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٥٤٩]

1159- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''رات کے قیام کی

پابندی کرو، یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمھارے اللہ کے قرب کا سبب ہے، برائیوں کو مٹاتا ہے اور گناہوں سے روکتا ہے۔'' (ترمذی)

۱۱۶۰۔ **(ضعیف)** وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ: اَلرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [۹۲۹]

1160- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ہنستا ہے: ① جب آدمی رات کو نماز کے لیے قیام کرے، ② جب لوگ نماز کے لیے صف باندھیں۔ ③ اور جب لوگ دشمن کے لیے صفیں باندھیں۔'' (شرح السنۃ)

۱۱۶۱۔ **(حسن صحیح)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۳۵۷۹] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

1161- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''آخر رات کے درمیانی حصے میں اللہ تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہوتا ہے، اگر تم سے ہو سکے تو ان لوگوں سے ہو جاؤ جو اس وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔'' (ترمذی) ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

۱۱۶۲۔ **(حسن صحیح)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ. رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱۳۰۸] وَالنَّسَائِيُّ [۱۶۱۰]

1162- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے دے دے، اور اس عورت پر اللہ رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند

کو جگائے تاکہ وہ نماز پڑھے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے۔'' (ابوداود، نسائی)

۱۱۶۳۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: « جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٤٩٩]

1163- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کی: کون سی دعا اللہ کے ہاں زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا: ''آخری رات کے درمیانی حصے میں اور فرضی نمازوں کے بعد۔'' (ترمذی)

۱۱۶۴۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [٣٨٩٢]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٢٥٢٧] عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ: « لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ ».

1164- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے بالا خانے ہیں، جن کے اندر سے ان کی بیرونی سطح نظر آئے گی اور باہر سے اندرونی حصہ نظر آئے گا، جسے اللہ نے ان لوگوں کے لیے بنایا ہے جو نرمی سے گفتگو کریں اور (مسکینوں کو) کھانا کھلائیں اور کثرت سے روزے رکھیں اور جب لوگ سو رہے ہوں تو رات کو نماز پڑھیں۔'' (شعب الایمان: بیہقی) ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اس کی روایت میں ہے: ''جو اچھی گفتگو کریں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۱۶۵۔ (صحیح) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٥٢، صحيح مسلم: ١١٥٩]

1165- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا: ''عبداللہ! فلاں آدمی کی طرح نہ ہونا، وہ پہلے رات کو قیام کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔'' (بخاری، مسلم)

١١٦٦۔ (**ضعيف**) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ، يَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٢٨١]

1166۔ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے: ''حضرت داود رات کے بعض حصوں میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے اور فرماتے: اے آلِ داؤد! اٹھو اور نماز پڑھو، اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سب دعائیں قبول فرماتا ہے، لیکن جادوگر اور چونگی والے کی دعا مقبول نہیں ہوتی۔'' (احمد)

١١٦٧۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٠٩١٥]

1167۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے: ''فرضی نماز کے بعد سحری کی نماز سب سے افضل ہے۔'' (احمد)

١١٦٨۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ، فَقَالَ: «إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [٣٢٦١].

1168۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا: فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح چوری کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تم نے کہا ہے، وہ (نماز) اسے اس سے روک دے گی۔'' (شعب الایمان بیہقی)

١١٦٩۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٠٩] وَابْنُ مَاجه [١٣٣٥]

1169۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر والوں کو جگائے اور وہ دونوں دو رکعت نماز اکٹھی پڑھیں تو ان کا نام ذکر

کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں لکھا جاتا ہے۔'' (ابو داود، ابن ماجہ)

۱۱۷۰۔ (**ضعیف**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [٢٤٤٧]

1170- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''میری امت کے شرفاء حافظِ قرآن ہیں اور شب بیدار لوگ۔'' (شعب الایمان بیہقی)

۱۱۷۱۔ (**صحیح**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ يَقُولُ لَهُمْ: الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿ **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى** ﴾ رَوَاهُ مَالِكٌ [٣٨٩]

1171- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق نماز پڑھتے۔ پھر رات کے آخر میں گھر والوں کو نماز کے لیے جگاتے۔ پھر یہ آیت پڑھتے: ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴾ ''اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر استقامت سے عمل کر، ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے، بہتر انجام اہلِ تقویٰ کے لیے ہے۔'' (مالک)



بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

اعمالِ خیر میں میانہ روی

افراط اور تفریط انسانی طبیعت کی دو بیماریاں ہیں۔ افراط جائز حد سے زیادتی کو کہتے ہیں اور تفریط کا لفظ جائز حد سے کمی پر بولا جاتے ہے۔ اعتدال وہ صحیح مقام ہے جس پر طبیعت کو قائم رہنا چاہیے۔ افراط، شوق اور اس میں شدت کا نتیجہ ہے۔ لیکن یہ شدت دیر تک قائم نہیں رہ سکتی، شوق کم ہوتا ہے اور طبیعت اکتانا شروع ہو جاتی ہے۔ جب اس اکتاہٹ کی وجہ سے اچھے کاموں میں اس قدر کمی آ جائے، جس میں مقرر اور متعین وظیفہ بھی ادا نہ ہو سکے تو اسی کا نام تفریط ہے۔ تفریط بعض اوقات افراط کے نتیجے کے طور پر رونما ہوتی ہے، کبھی لاعلمی اور جہالت سے اور کبھی بے اعتنائی سے نمایاں ہوتی ہے، اس لیے آنحضرت ﷺ نے نفلی عبادت میں گو مقدار متعین نہیں فرمائی، تاہم غلو سے روکا ہے۔ قرآن ایک دن میں ختم کرنا پسند نہیں فرمایا، تمام رات قیام کو ناپسند فرمایا، نفلی روزے ہمیشہ رکھنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

عبادت میں احسان اور خشوع اساسی حیثیت رکھتے ہیں، غلو اور کثرت سے جب ملال اور تھکاوٹ محسوس ہو تو ان دونوں اوصاف میں نقصان ہوگا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عبادت محض ایک عادت ہو کر رہ جائے گی، صفتِ احسان اور خشوع سے خالی ہوگی۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے شرعی مقادیر کو دوا سے تشبیہ دی ہے، جس میں کمی بیشی دونوں مضر ہیں۔ (حجۃ اللہ البالغہ: ۲/ ۱۶)

بدعات میں بھی یہی نقص ہے کہ وہ محض عادت ہو جاتی ہیں۔ احسان اور خشوع ان سے ناپید ہو جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: «أَنَا أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأَقُومُ وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي» [1] ''میں روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، رات قیام بھی کرتا ہوں، سوتا بھی ہوں اور اپنے اہل کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں، جو میری سنت سے نفرت

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٠٦٤) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٤٠١)

کرے، وہ میرا ساتھی نہیں'' اس مقدس ہدایت میں میانہ روی کی ہدایت بھی مقصود ہے، لیکن میانہ روی اور اقتصاد کے ساتھ مداومت بے حد مفید ہے، فرائض پر مداوت تو ہوتی ہی ہے، نوافل کا التزام بھی بہت مفید ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

« خَيْرُ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ »[1]

''عبادت اور اعمالِ خیر کم ہوں، لیکن ان پر ہمیشگی کرے۔''

مداومت سے طبیعت مانوس ہو جاتی ہے اور کمی سے اکتانے کا خطرہ نہیں رہتا۔ اس کے بعد لازماً خشوع اور احسان کا مقام آتا ہے، جو دراصل عبادت کی روح ہے۔

تاریخ نے دو قومیں ہمارے سامنے پیش کی ہیں، جن میں سے ایک افراط کی مرتکب تھی اور ایک تفریط کی۔ قومِ یہود ابتداء ہی سے ﴿ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ﴾ کی قائل تھی۔ کام چور اور کم کوش ایسی کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے محسن اور خدا کے رسول کو منہ پر صاف جواب دے دیا کہ موسیٰ! وہاں (بیت المقدس) میں بڑی سخت قوم آباد ہے، ہم وہاں کبھی نہ جائیں گے، ہاں ایک صورت میں ہم وہاں جا سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ وہ قوم شہر خالی کر دے تو ہم قبضہ کر لیں گے اور جب زیادہ سمجھایا گیا تو کہنے لگے: ''تم جاؤ اور اپنے رب کو ساتھ لے جاؤ اور جا کر لڑو، ہم تو یہاں بیٹھیں گے۔''[2] یہ قوم تفریط کا شکار ہوئی اور بالآخر خدا کا غضب اس قوم پر بھڑک اٹھا۔

اور دوسری نصاریٰ کی قوم تھی، یہ افراط میں مبتلا ہوئی، انھوں نے رہبانیت ایجاد کی اور اس پر عامل ہو گئے۔ پھر جب اس بے انداز مجاہدہ سے طبیعت متنفر ہوئی تو ایسی ہوئی کہ بالآخر اس قوم نے مذہب سے بغاوت کی، پوپ سے اختیارات چھین لیے گئے، کلیسا کا احترام ختم ہوا اور بالآخر یہ قوم بھی یہود کی طرح گمراہ اور لامذہب ہو گئی۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے افراط اور تفریط دونوں سے روکا اور میانہ روی کی تلقین کی۔

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٤٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٨٢)

[2] ﴿ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ﴾ [المائدة: ٢٤]

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١١٧٢۔ **(صحيح)** عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [صحيح البخاري: ١١٤١، صحيح مسلم: ١١٥٨]

1172- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ ہر ماہ میں اس قدر افطار فرماتے کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اس میں روزہ نہیں رکھیں گے اور اس قدر روزے رکھتے، ہم خیال کرتے کہ اس میں افطار نہیں فرمائیں گے اور رات کے کسی حصے میں تم حضرت کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو، سوتے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ (بخاری)

١١٧٣۔ **(صحيح)** وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٣، صحيح مسلم: ٧٨٢]

1173- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے، جس پر ہمیشگی کی جائے گو تھوڑا ہو۔'' (بخاری، مسلم)

١١٧٤۔ **(صحيح)** وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٥١، صحيح مسلم: ٧٨٥]

1174- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''عمل کی حسبِ طاقت پابندی کرو، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا تم اکتا جاؤ گے۔'' (بخاری، مسلم)

١١٧٥۔ **(صحيح)** وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٥٠، صحيح مسلم: ٧٨٤]

1175- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''نماز خوشی سے پڑھو، جب طبیعت تھک جائے تو بیٹھ جاؤ۔'' (بخاری، مسلم)

١١٧٦۔ **(صحيح)** وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ

أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٢١٢، مسلم: ٧٨٦]

1176- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز میں کسی کو اونگھ آ جائے تو اسے سو جانا چاہیے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے، جب کوئی اونگھ کی حالت میں نماز پڑھے، ہوسکتا ہے وہ استغفار کے بجائے اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔'' (بخاری، مسلم)

١١٧٧۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٣٩]

1177- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین آسان ہے، دین کے معاملے میں جو بھی تشدد سے کام لے دین اس پر غالب ہوگا، پس میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کا قرب حاصل کرو (نوافل سے)۔ اور لوگوں کو بشارت دو۔ صبح و شام اور رات کے بعض حصوں میں عبادت کے لیے مدد طلب کرو۔'' (بخاری)

١١٧٨۔ (صحيح) وَعَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٤٧]

1178- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو آدمی اپنے وظیفہ یا اس کے کسی حصے سے سو جائے۔ پھر نمازِ فجر اور ظہر کے درمیان اس کو پڑھ لے، اس کے لیے یہ اسی طرح ہے، جیسے اس نے رات کو پڑھا۔'' (مسلم)

١١٧٩۔ (صحيح) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١١٧]

1179- عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کھڑے ہو کر پڑھو، اگر ہو سکے تو پہلو کے بل پڑھو۔'' (بخاری)

١١٨٠۔ (صحيح) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا. قَالَ: «إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ

أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١١٦]

1180- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز کے متعلق دریافت کیا گیا: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے، اسے بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا اجر ملے گا۔'' (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١١٨١۔ (ضعيف) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «مَنْ آوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ، لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ. [سنن الترمذي: ٣٥٢٦]

1181- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''جو آدمی بستر پر باوضو لیٹے اور سونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے، رات کو جب پہلو بدلے تو اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بہتری طلب کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔'' (اذکارِ نووی براویت ابن سنّی)

١١٨٢۔ (حسن لغيره) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الِانْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى هُرِيقَ دَمُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتَّى هُرِيقَ دَمُهُ». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٩٣٠]

1182- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارا رب دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے: ① ایک آدمی جو اپنے بستر اور لحاف اور اپنے اہل وعیال سے نماز کے لیے اٹھا، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو، اپنے بستر اور لحاف سے اور اپنے اہل وعیال سے اٹھا نماز کے لیے، میری طرف رغبت کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے میرے عذاب

سے۔ ② وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں لڑا اور اپنے ساتھیوں سمیت اس نے شکست کھائی اور اس نے اس شکست کے گناہ کو سمجھا اور لڑائی کی طرف واپسی کے اجر کو بھی سمجھا، وہ لوٹا یہاں تک کہ اس کا خون گرا دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو، میرے اجر میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر لوٹا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔'' (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۱۸۳۔ (صحیح) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: «مَالَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو؟» قُلْتُ: حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ» وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا، قَالَ: «أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۷۳۵]

1183- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نماز بیٹھ کر پڑھنے کا اجر آدھا ہوتا ہے۔'' پھر میں آیا، میں نے حضرت ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا، میں نے اپنا ہاتھ حضرت ﷺ کے سر پر رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کی: مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز کا اجر آدھا ہوتا ہے اور آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔'' (یعنی میں بوڑھا ہوں، تم جوان ہو، مجھے عذر ہے، تمھیں یہ عذر نہیں)۔'' (مسلم)

۱۱۸۴۔ (صحیح) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ: لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٤٩٨٥]

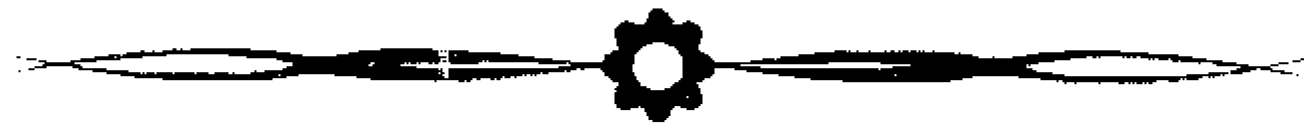
1184- سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنوخزیمہ کے ایک آدمی نے کہا: کاش میں نماز پڑھ لیتا اور میں آرام کرتا تو لوگوں نے اس کی بات کو معیوب سمجھا۔ اس نے کہا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، فرماتے تھے: ''اے بلال! ہمیں نماز سے خوش کرو۔'' (ابوداود)

بَابُ الْوِتْرِ

نمازِ وتر

وتر طاق کو کہتے ہیں۔ تہجد کے بعد ایک وتر پڑھا جائے تو ساری نماز طاق ہو جائے گی، اسی لیے اس کی تعداد ایک سے تیرہ تک ہے۔ ہر طاق عدد آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ یہ نماز مسنون ہے، اس سنت کی آپ ﷺ نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ اس کا اصلی وقت تو رات کا آخری حصہ ہے، لیکن آنحضرت ﷺ نے امت کی سہولت کے لیے پہلی رات پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رمضان میں تراویح کے ساتھ با جماعت ادا فرماتے۔ آنحضرت ﷺ وتر میں قنوت پڑھتے، لیکن قنوت واجب نہیں۔ فقہائے حنفیہ کا خیال ہے کہ اگر قنوت بھول جائے تو سجدۂ سہو کرنا چاہیے، لیکن قنوت کے وجوب اور التزام کا سنت میں کوئی ثبوت نہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک اور نماز کا اضافہ فرمایا ہے، اس کا وقت عشاء سے طلوعِ فجر تک ہے۔''[1] اگر رات اٹھنے کا یقین ہو تو وتر آخر رات میں پڑھنا افضل ہے۔ قنوت کے مختلف صیغے و الفاظ ہیں، لیکن صحیح وہی ہے جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ البتہ نوازل اور حوادث کے وقت حضرت ﷺ قنوت میں ان حوادث کے متعلق دعا فرماتے۔



[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (١٤١٨) صحيح مسلم، رقم الحديث (٤٥٢) امام البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١١٨٥۔ (**صحيح**) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٩٠، صحيح مسلم: ٧٤٩]

1185- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح کا خطرہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو، جو نماز اس نے پڑھی ہے یہ رکعت اس کو وتر کر دے گی۔'' (بخاری، مسلم)

١١٨٦۔ (**صحيح**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٥٢]

1186- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔'' (مسلم)

١١٨٧۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح مسلم: ٧٣٧]

1187- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ ان میں پانچ رکعت وتر ہوتے، ان میں صرف آخری رکعت میں تشہد فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

١١٨٨۔ (**صحيح**) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ. قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللَّهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ

يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ، فَلَمَّا أَسَنَّ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى، فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٤٦]

1188- سعد بن ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ مجھے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے متعلق بتا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: قرآن ہی آپ ﷺ کا اخلاق تھا۔ میں نے عرض کی: ام المومنین! حضرت کی نمازِ وتر کے متعلق مجھے بتائیں۔ فرمایا: ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتی تھیں، آپ ﷺ رات کو جب اللہ چاہتا بیدار ہوتے، آپ ﷺ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آپ ﷺ نو رکعت ادا فرماتے، صرف آٹھویں رکعت میں تشہد بیٹھتے، اللہ کا ذکر فرماتے اور اس کی حمد کرتے اور دعا فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ کہتے اور نویں رکعت پڑھتے اور تشہد بیٹھ جاتے، اللہ کا ذکر فرماتے اور اس کی حمد کرتے اور دعا فرماتے۔ پھر سلام کہتے جو ہم کو سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھے ہوئے دو رکعت ادا فرماتے، بیٹا! یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور بدن پر گوشت زیادہ ہو گیا، سات رکعت ادا فرماتے اور (آخری) دو رکعت میں ویسے ہی کرتے، جیسے پہلے نو رکعت میں کرتے تھے۔ بیٹا! یہ نو رکعت ہوئیں اور آنحضرت ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو پسند فرماتے کہ اسے ہمیشگی سے پڑھتے رہیں اور جب نیند غالب ہوتی یا آپ کو درد ہوتا، رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا فرماتے، مجھے معلوم نہیں، آپ ﷺ نے کبھی ایک رات میں قرآن پڑھا ہو اور نہ ہی تمام رات صبح تک قیام فرمایا اور نہ ہی رمضان کے سوا پورا مہینا روزے رکھے۔ (مسلم)

١١٨٩۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [صحيح البخاري: ٩٩٨، صحيح مسلم: ٧٥١]

1189- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: ''رات کی نماز میں وتر سب سے آخر پڑھو۔'' (مسلم)

١١٩٠ـ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٥٠]

1190- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ سے بیان فرماتے ہیں: ''وتر صبح سے پہلے پڑھو۔'' (مسلم)

١١٩١ـ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٥٥]

1191- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جسے خطرہ ہو کہ پچھلی رات نہیں جاگ سکے گا، وہ پہلی رات وتر پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ وہ آخر رات کو جاگ اٹھے گا تو وہ وتر آخر رات ہی کو پڑھے، رات کے آخری حصے میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل وقت ہے۔'' (مسلم)

١١٩٢ـ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٩٦، صحيح مسلم: ٧٤٥]

1192- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ نے رات کے ہر ہر حصے میں وتر پڑھے۔ اول میں اور درمیان میں اور آخر میں اور آخر عمر میں وتر سحری کے وقت پڑھتے۔ (بخاری، مسلم)

١١٩٣ـ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٩٨١، صحيح مسلم: ٧٢١]

1193- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے مخلص دوست (آنحضرت ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر ماہ میں تین دن کے روزے اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١١٩٤۔ (صحيح) عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ ﷺ: أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ. قُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ. قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفُتُ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ، وَرُبَّمَا خَفَتَ، قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٢٦]، وَرَوَى ابْنُ مَاجَه [١٣٥٤] الْفَصْلَ الْأَخِيرَ.

1194- غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ آنحضرت ﷺ جنابت کا غسل پہلی رات فرماتے تھے یا آخر رات میں؟ فرمایا: کبھی پہلی رات کو کرتے، کبھی آخر رات کو۔ میں نے کہا: ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے میں وسعت رکھی۔ میں نے دریافت کیا: آپ ﷺ وتر اول شب میں ادا فرمایا کرتے تھے یا آخر شب میں؟ فرمایا: کبھی اول شب میں وتر پڑھ لیتے، کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا: ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اللہ نے اس مقام میں وسعت رکھی۔ میں نے دریافت کیا: آپ قراءت بلند آواز سے پڑھتے تھے یا آہستہ؟ فرمایا: کبھی بلند آواز سے پڑھتے کبھی آہستہ۔ میں نے کہا: ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اللہ نے اس مسئلے میں گنجایش رکھی ہے۔ (ابوداود) ابن ماجہ نے آخری بات کا ذکر کیا ہے۔

١١٩٥۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ﷺ: بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ، وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَّثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ، وَّلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١٣٢٦]

1195- عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آنحضرت ﷺ کتنی رکعت وتر پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: سات رکعت، نو رکعت، گیارہ رکعت اور کبھی

تیرہ رکعت، سات رکعت سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (ابوداود)

١١٩٦۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١٤٢٢] وَالنَّسَائِيُّ [١٧١١] وَابْنُ مَاجَه [١١٩٠]

1196- ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ''وتر ہر مسلمان پر ضروری ہیں، جو چاہے پانچ وتر پڑھے، جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر پڑھے۔'' (ترمذی، ابوداود، نسائی)

١١٩٧۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٥٣] وَأَبُو دَاوُدَ [١٤١٦] وَالنَّسَائِيُّ [١٦٧٥]

1197- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکیلا ہے۔ وتر (طاق نماز) کو پسند فرماتا ہے۔ اے قرآن کے ماننے والو! وتر پڑھو۔'' (ترمذی، ابوداود، نسائی)

١١٩٨۔ (صحیح لغیرہ وما تحته خط فضعیف) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٥٢] وَأَبُو دَاوُدَ [١٤١٨]

1198- خارجہ بن خدافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک نماز عطا فرمائی ہے، وہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت عشاء اور فجر کے درمیان رکھا ہے۔'' (ترمذی، ابوداود)

١١٩٩۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٦٥] مُرْسَلًا.

1199- زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو وتر سے سو گیا، وہ جب صبح ہو جائے تو پڑھ لے۔'' (ترمذی مرسل)

۱۲۰۰۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ رضي الله عنها بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٦٣] وَأَبُو دَاوُدَ [١٤١٤]، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٧٥٠] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ [٢١١٤١] عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ [١٦٣٠] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَلَمْ يَذْكُرَا وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

1200- عبدالعزیز بن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آنحضرت ﷺ وتروں میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں سورت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اورمعوذتین (سورۃ فلق اورسورۃ الناس)۔ (ترمذی، ابوداود) نسائی نے عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ سے، احمد نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور (احمد و دارمی نے) معوذتین کا ذکر نہیں فرمایا۔

۱۲۰۱۔ (صحيح) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٦٤] وَأَبُو دَاوُدَ [١٤٢٥] وَالنَّسَائِيُّ [١٧٤٥] وَابْنُ مَاجَه [١١٧٨] وَالدَّارِمِيُّ [١٧٣٧]

1201- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: آنحضرت ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تاکہ میں انھیں وتروں کی قنوت میں پڑھوں: «اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ» ''اے اللہ! مجھے ہدایت والوں میں ہدایت فرما اور صحت مند لوگوں میں مجھے صحت عطا فرما، مجھے ان لوگوں میں رکھ، جن کا تو والی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا، اس میں برکت فرما اور اپنی قضا کے شر سے مجھے بچا، تو فیصلہ فرماتا ہے، تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو والی ہے، وہ ذلیل نہیں ہوسکتا۔ اے

میرے رب! تو بابرکت اور برتر ہے۔'' (ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۲۰۲۔ (صحيح) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤٣٠] وَالنَّسَائِيُّ [١٦٩٩] وَزَادَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ [١٧٣٢] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ.

1202- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وتروں سے سلام کہتے تو فرماتے: ''«سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ.» ''اللہ تعالیٰ بادشاہ پاک ہے۔'' (ابوداود) نسائی نے زیادہ کیا: تین دفعہ لمبی آواز سے فرماتے اور نسائی نے عبدالرحمان بن ابزیٰ سے، وہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ.'' اور تیسری دفعہ اونچی آواز سے فرماتے۔

۱۲۰۳۔ (صحيح) وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَتْرِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤٢٧] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٥٦٦] وَالنَّسَائِيُّ [١٧٤٧] وَابْنُ مَاجَه [١١٧٩]

1203- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے آخر میں فرماتے: ''«اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ» ''اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری عفو کی پناہ چاہتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا، تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف فرمائی۔''

(ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۲۰٤۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قِيلَ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ، وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي

مُلَيْكَةَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨/ ١٧]

1204- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے کہا گیا، تمھیں معلوم ہے، امیر معاویہ ایک ہی وتر پڑھا کرتے ہیں۔ فرمایا: وہ درست کرتے ہیں۔ وہ فقیہ ہیں۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا اور آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے، وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان کو بتلایا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ (بخاری)

١٢٠٥۔ (**ضعيف**) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤١٩]

1205- حضرت بُرَیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے: ''وتر حق ہے، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے۔'' (ابو داود)

١٢٠٦۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا اسْتَيْقَظَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٦٥] وَأَبُو دَاوُدَ [١٤٣١] وَابْنُ مَاجَه [١٢٦٨]

1206- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے، وہ جب جاگے یا اسے یاد آئے تو پڑھ لے۔'' (ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ)

١٢٠٧۔ (**ضعيف**) وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ: أَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ [٤٠٣/ ١٢٥]

1207- امام مالک کو معلوم ہوا، کسی آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے متعلق دریافت کیا، آیا یہ واجب ہیں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر ادا کیے، وہ

آدمی بار بار سوال دہراتا رہا اور عبداللہ فرماتے رہے: آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں نے وتر ادا کیے۔ (موطا)

۱۲۰۸۔ (ضعیف) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٦٠]

1208- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے تین وتر پڑھے اور ان میں مفصل کی نو سورتیں پڑھیں ہر رکعت میں تین سورتیں پڑھتے اور آخر میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے۔ (ترمذی)

۱۲۰۹۔ (صحیح) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ، فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٤٠٥]

1209- نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا اور آسمان ابر آلود تھا، انھیں صبح کا خطرہ ہوا تو ایک وتر پڑھا۔ پھر بادل دور ہوگیا تو معلوم ہوا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، پھر ایک رکعت پڑھ کر اس وتر کو شفعہ کیا، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر جب صبح کا خطرہ محسوس ہوا تو ایک رکعت وتر پڑھا۔ (مالک)

۱۲۱۰۔ (صحیح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٣١]

1210- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ رات کے وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے اور قراءت بھی بیٹھ کر پڑھتے۔ جب قراءت تیس چالیس آیات باقی رہ جاتی تو کھڑے ہوکر تلاوت فرماتے۔ پھر رکوع کرتے۔ پھر سجدہ فرماتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ (مسلم)

۱۲۱۱۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٧١]، وَزَادَ ابْنُ مَاجَه [١١٩٥]: خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

1211- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ وتروں کے بعد دو رکعت ادا فرماتے۔ (ترمذی) ابن ماجہ نے زیادہ کیا کہ ہلکی سی دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

١٢١٢۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه [١١٩٦]

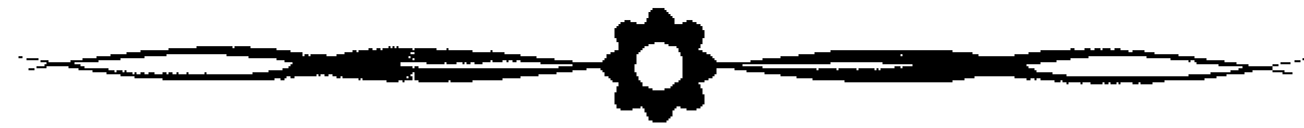
1212۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ ایک وتر پڑھا کرتے تھے، پھر دو رکعت ادا فرماتے یہ قراءت بیٹھ کر پڑھتے، جب رکوع کرنا چاہتے کھڑے ہو کر رکوع فرماتے۔ (ابن ماجہ)

١٢١٣۔ (**صحيح**) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هَذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [١٥٩٤]

1213۔ ثوبان رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: ''یہ رات کا جاگنا تکلیف اور بوجھ ہے، اگر تم سے کوئی وتر پڑھ لے تو دو رکعت ادا کرے، اگر وہ رات کو قیام کر سکے (تو بہتر) ورنہ یہ دو رکعت اس کے قائم مقام ہوں گی۔'' (ترمذی، دارمی)

١٢١٤۔ (**حسن**) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا: ﴿ إِذَا زُلْزِلَتِ ﴾ و﴿ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٢٢٤٦]

1214۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ یہ دو رکعت وتروں کے بعد بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اور سورت ''إذا زلزلت'' اور سورت ''کافرون'' پڑھتے۔ (احمد)



بَابُ الْقُنُوْتِ

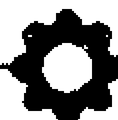
قنوت کا تذکرہ

وتر رات کی نماز ہے، پہلی رات ادا کرے تو اجازت ہے، اس کا اصلی وقت آخری رات ہے، اس میں بعض خصوصیات ہیں۔ احناف وتر واجب سمجھتے ہیں، صحیح یہ ہے کہ وتر سنت ہیں، لیکن سنت سے مؤکد۔ حضرت علی، عبداللہ بن عمر، عبادہ بن صامت اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی صراحت منقول ہے۔ (حجۃ اللہ: ۲/۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض وقت وتروں میں قنوت پڑھتے۔ رمضان المبارک کے پچھلے نصف میں التزام سے قنوت پڑھتے۔ جب کوئی لشکر جاتا، مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی، کسی ظالم کا خطرہ پیش آجاتا تو آپ پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھتے، یہ معمول اس وقت تک جاری رہتا، جب تک وہ مصیبت رفع نہ ہو جاتی۔

قنوتِ نازلہ کے الفاظ متعین نہیں، حسبِ موقع مناسب الفاظ سے دعا فرماتے، عام حالات میں وہی دعا فرماتے جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا۔

قنوت واجب نہیں۔ شوافع صبح کی نماز میں قنوت ضروری سمجھتے ہیں اور احناف وتروں میں۔ دونوں مذاہب کے لیے کوئی صحیح اور صریح دلیل نہیں، صحیح یہ ہے کہ قنوت کے بغیر وتر ہو جاتے ہیں، اگر قنوت بھول جائے تو سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، بلکہ اگر صبح یا وتروں میں اسے واجب سمجھ کر پڑھا جائے تو بدعت ہوگا، جس طرح ابو مالک اشجعی سے مروی ہے۔

قنوت رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح درست ہے، اکثر صحیح روایات بعد رکوع کی موید ہیں۔ امام بیہقی فرماتے ہیں: ''رُوَاةُ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ أَكْثَرُ وأحفظ..'' (فتح الباري)



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۱۲۱۵۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ» يَجْهَرُ بِذَلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: «اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا» لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ الْآيَة. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[صحيح البخاري: ٤٥٩٠، صحيح مسلم: ٦٧٥]

1215- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے لیے دعا فرمانا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے۔ بہت دفعہ جب «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» فرماتے تو یہ دعا کرتے: «اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ» ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عنایت فرما اور قبیلہ مضر کو پوری طرح کچل دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط مسلط فرما۔'' اور اونچی آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں عرب کے بعض قبیلوں پر لعنت فرماتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨] ''اے پیغمبر! تمھیں کوئی اختیار نہیں۔'' (بخاری، مسلم)

۱۲۱۶۔ (صحيح) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُصِيبُوا، فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٠٢، صحيح مسلم: ٦٧٧]

1216- عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں

قنوت کے متعلق دریافت کیا، رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع کے بعد؟ انھوں نے فرمایا: رکوع سے پہلے پڑھنی چاہیے، آپ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینا پڑھی تھی، آپ ﷺ نے ستر آدمی بھیجے، جنھیں قراء (حافظ) کہا جاتا تھا، ان کو راستے میں قتل کر دیا گیا، آپ ﷺ نے ایک ماہ ان (کے قاتلوں) کے لیے بد دعا کی۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٢١٧۔ (حسن) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤٤٣]

1217۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے متواتر ایک ماہ تک پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی، آخری رکعت میں جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو عرب کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ پر بد دعا فرماتے، یہ سب قبائل قبیلہ بنوسلیم سے تعلق رکھتے تھے اور مقتدی آمین کہتے۔ (ابو داود)

١٢١٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٤٤٥] وَالنَّسَائِيُّ [١٠٧٩]

1218۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ایک مہینا قنوت پڑھ کر پھر ترک کر دی۔ (ابو داود، نسائی)

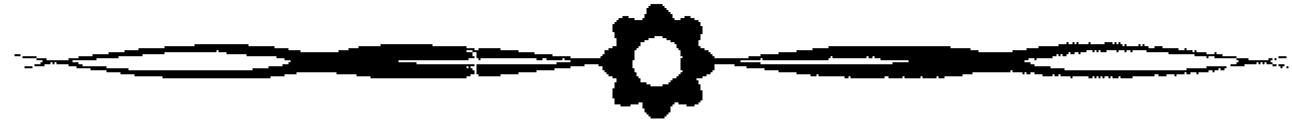
١٢١٩۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ! إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ، أَكَانُوا يَقْنُتُونَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٠٢] وَالنَّسَائِيُّ [١٠٨٠] وَابْنُ مَاجَه [١٢٤١]

1219۔ ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: آپ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے یہاں کوفہ میں قریباً پانچ سال نماز پڑھی ہے، کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا: بیٹا یہ بدعت ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٢٢٠۔ (**ضعيف**) عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ يَتَخَلَّفُ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ، فَكَانُوا يَقُولُونَ: أَبَقَ أُبَيٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١٤٢٩]. وَسُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [١١٨٤]

1220- حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا، وہ بیس رات تک نماز پڑھاتے، آخری نصف کے سوا قنوت نہ پڑھتے، جب آخری عشرہ آتا تو وہ پیچھے رہ جاتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور وہ لوگ کہتے: ابی بھاگ گئے۔ (ابو داود) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کی بابت دریافت کیا گیا۔ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت رکوع کے بعد پڑھی ہے اور ایک روایت میں ہے: رکوع سے پہلے اور بعد دونوں جگہ پڑھی۔ (ابن ماجہ)



بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

قیامِ رمضان کا ذکر

ماہِ رمضان برکت کا مہینا ہے، اس میں عبادات کا اجر زیادہ ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ رمضان میں بہت زیادہ ریاضت فرماتے، گھر کے لوگوں کو نماز کی ترغیب دیتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کثرت سے نوافل ادا فرماتے۔ لوگوں کی سہولت کے لیے اجازت فرمائی کہ تہجد پہلی رات پڑھ لی جائے، قیامِ رمضان اور تراویح اسی کا دوسرا نام ہے۔ رمضان مبارک میں قیامِ رمضان کے علاوہ رات کے وقت کوئی اور نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔ اس نماز میں قیام لمبا کرتے، عموماً آٹھ رکعت پڑھتے، وتر اس کے علاوہ پڑھتے۔ نماز کے لیے اہتمام فرماتے۔ زندگی کے آخری رمضان میں متواتر تین دن تراویح ادا فرمائیں، بہت لمبا قیام فرمایا، ۲۷ کی رات کو سحری تک نماز پڑھتے رہے۔ ان راتوں میں آپ ﷺ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ امام مروزی رحمہ اللہ نے قیام اللیل میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ذکر فرمایا:

«إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِيْ رَمَضَانَ فِيْ لَيْلَةٍ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ» (ص:۹۱)

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں وتر کے علاوہ آٹھ رکعت پڑھتے تھے۔[1]

یہ نماز چونکہ نفلی ہے، اس لیے اس میں فرائض کی طرح حتمی تحدید نہیں فرمائی گئی۔ سائب بن یزید سے منقول ہے کہ لوگ بیس رکعت پڑھتے تھے، وہب بن کیسان سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ اعمش اور عطا سے بھی بیس کا ذکر آیا ہے، صالح مولی التوامہ فرماتے ہیں: لوگ حرہ سے پہلے اکتالیس رکعت پڑھتے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے ۳۸ رکعت منقول ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ بیس پسند کرتے تھے، ایک روایت امام شافعی رحمہ اللہ سے ۳۹ رکعت بھی آئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

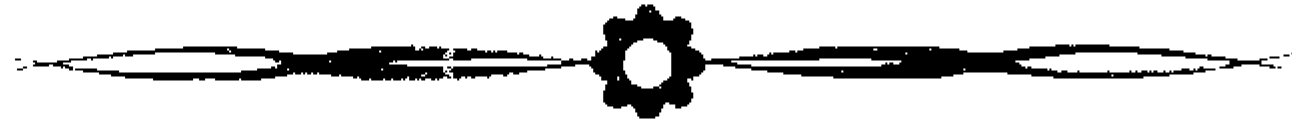
"لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ضِيْقٌ وَّلَا حَدٌّ يَّنْتَهِيْ إِلَيْهِ لِأَنَّهٗ نَافِلَةٌ فَإِنْ أَطَالُوا

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (٢٠١٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٧٣٨)

الْقِيَامَ وَأَقَلُّوا السُّجُودَ فَحَسَنٌ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وإِنْ أَكْثَرُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَهُوَ حَسَنٌ" الخ مُخْتَصِراً. (قیام اللیل، ص: ۹۲)

''یہ نفلی نماز ہے، اس میں کوئی وقت اور پابندی نہیں، اگر قیام لمبا کرے اور رکعتیں کم کرے تو مجھے پسند ہے، اگر رکوع وسجود زیادہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق سات رکعت سے تیرہ رکعت وتر سمیت مروی ہے، زیادہ تر آٹھ رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے اور یہی سنتِ نبوی ہے۔ اس نماز میں اصل چیز طمانیت ہے اور سکون، اگر نماز میں سکون اور طمانیتِ قلب حاصل نہ ہوتو عدد کی کثرت چنداں مفید نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوے میں فرمایا ہے کہ قیامِ رمضان کے متعلق کوئی معین عدد آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں فرضوں کی طرح عدد کی پابندی نہیں فرمائی گئی، ورنہ جہاں تک آنحضرت ﷺ کے عمل کا تعلق ہے، اس کا عدد معلوم ہے اور صحیح روایات سے ثابت ہے، شیخ الاسلام رحمہ اللہ ایسے بحر العلوم سے یہ کیسے مخفی رہ سکتا تھا، ان روایات کا ذکر بھی ان کی کتابوں میں موجود ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٢٢١۔ (صحيح) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٧٣١، صحيح مسلم: ٧٨١]

1221- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد میں چٹائیوں سے حجرہ بنایا، کئی رات اس میں نماز پڑھتے رہے، لوگ آپ کے پیچھے جمع ہو گئے، پھر ایک رات آپ ﷺ کی آواز مفقود ہو گئی۔ لوگوں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ سو گئے، بعض لوگ کھانسنے لگے تاکہ آپ ان کی طرف نکلیں۔ فرمایا: ''جو کچھ تم کرتے رہے مجھے معلوم ہے، مجھے ڈر پیدا ہوا کہ تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے، اگر یہ فرض کر دی گئی تو تم اس کی پابندی نہیں کر سکو گے، اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، فرضی کے علاوہ نماز گھر میں افضل ہے۔'' (بخاری، مسلم)

١٢٢٢۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [صحيح البخاري: ٣٧، صحيح مسلم: ٧٥٩]

1222- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ رمضان میں قیام کے لیے رغبت دلاتے تھے، اس میں تاکیدی حکم نہیں دیتے تھے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو رمضان کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرے، اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' آنحضرت ﷺ نے انتقال فرمایا اور لوگوں کا عمل اسی طرح تھا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کی خلافت میں بھی اسی طرح ہوتا رہا اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ابتدائی خلافت میں بھی۔ (مسلم)

١٢٢٣۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٧٨]

1223۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھے تو گھر کے لیے نماز کا کچھ حصہ باقی رکھے، اللہ اس کے گھر میں بھی اس سے خیرو برکت فرمائے گا۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٢٢٤۔ (صحيح) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَو نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ؟. فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ». قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ. قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ. ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣٧٥] وَالتِّرْمِذِيُّ [٨٠٦] وَالنَّسَائِيُّ [١٦٠٥]، وَرَوَى ابْنُ مَاجه [١٣٢٧] نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ.

1224۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ روزے رکھے، آپ نے سارا مہینا قیام نہ فرمایا یہاں تک کہ سات دن باقی رہ گئے۔ آپ ﷺ نے قیام فرمایا یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی، جب چھٹا دن آیا تو آپ ﷺ نے قیام نہیں فرمایا۔ جب پانچواں دن آیا تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ نصف شب تک قیام فرمایا۔ میں نے عرض کی: حضرت! آج آپ ہمارے ساتھ اور زیادہ قیام فرما دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان امام کے ساتھ آخر تک نماز

پڑھے، اسے پوری رات کے قیام کا اجر ملتا ہے۔'' چوتھی رات قیام نہ فرمایا۔ جب تیسری رات (ستائیسویں) آئی تو سارے اہل اور ازواجِ مطہرات اور تمام لوگوں کو جمع فرمایا اور آپ نے با جماعت قیام فرمایا، یہاں تک کہ ہمیں خطرہ ہوا کہ سحری ضائع نہ ہو جائے۔ پھر باقی مہینا ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) ترمذی میں باقی مہینا قیام نہ کرنے کا ذکر نہیں۔

۱۲۲۵۔ (ضعيف) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ، فَقَالَ: «أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۷۳۹] وَابْنُ مَاجَه [۱۳۸۹]، وَزَادَ رَزِينٌ: «مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ.

1225- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو (بستر سے) گم پایا، آپ ﷺ اچانک بقیع (قبرستان) میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں خطرہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے خیال ہوا کہ آپ اپنی بعض دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) رزین نے زیادہ فرمایا: ''ان لوگوں کو معاف فرماتے ہیں جو آگ کے مستحق ہیں۔ ترمذی نے فرمایا: امام بخاری اس حدیث کو ضعیف فرماتے تھے۔

۱۲۲۶۔ (صحيح) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱۰۴۴] وَالتِّرْمِذِيُّ [۱۲۹۵]

1226- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''فرض نماز کے سوا نوافل گھر میں پڑھنا مسجدِ نبوی میں ادا ہونے سے بھی افضل ہیں۔'' (ابوداود، ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۲۲۷۔ (صحیح) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِءٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ. يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ. وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [۲۵۹۲]

1227- عبدالرحمان بن عبدالقاری فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا، لوگ مختلف گروہوں میں بٹ رہے تھے، کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، کسی کے ساتھ چند آدمی پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان کو ایک حافظ پر جمع کروں تو بہتر ہوگا۔ پھر تاکید کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرما دیا۔ پھر کسی رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا، لوگ حافظ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نئی بات اچھی ہے، جس وقت تم سو جاتے ہو، وہ اس وقت سے بہتر ہے، جس میں تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ آخر رات پڑھنا اول رات سے بہتر ہے، کیونکہ لوگ اول رات پڑھتے تھے۔ (بخاری)

۱۲۲۸۔ (صحیح) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَّقُومَا لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَكَانَ الْقَارِءُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ، حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [۳۷۹]

1228- سائب بن یزید فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھایا کریں اور قاری سوسو آیت والی سورتیں پڑھتا اور قیام کی لمبائی کی وجہ سے ہم لاٹھی کا سہارا لیتے اور صبح کے قریب ہم واپس لوٹتے۔ (مالک)

١٢٢٩۔ (صحيح) وَعَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ الْقَارِءُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، وَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٣٨١]

1229- اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں کو پایا، وہ رمضان میں کفار پر لعنت کرتے تھے، قاری سورت بقرۃ آٹھ رکعت میں پڑھتا اور جب وہ بارہ رکعت میں پڑھتا تو لوگ اسے تخفیف محسوس کرتے۔ (مالک)

١٢٣٠۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُورِ. وَفِي أُخْرَى مَخَافَةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٣٨٢]

1230- حضرت عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابی رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے: ہم قیامِ رمضان سے فارغ ہوتے، فجر کے ڈر سے ہم خادموں کو کھانے کے متعلق جلدی کرنے کے لیے کہتے۔ (مالک)

١٢٣١۔ (ضعيف) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «هَلْ تَدْرِينَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ؟» يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَتْ: مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! فَقَالَ: «فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ». فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى». ثَلَاثًا. قُلْتُ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَّتِهِ فَقَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ». يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ [٥٣٠]

1231- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمھیں معلوم ہے، نصف شعبان کی رات میں کیا فضیلت ہے؟“ میں نے عرض کی: حضرت اس میں کیا فضیلت ہے؟ فرمایا: ”اس سال میں جس قدر انسانی بچے پیدا ہونے والے ہیں، وہ بھی لکھ دیے جاتے ہیں اور تمام

مرنے والے بھی لکھ دیے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے عمل اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جنت میں جو بھی داخل ہوگا، اللہ کی رحمت ہی سے داخل ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں جو بھی جائے گا، اللہ کی رحمت سے جائے گا۔'' یہ تین دفعہ فرمایا، میں نے عرض کی: حضرت! کیا آپ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور فرمایا: ''میں بھی اسی صورت میں داخل ہو سکتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین دفعہ فرمایا۔ (دعوات کبیر بیہقی)

۱۲۳۲۔ (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَّسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: « إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجه [١٣٩٠]، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ [٦٦٤٣] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. وَفِي رِوَايَتِهِ: « إِلَّا اثْنَيْنِ: مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ ».

1232- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو توجہ فرماتے ہیں، کینہ ور اور مشرک کے سوا سب کو معاف فرماتے ہیں۔'' (ابن ماجہ) ابوداود نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے اسے روایت فرمایا اور اس کی روایت میں کینہ ور اور قاتل کا ذکر فرمایا۔

۱۲۳۳۔ (**ضعيف**) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا، أَلَا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجه [١٣٨٨]

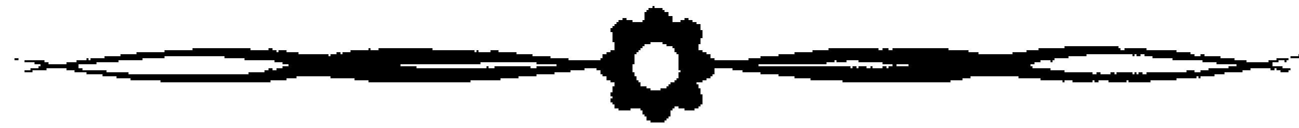
1233- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو قیام کرو، دن کو روزہ رکھو، اللہ تعالیٰ اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی بخشش مانگنے والا ہے، جسے میں معاف کر دوں، کوئی رزق کا خواہش مند ہے، میں اسے رزق دوں، کوئی بیمار ہے میں اسے صحت بخشوں اور طلوعِ فجر تک مختلف حاجت مندوں پر نوازش فرماتا رہتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰی

چاشت کی نماز کا ذکر

فرائض ذمہ داری ہے جس کا ادا کرنا ضروری ہے اور ترک کرنا جرم، نوافل اضافہ ہے۔ ان کا ترک کرنا جرم نہیں۔ ادا کرنے میں زیادہ فضیلت ہے۔ آنحضرت سے نوافل کی مختلف صورتیں ثابت ہیں۔ آپ انھیں ہفتوں اور مہینوں پڑھتے پھر چھوڑ دیتے۔ ضحیٰ، اوابین، تہجد، قیامِ رمضان، نمازوں کے پس و پیش نوافل ادا کرتے۔ تہجد کا ان میں آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ التزام فرمایا۔ باقی کا ترک بھی ہوا پڑھتے بھی رہے، ایسی احادیث میں بعض دفعہ تعارض معلوم ہوتا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ مختلف اوقات پر محمول ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت کے فعل اور ترک سے مختلف نتائج اخذ فرمائے۔

چاشت کی نماز آٹھ رکعت سے دو رکعت تک ثابت ہے، بعض اہلِ علم نے اسے ناپسند فرمایا ہے، غالباً وہ التزام کو ناپسند فرماتے ہیں، اصل نماز بلاشبہ ثابت ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١٢٣٤۔ (صحيح) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَذَلِكَ ضُحًى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٥٧، صحيح مسلم: ٣٣٦]

1234- ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے دن میرے مکان پر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی، میں نے اس سے ہلکی نماز پڑھتے، آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا، لیکن رکوع اور سجود اچھی طرح کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے: یہ نماز ضحیٰ کے وقت پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

١٢٣٥۔ (صحيح) وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها: كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧١٩]

1235- معاذہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آنحضرت ﷺ چاشت کی نماز کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا: چار رکعت اور اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی فرما لیتے۔ (مسلم)

١٢٣٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٢٠]

1236- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”تمھارے ہر جوڑ پر ہر صبح صدقہ ضروری ہے۔ پھر ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب صدقات کے بجائے چاشت کی دو رکعت کافی ہیں۔ (مسلم)

١٢٣٧۔ (صحيح) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

«صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٧٤٨]

1237- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ان لوگوں کو معلوم ہے کہ دوسرے وقت میں نماز اس سے افضل ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اوابین کی نماز اس وقت ہوتی ہے، جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں گرمی محسوس کریں۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٢٣٨ـ (صحيح) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: «يَا ابْنَ آدَمَ، اِرْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٧٥] وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٨٩] وَالدَّارِمِيُّ [١٤٩٢] عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، وَأَحْمَدُ [٢٢٤٦٩] عَنْهُمْ.

1238- ابو درداء رضی اللہ عنہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو شروع دن میں میرے لیے چار رکعت ادا کر میں تجھے آخر دن تک کفایت کروں گا۔'' (ترمذی، ابوداود) اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے روایت کیا اور امام احمد رحمہ اللہ نے ان سب سے روایت کی۔

١٢٣٩ـ (صحيح لغيره) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ» قَالُوا: وَمَنْ يُّطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: «اَلنُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٢٤٢]

1239- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، ہر جوڑ کی طرف سے اس پر صدقہ ضروری ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: حضرت! اس قدر توفیق کس کو ہو سکتی ہے؟ فرمایا: ''مسجد میں تھوک وغیرہ کو دفن کرنا، راستے سے رکاوٹ کو ہٹانا، اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعت تمھارے لیے کافی ہیں۔'' (ابو داود)

١٢٤٠ـ (ضعيف) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٧٣] وَابْنُ

مَاجه [١٣٨٠]، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

1240- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائیں گے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، صرف اسی طریق سے مروی ہے۔

١٢٤١. (**صحيح**) وَعَنْ معَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى، لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا، غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٨٧]

1241- معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی صبح کی نماز کے بعد اپنی نماز گاہ پر بیٹھے یہاں تک کہ چاشت کے دو نفل پڑھے اور زبان سے اچھی گفتگو ہی کرے، اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں، معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (ابوداود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٢٤٢. (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٩٧١٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٤٧٦] وَابْنُ مَاجه [١٣٨٢]

1242- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی چاشت کے نفلوں کی نگہداشت کرے، اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔'' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

١٢٤٣. (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ: لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [٥٢٠]

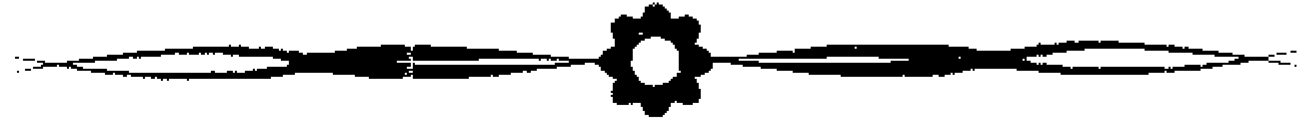
1243- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کے وقت آٹھ رکعت پڑھتی تھیں اور فرماتیں اگر میرے ماں باپ بھی اٹھ کر آ جائیں تو بھی میں یہ نفل ترک نہیں کروں گی۔ (مالک)

١٢٤٤. (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ: لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ: لَا يُصَلِّيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٧٧]

1244- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے نفل ادا فرماتے، ہم سمجھتے کہ اب انھیں کبھی ترک نہیں فرمائیں گے اور جب ترک فرماتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ اب نہیں پڑھیں گے۔ (ترمذی)

١٢٤٥۔ (**صحيح**) وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: تُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: لَا إِخَالُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١٧٥]

1245- مورّق عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: حضرت عمر؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: حضرت ابوبکر؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: آنحضرت؟ فرمایا: میرا خیال ہے، وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری)



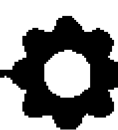
بَابُ التَّطَوُّعِ
نفلی نماز کا ذکر

آنحضرت ﷺ فرائض کے ساتھ کچھ نوافل پڑھتے تھے اور کچھ نوافل اس کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔ یہ نوافل کئی وجوہ سے مفید ہیں، فرائض میں اگر کوئی کمی رہ جائے تو یہ نوافل اس کمی کو پورا کریں گے۔ نوافل جنت میں درجات کی بلندی کا سبب بنیں گے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی: میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نوافل کثرت سے پڑھو۔''

تطوع کے معنی شوق اور رضا کارانہ عبادت کے ہیں۔ تمام نوافل رضا کارانہ عبادت ہے۔ ان کے ترک سے اعمال میں کمی تو ہوگی، لیکن انسان مجرم نہیں ہوگا۔

نفلی عبادت میں نمازِ استخارہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ بعض اوقات انسان کوئی کام کرنا چاہتا ہے، مگر قرآن اور سنت میں اس کی صراحت نہیں آتی۔ یا کوئی کاروباری قسم کا کوئی کام اسے درپیش ہے، جس کے اچھے یا برے ہونے، مفید یا مضر ہونے کا کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، ایسے حالات میں نوافل کے بعد دعائے استخارہ انسان کو راہنمائی کا کام دیتی ہے۔ استخارے کے بعد کبھی کوئی خواب آجاتا ہے، جس سے انسان کو اس کے متعلق فیصلے میں مدد ملتی ہے، کبھی اس کام کے متعلق طبیعت مطمئن ہو جاتی ہے، کبھی نہ کرنے یا کرنے کے متعلق اسباب پیدا ہو جاتے ہیں، اس وقت کسی نہ کسی طرح انسان کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا: ''جو شخص استخارہ کرے، اسے ندامت نہیں ہوتی۔''

اسی طرح صلاۃ التسبیح بھی نفلی نماز ہے، اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث تو نہیں آئی، لیکن ایسے مواقع پر ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٢٤٦۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٤٩، صحيح مسلم: ٢٤٥٨]

1246- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مجھے وہ عمل بتاؤ، جس پر اسلام لانے کے بعد تم کو بہت زیادہ امید ہو، میں نے جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میری نظر میں مجھے سب سے زیادہ اسی عمل پر امید ہے کہ میں جب وضو کرتا ہوں، دن ہو یا رات میں اس وضو سے نوافل پڑھتا ہوں جو میرے لیے مقدر ہوں۔ (بخاری، مسلم)

١٢٤٧۔ (صحيح) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ». قَالَ: «وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١٦٢]

1247- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ سکھاتے، جیسے

ہمیں قرآنِ عزیز کی سورتیں سکھاتے، فرماتے: ''جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نفل پڑھو۔ پھر یہ دعا کرو: اے اللہ! میں تیرے علم کی تجھ سے خیر چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرا بہت بڑا فضل تجھ سے مانگتا ہوں، تو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے میں جانتا نہیں ہوں، تو ساری پوشیدگیوں سے واقف ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور میری معاش اور میرے انجام کے لیے بہتر ہے یا فرمایا: میرے کام کی عجلت اور دیر میں، پس اسے میری قسمت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میرے لیے با برکت کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ اس کام میں میرے لیے نقصان ہے، میرے دین اور معاش اور میرے کاروبار کے انجام میں یا فرمایا: میرے کام کی عجلت اور دیر میں پس اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور خیر جہاں ہے اسے میری قسمت میں کر دے، پھر مجھے اس پر راضی فرما دے'' اور فرمایا: ''اپنی ضرورت کا نام لے۔'' (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٢٤٨۔ (**صحيح لغيره**) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٠٠٦]، وَابْنُ مَاجَه [١٣٩٥] إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَه لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ.

1248- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: ''کوئی آدمی جب گناہ کرے، پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ پھر استغفار کرے، اللہ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔'' پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ [آل عمران: ١٣٥] ''وہ لوگ جب بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔'' (ترمذی) ابن ماجہ نے آیت کا ذکر نہیں فرمایا۔

١٢٤٩۔ (**حسن لغيره**) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ

صَلَّى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٣١٩]

1249- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی معاملے میں گھبراہٹ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے۔ (ابو داود)

١٢٥٠۔ (**صحيح**) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: «بِمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ، مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٦٨٩]

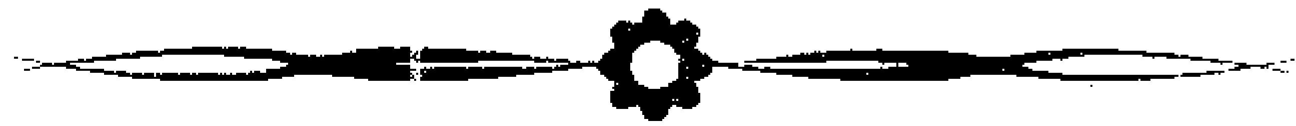
1250- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''تم جنت میں مجھ سے پہلے کیسے چلے گئے، میں جب بھی جنت میں گیا، میں نے اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی۔'' فرمایا: حضرت! جب اذان کہتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب میں بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر کے دو رکعت نماز اپنے ذمے ضروری سمجھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے ضرور پڑھا کرو۔'' (ترمذی)

١٢٥١۔ (**ضعيف**) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٧٩] وَابْنُ مَاجَه [١٣٨٤]، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

1251- عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی آدمی سے، اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے

اور اللہ کی تعریف کرے، آنحضرت ﷺ پر صلات پڑھے۔ پھر یہ دعا کرے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ» ''اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اللہ عظیم الشان عرش کا رب ہے اور رب العالمین کے لیے سب تعریف ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب طلب کرتا ہوں اور ایسے کاموں کی توفیق، جس سے تیری بخشش ضروری ہو جائے ہر نیکی سے فائدہ، ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ معاف فرما دے اور تمام فکر مندیاں کھول دے اور جو ضرورت تیری رضا مندی کا موجب ہو اسے پورا کر دے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!۔''

(ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔



صَلَاةُ التَّسْبِيحِ

نمازِ تسبیح

یہ نماز نفل ہے، اس کا کوئی خاص وقت نہیں، دن رات میں کسی وقت ادا کی جا سکتی ہے۔ ائمہ حدیث کو اس کی سند میں کلام ہے، ابن خزیمہ نے فرمایا: "إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ شَيْئًا" ترمذی فرماتے ہیں: نمازِ تسبیح کے متعلق بہت احادیث مروی ہیں، لیکن ان میں عموماً صحیح نہیں۔ یہ تقریباً تین طرق سے مروی ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا طریق صحیح ہے، باقی دونوں ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق میں موسیٰ بن عبدالعزیز کو بعض نے مجہول کہا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں۔ ان سے بہت سے ثقہ راوی روایت کرتے ہیں اور اسی سے ان کی جہالت رفع ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی حدیث سے اس نماز کی فضیلت ثابت ہو سکتی ہے اور جواز کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے اور یہ درست نہیں۔ امام ابن جوزی رحمہ اللہ روایات کے معاملے میں کسی قدر متشدد ہیں۔ ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہیں اور چار رکعت میں تین سو۔

۱۲۵۲۔ (صحيح لغيره) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: «يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ، أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أُخْبِرُكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً. فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا،

فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ فَافْعَلْ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٩٧] وَابْنُ مَاجه [١٣٨٦] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ [٤٤٤]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٤٨٢] عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ.

1252- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”چچا! میں تمھیں ایک عطیہ، ایک انعام، ایک خیر نہ دوں؟ کیا میں تمھیں دس چیزیں نہ بتاؤں، جب تم یہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمھارے پہلے، پچھلے، نئے اور پرانے، جان کر کیے ہوئے یا بھول کر کیے ہوئے، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر کیے ہوئے گناہ معاف فرما دے گا، وہ یہ کہ تم چار رکعت نماز پڑھو، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور ایک سورت پڑھو، جب تم پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو قیام ہی میں یہ تسبیح پندرہ دفعہ پڑھو۔ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“، ”اے اللہ! تو پاک ہے، سب صفات تیرے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔“ پھر رکوع میں دس دفعہ کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس دفعہ کہو، پھر سجدے کے لیے جھکو اور سجود میں دس دفعہ کہو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس دفعہ کہو۔ پھر سجدے میں دس دفعہ کہو اور پھر دوسرے سجدے سے اٹھو تو دس دفعہ کہو۔ ہر رکعت میں پچھتر ہوئیں اور چاروں میں اسی طرح کہو، اگر ہو سکے تو اسے ہر روز ایک دفعہ پڑھو، ایسا نہ کر سکو تو ہر جمعہ میں ایک دفعہ پڑھو، اگر نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک دفعہ پڑھو، اگر نہ ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھو۔ (ابوداود، ابن ماجہ، دعوات کبیر بیہقی) ترمذی نے ابورافع سے اسی طرح روایت کی۔

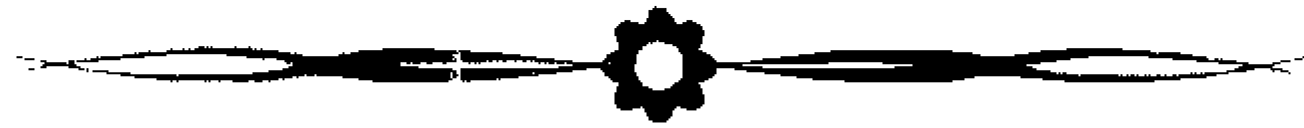
١٢٥٣۔ **(صحيح لغيره)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ». وَفِي رِوَايَةٍ: «ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تُؤْخَذُ

الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٨٦٤] وَرَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٩٤٩] عَنْ رَجُلٍ.

1253- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''سب سے پہلے اعمال سے نماز کا حساب ہوگا، اگر یہ درست ہوگئی تو انسان کامیاب ہو جائے گا، اگر نماز خراب ہوگئی تو نقصان اور خسارے میں رہا۔ اگر فرضوں میں نقص ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کے نوافل دیکھو، فرضوں کی کمی کو نوافل سے پورا کیا جائے گا، پھر سارے عملوں میں اسی طرح کیا جائے گا۔'' (یعنی فرضوں کی تکمیل نوافل سے کی جائے گی)، ایک روایت میں ہے: ''پھر زکات کا اسی طرح، پھر سارے عملوں کا اسی طرح فیصلہ ہوگا۔'' (ابو داود، احمد)

١٢٥٤ - (ضعيف) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ، وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ» يَعْنِي الْقُرْآنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٢٣٠٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٩١١]

1254- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی عمل پر اس قدر رحمت کی نظر نہیں فرماتا، جس طرح دو رکعت نوافل پر جب انسان انھیں پڑھتا ہے، اور جب تک انسان نماز میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے سر پر برسائی جاتی ہے، اور اللہ کا اس قدر قرب کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا جتنا قرآن پڑھنے سے ہوتا ہے (کیوں کہ) یہ قرآن اسی کی طرف سے نکلا اور ظاہر ہوا ہے۔'' (احمد، ترمذی)



بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

سفر کی نماز

نماز فرض ہے۔ جب تک زندگی موجود ہو، حواس قائم ہوں نماز کا ادا کرنا فرض ہوگا۔ نبی، ولی، عالم، جاہل کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا: ﴿ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴾ [الحجر: ٩٩] ''آپ پر عبادت تادمِ مرگ فرض ہے۔'' لیکن مشکلات کا لحاظ رکھتے ہوئے وقتی طور پر مریض کو رعایت دی ہے، کہ اپنی استطاعت کے مطابق جس طرح ممکن ہو نماز ادا کرے۔ جنگ اور خوف کے وقت رعایت دی ہے، جیسے ہو سکے ادا کرلو۔ ﴿ فَصَلُّوْا رِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ﴾ چلتے ہوئے اور سواری پر نماز پڑھ لو۔ سفر بھی اسی قسم کا ایک عذر ہے۔ مسافر دولت مند ہو یا مسکین اثنائے سفر میں اسے حسبِ حال کس قدر سہولت میسر ہو وہ گھر کے برابر نہیں ہوسکتی۔ سفر ہر ایک کے لیے سفر ہے، حمل ونقل کے ذرائع دنیا میں ہمیشہ بدلتے رہے ہیں، پیدل سے لے کر ہوائی جہاز تک دنیا نے ان ذرائع میں ترقی کی ہے، مگر سفر بہرحال مشکل ہی رہا ہے، اس لیے شارع حکیم نے ہر مسافر کو نماز میں رعایت دی ہے۔ اجازت مرحمت فرمائی کہ چار رکعت فرض کو سفر میں دو رکعت پڑھے، دو اور تین رکعت فرض بدستور رہیں گے۔ سنت اور نوافل پہلے ہی ضروری نہیں سفر میں اختیار ہے مسافر چاہے تو پڑھ لے، چاہے تو فرائض کی رخصت کے ساتھ اسے بھی شامل کرلے۔

آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب منزل پر اترتے، کچھ قیام اور آرام کا ارادہ ہوتا تو نوافل اور سنتیں ادا فرما لیتے۔ اگر سفر جاری ہوتا تو صرف دو رکعت فرض پڑھتے، البتہ تہجد کا التزام فرماتے۔ رات چلتے چلتے سواری پر پڑھ لیتے، منزل پر اترتے تو وہیں ادا فرما لیتے۔ اسی التزام سے بعض اہلِ علم کا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ پر تہجد فرض تھی، حالانکہ قرآنِ عزیز میں ہے:

﴿ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ﴾ [بني إسرائيل: ٧٩]

”رات آپ تہجد پڑھیں، یہ آپ کے لیے نافلہ ہے۔“

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ عادۃً نوافل پر تعاہد اور پابندی فرماتے تھے، اسی لیے بعض اہلِ علم کو خیال ہوا کہ شاید یہ نماز آنحضرت ﷺ پر فرض ہے، اور یہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے۔

بعض اہلِ علم قصر ضروری سمجھتے ہیں اور سفر میں پوری نماز کو ناپسند فرماتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور امام ابن قیم رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے۔ حدیث **1271** میں بھی ذکر ہے کہ حضر کی نماز چار رکعت مقرر فرمائی گئی اور سفر کی نماز دو رکعت مقرر کی گئی۔ اس کا بظاہر یہی مطلب معلوم ہوتا ہے کہ سفر کی نماز مقرر ہی دو رکعت فرمائی گئی۔ ان حضرات کا یہ بھی خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رخصت اور اس کے عطیے کو قبول نہ کرنا، یہ اس کی ناشکری ہے، اس لیے قصر ضروری ہے اور پوری پڑھنا پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ قرآنِ مجید نے فرمایا:

﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ [النساء:١٠١]

”نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں، اگر خطرہ ہو کہ اہلِ کفر تمھیں کسی مصیبت اور فتنے میں مبتلا کر دیں گے۔“

﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ﴾ کا مطلب ظاہر ہے کہ قصر میں حرج نہیں، اس سے وجوب یا فرضیت ظاہر نہیں ہوتی، بلکہ صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حدیث **1270** میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تاویل کا ذکر فرمایا ہے، اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قصر اور اتمامِ صلاۃ دونوں کو جائز سمجھتے تھے، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آں حضرت ﷺ اور اکثر صحابہ کے عمل سے قصر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اتمام بہت تھوڑے صحابہ سے ثابت ہے، یہی معتدل راہ ہے۔

مسافتِ قصر:

سفر کی مسافت جس میں نماز کی قصر کی اجازت ہے ائمۂ اسلام میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک تین دن اور تین رات کے سفر میں قصر کی اجازت ہے۔ (شرح وقایہ) شوافع **38** میل فرماتے ہیں۔ اہلِ حدیث عموماً نو میل کے قائل ہیں۔ ان اندازوں کے متعلق کوئی صحیح اور صریح روایت معلوم

نہیں ہو سکی۔ احادیث میں بعض مقامات کا ذکر آتا ہے، جہاں آنحضرت ﷺ نے نماز قصر فرمائی۔ یہ مقامات مدینہ منورہ سے کوئی 38 میل ہے، کوئی 48 میل۔ اس سے یہ مسافت سمجھ لی گئی، لیکن یہ استدلال درست نہیں۔ اس سے اس مسافت کی قطعیت ثابت نہیں ہوتی، کیوں کہ اس سے کم مسافت میں بھی آپ ﷺ نے قصر فرمائی، مثلاً: ذوالحلیفہ۔ دراصل یہ قصر بھی لمبے سفر میں بطور منزل آ گئی، جیسے حج کے سفر میں قصرِ عفان وغیرہ مقامات۔ ظاہر ہے ان مقامات کا صحابہ رضی اللہ عنہم نے تذکرہ فرمایا ہے، اس سے تعین سمجھنا درست نہیں۔ سب سے زیادہ واضح روایت وہ ہے جس میں اہلِ مکہ کے عرفات میں قصر کرنے کا ذکر ہے، کیونکہ عرفات مکہ مکرمہ سے نو میل ہے اور حج میں عرفات میں پہنچنا ضروری ہے۔ اس میں صرف ایک کھٹکا باقی رہتا ہے کہ اگر سفر اس سے کم ہوتا تو حضرت اجازت مرحمت فرماتے یا نہیں، کیونکہ بعض روایات میں تین اور چھ میل کا ذکر بھی آیا ہے۔

قرآنِ عزیز میں صرف سفر کا ذکر فرمایا ہے، تعین نہیں فرمائی، اس لیے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرفِ عام میں جسے سفر شمار کیا جائے، اس میں نماز قصر کرنے کی اجازت ہے، کسی مسافت کا تعین صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کسی حدیث میں یہ تعین آ جائے تو آیت کی تخصیص ہو سکے گی، ورنہ عمومِ قرآن کی بنا پر تعداد کا فیصلہ عرفِ عام سے ہو گا۔ ابن حزم رحمہ اللہ ایک میل پر بھی قصر جائز سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک میل کی مسافت عرفِ عام میں سفر نہیں سمجھی جاتی۔

حدیث نمبر 1263 میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ قصر اور اتمام دونوں طرح کرتے تھے۔ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ متروک الحدیث ہیں۔ (تقریب) ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے موضوع کہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل تو تھا، لیکن آنحضرت ﷺ کی طرف اس کی نسبت درست نہیں۔

مدتِ سفر:

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور علمائے کوفہ پندرہ دن تک قصر کے قائل تھے۔ لیکن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انیس دن کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پندرہ دن کے قائل تھے اور ابن مسیّب تین دن تک قصر کے قائل تھے۔ عام اہلِ حدیث کا بھی یہی خیال ہے، لیکن اس تعیین کے لیے کوئی قطعی دلیل نہیں۔ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے دن قریباً انیس دن قصر فرماتے رہے، اس کے بعد بیت اللہ سے واپس چلے

گئے۔ اگر دس یا بارہ دن تک واپسی کا ارادہ ہو جاتا تو بھی قصر ہی فرماتے۔ انیس یا پندرہ یا بارہ یا چار کسی کی تعیین آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں۔ جب تک سفر کے ارادے سے ٹھہرا رہے گا قصر کرے گا، جب اقامت کا فیصلہ کرے، نماز پوری پڑھنی چاہیے: "أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَقْصُرَ مَا لَمْ يُجْمِعْ إِقَامَةً وَإِنْ أَتَى عَلَيْهِ سِنُونَ" (ترمذی: اول، ۳۸۵) علماء کا اجماع ہے کہ اگر کئی سال تک مسافر اقامت کا قطعی طور پر فیصلہ نہ کرے تو نماز قصر کرتا رہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٢٥٥ـ (صحيح) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [البخاري: ١٠٨٩، مسلم: ٦٩٠]

1255- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔ (ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر واقع ہے)۔ (بخاری، مسلم)

١٢٥٦ـ (صحيح) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٨٣، صحيح مسلم: ٦٩٦]

1256- حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت نماز (چار کے بجائے سفر میں) پڑھائی، حالانکہ ہماری اتنی تعداد کبھی نہ ہوئی تھی اور ہم اس قدر بے خوف تھے، جیسے کبھی بے خوف نہ ہوئے تھے۔ (بخاری، مسلم)

١٢٥٧ـ (صحيح) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ. قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: «صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٨٦]

1257- یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: کہ خدا تعالیٰ نے قصر کے لیے اہلِ کفر سے خوف کی قید لگائی ہے، اب لوگ بالکل بے خوف اور پرامن ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھاری طرح مجھے بھی اس سے تعجب ہوا تھا، میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی بابت دریافت کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے، اس کے صدقے کو قبول کرو۔'' (مسلم)

۱۲۵۸۔ (صحیح) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قِيلَ لَهُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٨١، مسلم: ٦٩٣]

1258- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے، آپ دو دو رکعت ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ واپس پہنچ گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ ﷺ نے مکہ میں کچھ مدت قیام فرمایا تھا؟ فرمایا: ہم دس دن رہے تھے۔ (حجۃ الوداع میں)۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۵۹۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١٠٨٠]

1259- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ایک سفر کیا، آپ نے انیس دن اقامت فرمائی اور دو رکعت پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم مکہ میں انیس دن ٹھہریں تو ہم دو رکعت پڑھتے ہیں، جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعت پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

۱۲۶۰۔ (صحیح) وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ، فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي. صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١١٠١، ١١٠٢، صحيح مسلم: ٦٨٩]

1260- حفص بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں مکہ کی راہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا، انھوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی۔ پھر اپنے ڈیرے میں آئے اور بیٹھ گئے، آپ نے کچھ لوگوں کو قیام کرتے دیکھا۔ فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نوافل پڑھ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے نوافل پڑھنے ہوتے تو میں پوری نماز پڑھ لیتا، مجھے آنحضرت ﷺ

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رفاقت کا موقع ملا ہے، وہ اسی طرح کرتے تھے۔ (نوافل نہیں پڑھتے تھے)۔ (بخاری، مسلم)

١٢٦١۔ **(صحيح)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١١٠٧]

1261- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آنحضرت ﷺ کا سفر جاری ہوتا تو ظہر، عصر اور مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیتے۔ (بخاری)

١٢٦٢۔ **(صحيح)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِءُ إِيمَاءً، صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ، وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٩٦، صحيح مسلم: ٧٠٠]

1262- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ سفر میں سواری پر نماز ادا فرماتے، جس طرف وہ رخ کر لیتی، اشارے سے نماز پڑھ لیتے، یہ فرائض کے علاوہ وتر اور تہجد کی نماز ادا فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٢٦٣۔ **(ضعيف)** عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَمَّ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [١٠٢٣]

1263- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہر طرح کیا، کبھی نماز قصر کی، کبھی پوری پڑھی۔ (شرح السنۃ)

١٢٦٤۔ **(ضعيف)** وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، يَقُولُ: «يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٢٩]

1264- عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ فتح مکہ کی لڑائی میں شریک رہا، آپ ﷺ مکہ میں اٹھارہ رات ٹھہرے، آپ ﷺ دو ہی رکعت پڑھتے تھے، فرماتے: ”اے اہلِ مکہ! تم چار رکعت پڑھو ہم مسافر ہیں۔“ (ابو داود)

۱۲۶۵۔ (ضعيف) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا، وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۵۵۲]

1265- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی، اور اس کے بعد بھی دو رکعت۔ ایک روایت میں ہے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ سفر اور حضر میں نماز پڑھی، حضر میں ظہر چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت پڑھتے، اور سفر میں فرض دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر دو رکعت پڑھتے، اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھتے اور مغرب کی نماز حضر اور سفر میں برابر تین رکعت پڑھتے، اسے سفر اور حضر میں کم نہ کرتے تھے، یہ دن کے وتر ہیں، اور اس کے بعد دو رکعت پڑھتے۔ (ترمذی)

۱۲۶۶۔ (صحيح) وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ، إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱۲۲۰] وَالتِّرْمِذِيُّ [۵۵۳]

1266- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تبوک کی جنگ میں اگر سفر شروع ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر وعصر جمع کر لیتے، اگر زوال سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو موخر فرماتے اور جب عصر کے لیے اترتے تو دونوں نمازیں جمع کر لیتے، اور مغرب میں اسی طرح اگر سورج سفر شروع کرنے سے پہلے غائب ہو جاتا تو مغرب اور عشاء جمع کر لیتے، اور غروب سے پہلے کوچ فرما لیتے تو مغرب کو موخر فرماتے، جب عشاء کے لیے اترتے تو دونوں نمازیں جمع فرما لیتے۔ (ابوداود، ترمذی)

١٢٦٧۔ (حسن) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٢٥]

1267- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب سفر فرماتے اور نفل پڑھنے کا خیال ہوتا تو اونٹنی کا رخ قبلے کی طرف فرماتے اور تکبیر کہتے، پھر جس طرف سواری کا رخ ہوجاتا نماز پڑھتے رہتے۔ (ابو داود)

١٢٦٨۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٢٧]

1268- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے آنحضرت ﷺ نے کسی ضرورت کے لیے بھیجا، جب میں آیا تو آپ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور سجود میں رکوع سے سر نیچا کرتے۔ (ابو داود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٢٦٩۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٨٢، صحيح مسلم: ٦٩٤]

1269- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر چار پڑھنا شروع کر دیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے تو چار رکعت پڑھتے اور اکیلے دو رکعت پڑھتے۔ (بخاری، مسلم)

١٢٧٠۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[صحيح البخاري: ٣٥٠، صحيح مسلم: ٦٨٥]

1270- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نماز ابتداء میں دو رکعت فرض ہوئی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار رکعات فرض کر دی گئیں، اور سفر کی نماز پہلی حالت پر (دو رکعت) ہی چھوڑ دی گئی۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عروہ سے پوچھا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیوں پوری نماز ادا کرتی تھی؟ عروہ نے کہا: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح تاویل کرتی تھیں (یعنی قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتی تھیں)۔ (بخاری، مسلم)

١٢٧١۔ **(صحيح)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٨٧]

1271- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حضر کی نماز چار رکعت مقرر فرمائی اور سفر کی نماز دو رکعت اور خوف میں ایک رکعت۔ (مسلم)

١٢٧٢۔ **(ضعيف)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَا: سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [١١٩٤]

1272- عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز دو رکعت مقرر فرمائی، یہ پوری ہے قصر نہیں اور وتر سفر میں سنت ہیں۔ (ابن ماجہ)

١٢٧٣۔ **(ضعيف)** وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ، وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ، وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ [٤٩٥]

1273- امام مالک رحمہ اللہ کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مکہ اور طائف اور مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان کی مسافت میں قصر فرماتے تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ قریباً چار برید ہوتا ہے، (۴۸ میل)۔ (موطا)

١٢٧٤۔ **(ضعيف)** وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ

عَشَرَ سَفَرًا، فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٢٢٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [٥٥٠] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

1274- براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریباً اٹھارہ دن سفر میں شریک رہا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے دو رکعت ترک کی ہوں۔ (ابوداود، ترمذی) اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

١٢٧٥- (**ضعيف**) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللَّهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٥١٢]

1275- نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے لڑکے عبیداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے تو انکار نہ فرماتے۔ (مالک)



بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا ذکر

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ آنحضرت ﷺ کے مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے مدینہ میں پڑھا جاتا تھا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بنو عمرو بن سالم کی بستی میں جو قبا کے متصل تھی، جمعہ ادا فرماتے تھے۔ سورت جمعہ ہجرت کے سفر ہی میں نازل ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی جمعہ کا اہتمام فرمایا۔ بحرین کے علاقے میں مقامِ جواثی میں دوسرا جمعہ قائم ہوا۔

پانچ وقت کی نماز میں پورے شہر کے لوگ جمع نہیں ہو سکتے، بمشکل اہلِ محلّہ کا اجتماع ہو سکتا ہے، لیکن مدنی اور ملّی مصالح کا تقاضا ہے کہ شہر کے لوگ جمع ہوں، ایک دوسرے کے حالات، مصائب اور تکالیف سے آگاہ ہو سکیں، اجتماعی طور پر وعظ و نصیحت کا موقع مل سکے، اس لیے مناسب ہوا کہ ہفتے میں ایک دفعہ اسی قسم کا اجتماع ہو جائے۔

زمانۂ جاہلیت میں اسے عروبہ کہتے تھے۔ ابو القاسم سہیل نے قصی اور عبد مناف کا ذکر کیا ہے، یہ دونوں بزرگ اپنے وقت میں لوگوں کو جمع کر کے لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔ یہود اس قسم کا اجتماع ہفتے کے دن کرتے تھے اور نصاریٰ اتوار کے دن۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جمعہ کا دن اس کام کے لیے مقرر فرمایا۔ قرآنِ عزیز نے اس کی تائید فرمائی، بلکہ تاکید فرمائی کہ جب اذان ہو جائے تو بیع و شراء کاروبار چھوڑ کر جمعہ کی نماز میں شریک ہونے کی کوشش کرو۔ (سورت جمعہ)

آنحضرت ﷺ اس دن نماز سے پہلے خطبہ ارشاد فرماتے، دین، دنیا کے پیش آمدہ مسائل کا ذکر فرماتے، لشکر بھیجتے، بوقتِ ضرورت صحابہ سے مالی اعانت طلب فرماتے، حاضرین کی زبان میں قرآنِ عزیز کی تشریح فرماتے۔

آنحضرت ﷺ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے لیے اجتماعیت ضروری ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ ایک شہر میں اگر ہو سکے تو ایک ہی جگہ ہو، متعدد مقامات میں گو متاخرین نے اسے

درست کہا، لیکن مصالحِ شریعت کے منافی ہی ہوتا ہے کہ جمعہ میں زیادہ سے زیادہ اجتماع ہونا چاہیے۔ اگر انتظامی مشکلات کی وجہ ایک جگہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو ضرورتِ تعدد کی اجازت ہوگی، لیکن اس میں بھی کھلی چھٹی نہیں ہونی چاہیے کہ جہاں کوئی چاہے، جمعہ شروع کر دے، معقول وجہ واجبی ضرورت کے بغیر جا بجا جمعے قائم کرنا، مقاصدِ شریعت کے خلاف ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امام کے علاوہ تین آدمی اگر جمع ہو جائیں تو جمعہ جائز سمجھتے ہی۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اگر چالیس سے کم آدمی ہوں تو جمعہ منعقد نہیں ہوگا۔ اصل چیز اس میں اجتماعیت اور مدنیت ہے، کوئی عدد ادائے جمعہ کے لیے ضروری نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امت نے معنوی طور پر اس معنی کو قبول کیا ہے کہ جمعہ میں جماعت اور ایک گو نہ مدنیت ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے وقت جمعہ آبادیوں میں ہوتا تھا، خانہ بدوش اور بدوی لوگوں میں جمعہ قائم نہیں کیا گیا، اس سے جمعہ کے لیے جماعت اور کسی قدر شہریت ثابت ہوتی ہے، جمعہ کا مقصد چونکہ دین کی اشاعت ہے، اس لیے جماعت اور مدنیت کا یہ انداز تو ضروری ہے، جس پر قریہ اور دیہات کا لفظ بولا جا سکے۔ متعدد طرق سے ثابت ہے کہ جمعہ پانچ قسم کے لوگوں پر واجب نہیں، ان میں خانہ بدوش لوگوں کو بھی شمار فرمایا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جمعہ پچاس آدمیوں پر واجب ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچاس آدمیوں کی آبادی پر قریہ کا لفظ بولا جا سکتا ہے، یہ بھی فرمایا:

«اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ» ”جمعہ ہر بستی پر واجب ہے۔“

جماعت کی کم از کم تعداد وہ ہوگی جو مدینہ منورہ میں جمعہ کے دن ایک تاجر وفد کے آنے پر رہ گئی تھی۔ چالیس کی کوئی شرط نہیں۔ (حجة الله البالغة: ٢/ ٢٣) تاجر آنے کے بعد جو لوگ مسجد میں رہ گئے تھے، ان کی تعداد بارہ تھی۔ (ابن كثير: ٦٧، ٣)

شاہ صاحب رحمہ اللہ کے ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیہات میں جمعہ کے متعلق احناف اور شوافع یا اہلِ حدیث میں جو اختلاف برسوں سے آج تک قائم رہا، اس کی حقیقت محض ایک فقہی بحث کی ہے، جو فرائض کی وجہ سے بہت لمبی ہوگئی۔ بعض احناف نے اچھے خاصے دیہات میں جمعے بند کر دیے اور اسی کو بہت بڑی دینی خدمت سمجھا اور اسی طرح دوسرے فریق نے بعض چھوٹی بستیوں اور ڈیروں میں جمعے قائم کیے، جس سے کوئی دینی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، نہ ہی دین کی اشاعت ہوتی ہے، منظوم قصے پڑھ کر لوگ جمعہ پڑھا دیتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٢٧٦۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، بَيْدَ أَنَّهُمْ». وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرِهِ. وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٨٧٦، صحيح مسلم: ٨٥٥، ٨٥٦]

1276- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ہم آخری امت ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، البتہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی۔ پھر یہ جمعہ کا دن ان پر فرض کیا گیا، انھوں نے اس میں اختلاف کیا، اللہ نے اس میں ہماری راہنمائی فرمائی، لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں۔ یہود کل اور نصاریٰ پرسوں۔'' (بخاری، مسلم) مسلم کی روایت میں ہے: ''ہم آخر ہیں، لیکن قیامت میں پہلے ہوں گے اور ہم ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اس کے سوا کہ ان کو کتاب پہلے دی گئی....'' آخر تک۔ ایک دوسری روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے آخر حدیث میں فرمایا: ''ہم اہلِ دنیا میں آخری ہیں، قیامت میں پہلے ہوں گے، جن کا فیصلہ ساری مخلوق سے پہلے کیا جائے گا۔''

١٢٧٧۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٥٤]

1277- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ بہترین دن ہے جس

میں آفتاب طلوع ہوا، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن ان کو جنت میں جگہ عطا فرمائی اور اسی دن وہاں سے نکلے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہو گی۔'' (مسلم)

١٢٧٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أعطَاهُ إِيَّاه». وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ: «وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ». وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». [صحيح البخاري: ٩٢٥، صحيح مسلم: ٨٥٢]

1278- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے، جب کوئی مسلمان اسے پالے اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔'' (بخاری، مسلم) صحیح مسلم میں ہے: ''یہ مختصر سی گھڑی ہے۔'' دونوں کی ایک روایت میں ہے: ''جمعہ کے دن ایک ساعت ہے، جب کوئی مسلمان اس کو پالے، وہ نماز پڑھ رہا ہو، وہ اللہ سے کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ اسے دیتا ہے۔''

١٢٧٩۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَن تُقْضَى الصَّلَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٥٣]

1279- ابو بردہ رحمہ اللہ ابو موسیٰ کے بیٹے فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا، فرماتے تھے: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، وہ ساعتِ جمعہ کے متعلق فرماتے تھے: ''یہ امام کے خطبہ سے شروع ہو کر نماز کے اختتام تک ہے۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٢٨٠۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ. وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ،

شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنُّ وَالْإِنْسُ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا أعطاهُ إِيَّاهُ». قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ. فَقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ. فَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَقِيتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَّوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ. فَقُلْتُ لَهُ: ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ. فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرَ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّي فِيهَا؟» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ؟» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٣٦٤] وَأَبُو دَاوُدَ [١٠٤٦] وَالتِّرْمِذِيُّ [٤٩١] وَالنَّسَائِيُّ [١٤٣٠] وَرَوَى أَحْمَدُ [١٠٣٠٣] إِلَى قَوْلِهِ: صَدَقَ كَعْبٌ.

1280- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں طور کی طرف گیا اور کعب احبار (یہودی عالم تھا، تابعی تھا) سے ملا، میں اس کے پاس بیٹھ گیا، اس نے مجھے تورات کی باتیں سنائیں، میں نے اسے آنحضرت ﷺ کی احادیث سنائیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، جس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اس میں زمین پر اتارے گئے، اس میں ان کی توبہ قبول فرمائی گئی، اسی دن ان کا انتقال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی، ہر جانور اس دن فجر سے آفتاب کے طلوع تک قیامت کے ڈر سے چیختا ہے، لیکن جن اور انسان نہیں ڈرتے، اس میں ایسی گھڑی ہے کہ کوئی مسلمان اگر اسے نماز پڑھتے پالے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرے، اسے پالے گا۔'' کعب نے کہا: یہ گھڑی سال میں ہوتی ہے، میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے تو کعب نے تورات پڑھ کر کہا: آنحضرت ﷺ نے صحیح فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عبداللہ بن سلام سے ملا، میں نے کعب احبار کے ساتھ اپنی گفتگو کا ذکر کیا اور جمعہ کی ساعت کے متعلق میں نے عرض کی:

کعب کہتے ہیں: یہ سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے، عبداللہ بن سلام نے فرمایا: کعب نے غلط کہا، میں نے ان سے عرض کی: کعب نے پھر تورات پڑھ کر فرمایا کہ یہ ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا: کعب نے درست کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی گھڑی ہے۔ میں نے کہا: مجھے بتائیے اور بخل نہ کیجیے۔ عبداللہ نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔ میں نے کہا: آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے۔ آنخضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا: کیا آنخضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: جو آدمی کسی مجلس میں نماز کا انتظار کرتا ہے، اسے نماز تک نماز ہی کا اجر ملتا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ درست ہے۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا: اس کا یہی مطلب ہے۔ (مالک، ابو داود، ترمذی، نسائی) اور احمد نے "صدق کعب" تک روایت فرمائی۔

۱۲۸۱۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٨٩]

1281- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا: "امیدوں کی گھڑی کو جمعہ کے دن عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔" (ترمذی)

۱۲۸۲۔ (صحیح) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ » قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: بَلِيتَ قَالَ: « إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٠٤٧] وَالنَّسَائِيُّ [١٣٧٤] وَابْنُ مَاجَه [١٦٣٦] وَالدَّارِمِيُّ [١٦١٣] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ [٥٢٥]

1282- اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا: "جمعہ تمھارے تمام دنوں سے افضل ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی میں قبض کیے گئے، اسی میں صور پھونکا جائے گا، اس میں اٹھنے کا حکم ہوگا، اس دن مجھ پر زیادہ صلات پڑھو، تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

صحابہ نے عرض کی: حضرت ہماری صلات کیسے پیش ہوتی ہے، آپ ﷺ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے نبیوں کے جسم زمین پر حرام کر دیے ہیں۔'' (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، دعوات کبیر بیہقی)

۱۲۸۳۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَلْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٧٩٧٣] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٣٣٩] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ.

1283- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یومِ موعود سے قیامت مراد ہے اور یومِ مشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے، آفتاب کسی دن طلوع اور غروب نہیں ہوتا، جو جمعہ کے دن سے افضل ہو، جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے، اگر اسے کوئی مومن پالے اور اس میں اللہ سے خیر طلب کرے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں اور اگر وہ کسی چیز سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ اسے پناہ دے دیتے ہیں۔'' (احمد، ترمذی) ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صرف موسیٰ بن عبیدہ سے مروی ہے اور وہ ضعیف ہے، اس لیے یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۲۸۴۔ (ضعیف) عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [١٠٨٤]، وَرَوَى أَحْمَدُ [٢٢٤٥٧] عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ؟ قَالَ: «فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ» وسَاقَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

1284- ابی لبابہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے عظمت والا ہے، وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ تعظیم کے قابل ہے، اس میں پانچ خصوصیتیں ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا، اسی میں ایک گھڑی ہے، انسان اس میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے، اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے، بشرطیکہ وہ چیز حرام نہ ہو، اسی دن قیامت قائم ہو گی، اس میں مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ، سمندر سب اللہ سے ڈرتے ہیں۔“ (ابن ماجہ) امام احمد سعد بن معاذ سے روایت فرماتے ہیں: ایک آدمی انصار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے کہا: آپ ہمیں بتلائیں، جمعہ کے دن میں کیا کیا خوبیاں ہیں؟ فرمایا: ”اس میں پانچ خصوصیتیں ہیں۔“ اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔

١٢٨٥ـ (ضعيف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: «لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ، وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ، وَفِيهَا الْبَطْشَةُ، وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٨٠٢]

1285- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، جمعہ کو جمعہ کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: ”اس میں تمھارے باپ آدم علیہ السلام کے خمیر کو اٹھایا گیا، اس میں صعقہ (عام موت) اور نفخہ (سب کا جی اٹھنا) ہو گا اور اسی میں بطشہ (قیامت کی دارو گیر) ہو گا، اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے، جو اس میں اللہ سے دعا کرے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں۔“ (احمد)

١٢٨٦ـ (حسن لغيره) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا» قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجه [١٦٣٧]

1286- ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے صلات پڑھو، اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہ یومِ مشہود ہے اور جو مجھ پر صلات پڑھتا ہے، اس کی صلات فراغت کے ساتھ ہی مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔'' میں نے عرض کی: اور موت کے بعد بھی (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)؟۔ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسم حرام کر دیے ہیں، اللہ کے نبی زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

۱۲۸۷۔ (**حسن لغیرہ**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٦٥٨٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [١٠٧٤] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ.

1287- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلم جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو، اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے بچاتا ہے۔'' (احمد، ترمذی) ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

۱۲۸۸۔ (**صحیح**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ﴾ الْآيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٠٤٤] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

1288- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انھوں نے آیت: ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ... الخ﴾ [المائدۃ: ٣] پڑھی اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا، اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی، اس دن دو عیدیں تھیں: جمعہ اور عرفہ۔ (ترمذی) اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۸۹۔ (**ضعیف**) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: « اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ » قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: « لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغَرُّ، وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ [٥٢٩]

1289- انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رجب داخل ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں برکت فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔'' اور فرمایا: ''جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن تر و تازہ ہے۔'' (دعواتِ کبیر بیہقی)

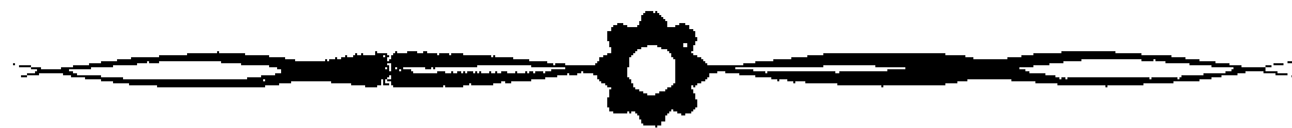


بَابُ وُجُوْبِهَا

جمعہ کا واجب ہونا

محدثین واجب اور فرض میں فرق نہیں سمجھتے، وہ فرض اور واجب دونوں کو ضروری کے معنی میں سمجھتے ہیں۔ یہ اصطلاحات کے فرق آنحضرت ﷺ کے زمانے میں نہ تھے، یہ اصطلاحات آنحضرت ﷺ کے بعد علماء نے بوقتِ ضرورت وضع فرمائیں، اس لیے یہاں واجب کے معنی فرض ہی سمجھنا چاہیے، وجوبِ جمعہ کے معنی جمعے کی فرضیت ہی ہوں گے۔

1۔ غلام، 2۔ مسافر، 3۔ مریض، 4۔ اندھے، 5۔ عورت، 6۔ بچے اور 7۔ بیمار پر جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر یہ جمعہ میں حاضر ہو جائیں تو وقتی فرض ادا ہو جائے گا اور ظہر ان سے ساقط ہو جائے گی۔ شہر اور بادشاہ کا ذکر فقہائے حنفیہ نے فرمایا ہے، سنت میں اس کے لیے کوئی صراحت موجود نہیں، محض کھینچ تان سے یہ شرائط ثابت کی گئی ہیں، مناسب تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٢٩٠۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٦٥]

1290- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اپنے منبر کی سیڑھیوں پر کھڑے فرما رہے تھے: ''قوموں کو جمعہ ترک کرنے سے رک جانا چاہیے، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر فرما دیں گے۔ پھر ان کا حشر غافلوں میں ہوگا۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٢٩١۔ (حسن صحيح) عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٠٥٢] وَالتِّرْمِذِيُّ [٥٠٠] وَالنَّسَائِيُّ [١٣٦٩] وَابْنُ مَاجَه [١١٢٥] وَالدَّارِمِيُّ [١٦١٢]. وَرَوَاهُ مَالِكٌ [٣٧٢] عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ. وَأَحْمَدُ [٢٢٥٥٨] عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

1291- ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی تین جمعے سستی سے ضائع کر دے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر فرما دیتے ہیں۔'' (ابو داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) امام مالک نے صفوان بن سلیم سے روایت کیا اور احمد نے ابی قتادہ سے۔

١٢٩٢۔ (ضعيف) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٠٠٨٧] وَأَبُو دَاوُدَ [١٠٥٣] وَابْنُ مَاجَه [١١٢٨]

1292- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی بلا عذر جمعہ ترک کر دے، اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے، اگر دینار میسر نہ ہو سکے تو نصف دینار صدقہ کرے۔'' (احمد، ابو داود، ابن ماجہ)

۱۲۹۳۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱۰۵٦]

1293- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: ''جمعہ اس پر فرض ہے جو اذان سنے۔'' (ابوداود)

۱۲۹٤۔ (ضعیف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [۵۰۲] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

1294- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی پر جمعہ فرض ہے جو رات گھر واپس پہنچ سکے۔'' (ترمذی) اور فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۲۹۵۔ (صحیح) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوكٍ، أَوِ امْرَأَةٍ، أَوْ صَبِيٍّ، أَوْ مَرِيضٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [۱۰٦۷]، وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ [۱۰۵٦] بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَائِلٍ.

1295- طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ با جماعت ہر مسلمان پر حق اور ضروری ہے، مگر چار آدمیوں پر فرض نہیں: غلام، عورت، بچے اور بیمار پر۔'' (ابوداود) اور شرح السنۃ نے مصابیح کے الفاظ اس طرح ذکر فرمائے کہ یہ حدیث بنی وائل کے ایک آدمی سے مروی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۲۹٦۔ (صحیح) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٦٥٢]

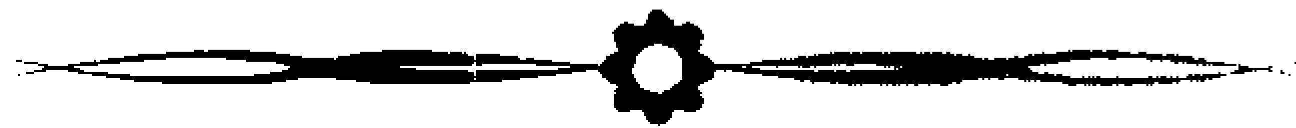
1296- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں: ''میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ جائیں ان کے گھر جلا دوں۔'' (یعنی جو بلا عذر جمعہ ترک کر دیں)۔ (مسلم)

١٢٩٧ـ (ضعيف جدًّا) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ». وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٣٨١]

1297- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بلا وجہ جمعہ ترک کر دے، اسے اللہ کی کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے، جو نہ مٹایا جاتا ہے نہ بدلا جاتا ہے۔" بعض روایات میں تین جمعوں کا ذکر آیا ہے۔ (شافعی)

١٢٩٨ـ (ضعيف) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ، فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ، وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [١٥٧٦]

1298- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ فرض ہے، لیکن مریض، مسافر، عورت اور بچے اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں، جو تجارت اور کھیل کی وجہ سے بے پروائی کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے اعتنائی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ بے پروا ہے اور حمد کیا گیا ہے۔" (دارقطنی)



بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبْكِيرِ

جمعہ کے لیے ستھرا رہنا اور سویرے[1] جانا

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١٢٩٩۔ (صحيح) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨٨٣]

1299- سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان جمعے کے دن غسل کرتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو ستھرا رہے، تیل لگائے، گھر کی خوشبو میں سے لگائے، مسجد کی طرف نکلے، دو آدمیوں میں فرق نہ کرے، جس قدر نماز اس کی قسمت میں ہو ادا کرے، جب امام گفتگو کرے خاموش بیٹھ کر سنے، اللہ تعالیٰ آیندہ جمعہ تک اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٠٠۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٥٧]

1300- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: ''جو آدمی غسل کرے، پھر جمعہ کے لیے آئے، جس قدر مقدر ہو نماز پڑھے۔ پھر جب تک امام خطبہ دیتا رہے، خاموش سنتا رہے۔ پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے، آیندہ جمعہ تک اس کے گناہ معاف فرمائے جاتے

---

[1] تمام نمازوں میں مسنون یہی ہے کہ اول وقت میں ادا کی جائیں۔ جمعہ میں سنت یہی ہے کہ سویرے جائے، امام کے قریب بیٹھے، گردنوں کو نہ لتاڑے، خاموشی سے خطبہ سنے۔

ہیں اور تین دن اور زیادہ کے۔'' (مسلم)

١٣٠١۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٥٧]

1301۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی وضو کرے، پھر جمعے کے لیے آئے اور توجہ سے سنے، اس کے گناہ آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو کنکروں سے کھیلتا رہے، اس نے لغو کام کیا۔'' (مسلم)

١٣٠٢۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٢٩، صحيح مسلم: ٨٥٠]

1302۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعے کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، آنے والوں کو مرتبہ بمرتبہ لکھتے ہیں اور صبح سویرے آنے والے کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی اونٹ صدقہ کرے، پھر جیسے گائے صدقہ کرے، پھر مینڈھا، پھر مرغی، پھر انڈہ صدقہ کرے۔ جب امام خطبے کے لیے نکلے تو وہ اپنی کتابیں لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننا شروع کر دیتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٠٣۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٩٤، صحيح مسلم: ٨٥١]

1303۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اپنے ساتھی سے کہہ دو کہ چپ رہو اور امام خطبہ کر رہا ہو تو تم نے لغو بات کی۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٠٤۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُقِيمَنَّ

أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ، فَيَقْعُدَ فِيهِ، وَلَكِنْ يَقُولُ: اِفْسَحُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٢١٧٨]

1304- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جمعے کے دن تم سے کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر قبضہ کر کے وہاں بیٹھنے کی کوشش نہ کرے، بلکہ لوگوں سے کہے: کھلے ہو جاؤ۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٣٠٥۔ (حسن) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [٣٤٣]

1305- ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی جمعے کے دن غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور اگر خوشبو ہو تو استعمال کرے، پھر جمعے کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ لتاڑے۔ پھر جس قدر اس کی قسمت میں ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبے کے لیے نکلے تو خاموش رہے، یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو یہ اس جمعہ اور سابقہ جمعے کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہوگا۔'' (ابوداود)

١٣٠٦۔ (صحيح) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ: أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٤٩٦] وَأَبُو دَاوُدَ [٣٤٥] وَالنَّسَائِيُّ [٣/ ٩٧] وَابْنُ مَاجه [١٠٨٧].

1306- اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرائے اور خود غسل کرے اور سویرے جائے اور شروع خطبہ میں شامل ہو اور پیدل جائے، سوار

نہ ہو، امام کے قریب ہو کر سنے اور لغو باتیں نہ کرے، اسے ہر قدم پر ایک سال کے قیام اور روزوں کا اجر ملے گا۔" (ترمذی، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ)

١٣٠٧۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجه [١٠٩٥]، وَرَوَاهُ مَالِكٌ [٣٦٦] عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ.

1307- عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: "تمھارے ہر شخص کے لیے مناسب ہے کہ وہ جمعہ کے لیے دو کپڑے عام محنت کے کپڑوں کے علاوہ بنا لے۔" (ابن ماجہ، مالک عن یحییٰ بن سعید)

١٣٠٨۔ (حسن) وَعَن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ دَخَلَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١١٠٨]

1308- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ذکر کے لیے پہنچو، امام سے قریب بیٹھو، انسان ہمیشہ دور دور رہتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ جنت میں بھی داخل ہوا تو سب سے آخر میں داخل ہو گا۔" (ابو داود)

١٣٠٩۔ (حسن لغیرہ) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥١٣] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

1309- معاذ بن انس رضی اللہ عنہ جہنی اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں لتاڑے، اس نے جہنم کی طرف پل بنا لیا۔" (ترمذی) اور ترمذی نے اسے غریب کہا۔

١٣١٠۔ (حسن) وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥١٤] وَأَبُو دَاوُدَ [١١١٠]

1310- معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے جمعے کے دن خطبے میں گوٹھ لگا

کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی، ابوداود)

۱۳۱۱۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٢٦]

1311- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی جمعہ کے دن اونگھ جائے تو اپنی یہ جگہ بدل دے۔'' (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۳۱۲۔ (صحیح) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ. قِيلَ لِنَافِعٍ: فِي الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩١١، ٦٢٧٠، صحيح مسلم: ٢١٧٧]

1312- نافع رحمہ اللہ **فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **سے سنا: کوئی آدمی کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر خود بیٹھ جائے، آنحضرت** ﷺ **نے اس سے منع فرمایا ہے۔ نافع سے دریافت کیا گیا کہ یہ (ہدایت) جمعے کے دن کے لیے ہے؟ فرمایا: جمعے کے دن اور اس کے علاوہ بھی۔ (بخاری، مسلم)**

۱۳۱۳۔ (صحیح لغیرہ) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿**مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا**﴾» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١١٣]

1313- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے: ''جمعے کے دن تین قسم کے آدمی آتے ہیں: بعض لغو باتوں کے لیے آتے ہیں، ان کو اس سے یہی حصہ ملے گا، بعض آدمی دعا کے لیے حاضر ہوتے ہیں، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے، دعا قبول فرمالے یا منع فرما دے، بعض آدمی پوری خاموشی اور سکوت کے ساتھ جمعے میں شامل ہوئے اور کسی مسلمان کی گردن پر قدم رکھا نہ کسی کو ایذا دی، یہ آیندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک اس کے گناہوں

کے لیے کفارہ ہو گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ﴾ [الأنعام: ١٦٠] ”جو شخص نیکی کرے، اسے اس کا اجر دس گناہ زیادہ ملے گا۔“ (ابوداود)

١٣١٤۔ **(ضعيف)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا، وَالَّذِي يَقُولُ لَهُ: أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٢٠٣٣]

1314- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی جمعے کے دن، جب امام خطبہ کر رہا ہو، گفتگو کرے، وہ گدھے کی طرح ہے، جس پر کتابیں لادی ہوئی ہوں اور جو آدمی اسے خاموش رہنے کے لیے کہے، اس کا جمعہ نہیں ہو گا۔“ (احمد)

١٣١٥۔ **(حسن لغيره)** وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِيدًا فَاغْتَسِلُوا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ». رَوَاهُ مَالِكٌ [٢١٣] وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [١٠٩٨] عَنْهُ، وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا.

1315- عبید بن سبّاق رضی اللہ عنہ مرسلاً بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کسی جمعے میں فرمایا: ”اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے عید بنایا، اس لیے اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے لگائے تو کوئی حرج نہیں اور مسواک ضرور کرو۔“ مالک اور ابن ماجہ نے سباق سے روایت کیا ہے اور اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل۔

١٣١٦۔ **(ضعيف)** وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٨٤٨٨] وَالتِّرْمِذِيُّ [٥٢٨] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

1316- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں پر جمعے کے دن غسل کرنا ضروری ہے اور گھر سے خوشبو لگائے، اگر خوشبو نہ مل سکے تو پانی ہی خوشبو کے برابر ہے۔“ (احمد، ترمذی) اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

خطبہ اور نماز

مصالح کا تقاضا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ میں اجتماع ہو، اسی لیے بعض ائمہ تعددِ جماعت کو ناپسند فرماتے ہیں کہ اس میں اجتماعیت کو نقصان پہنچتا ہے، تفریق کے رجحانات کو مدد ملتی ہے۔ شارع حکیم کا مقصد یہ ہے کہ اس اجتماع سے جہاں تک ممکن ہو فائدہ اٹھایا جائے، اس لیے جمعے میں خطاب ضروری قرار دیا۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں خطبہ ارشاد فرماتے:

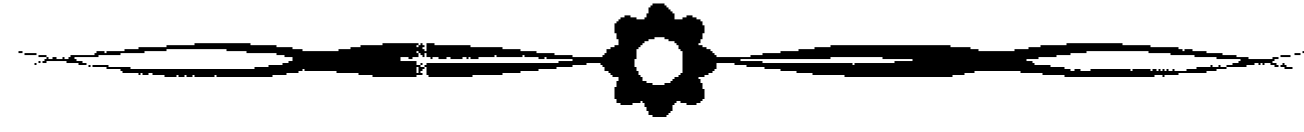
«يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ» [1] ''قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ فرماتے۔''

ظاہر ہے کہ خطبے کا مقصد عوام کو نصیحت اور تذکیر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطبہ حاضرین کی زبان میں ہونا چاہیے تاکہ وہ خطبہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایسی زبان میں خطبہ جسے حاضرین نہ سمجھ سکتے ہوں خطاب کے مقصد کے خلاف ہے اور مصالحِ شریعت کے برعکس۔ ہمارے ملک میں بعض حضرات خطبے کا ترجمہ ناپسند فرماتے ہیں، اس لیے انھوں نے تیسرا خطبہ پسند فرمایا، وہ ایک طویل خطبہ اپنی زبان میں دینے کے بعد پھر عربی میں دو خطبے پڑھتے ہیں، یہ طریقہ تو قطعاً سنت کے خلاف ہے۔ اگر دین اور موجبِ اجر سمجھا جائے تو اسے بدعت کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ خطبہ اگر دو رکعت کے قائم مقام سمجھا جائے تو اسے نماز تصور کر کے خطبے کے ترجمے سے روکنا معقول بات معلوم ہوتی ہے، لیکن یہ درست نہیں۔ خطبہ بلا وضو بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے اذکار میں نماز کی طرح پابندی نہیں۔ بوقتِ خطبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت کی اجازت مرحمت فرمائی، حالانکہ نماز کے پاس دوسری نماز درست نہیں۔ اثنائے خطبہ میں بوقتِ ضرورت امام دنیوی گفتگو کر سکتا ہے۔ نماز میں یہ امر جائز نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خطبہ نماز کے قائم مقام نہیں، اس لیے صحیح یہی ہے کہ خطبہ ہر زبان میں درست ہے، جسے حاضرین سمجھتے ہوں۔

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٨٦٢)

آنحضرت ﷺ خطبہ مختصر فرماتے اور اسے خطیب کی عقل مندی کی دلیل تصور فرماتے۔ نماز کسی قدر طویل فرماتے۔ جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد ادا فرماتے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ قیلولہ اور ناشتہ جمعہ کے بعد فرماتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی تیاری کے شغل میں ناشتہ اور قیلولہ کا وقت نہ ملتا، اس لیے یہ سب کام جمعے سے فراغت کے بعد ہوتے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١٣١٧۔ (صحيح) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٠٤]

1317- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ اس وقت جمعہ پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔ (بخاری)

١٣١٨۔ (صحيح) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٣٩، صحيح مسلم: ٨٥٩]

1318- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم قیلولہ و ناشتہ جمعے کے بعد کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

١٣١٩۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ. يَعْنِي الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٠٦]

1319- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جب سردی زیادہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ نماز سویرے ادا فرماتے اور جب گرمی تیز ہوتی تو نماز ٹھنڈی (دیر سے) پڑھتے۔ یعنی جمعے کے دن۔ (بخاری)

١٣٢٠۔ (صحيح) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩١٢]

1320- سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جمعے کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام ممبر پر بیٹھ جاتا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی صورت رہی، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے زوراء (پہاڑی) پر تیسری اذان بڑھا دی، (سمیت اقامت)۔ (بخاری)

١٣٢١۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٦٢]

1321- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے (اورخطبہ) میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے، حضرت کی نماز اور حضرت کا خطبہ دونوں درمیانہ ہوتے۔ (مسلم)

۱۳۲۲۔ (صحیح) وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: « إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸٦۹]

1322- حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے: ''نماز لمبی اور خطبہ مختصر یہ خطیب کی دانش مندی کی دلیل ہے، نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو، بعض بیان جادو اثر ہوتے ہیں۔'' (مسلم)

۱۳۲۳۔ (صحیح) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: « صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ » وَيَقُولُ: « بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ ». وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸٦۷]

1323- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے، آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز اونچی ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ فرماتے: ''(گویا غنیم) صبح کو آیا یا شام کو پہنچا۔'' اور فرماتے: ''میں اور قیامت اس طرح ہیں جس طرح انگلی سبابہ اور درمیانی انگشت۔'' (مسلم)

۱۳۲٤۔ (صحیح) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٨١٩، صحيح مسلم: ٨٧١]

1324- یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، منبر پر یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ﴾ [الزخرف: ٧٧] ''اے مالک! مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ہی کر دے۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٢٥۔ (صحيح) وَعَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا أَخَذْتُ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٧٣]

1325- ام ہشام رضی اللہ عنہا حارثہ بن نعمان کی بیٹی سے مروی ہے کہ میں نے سورت ق آنحضرت ﷺ کی زبان سے یاد کی، آپ ﷺ اسے ہر جمعہ منبر پر پڑھا کرتے تھے، جب خطبہ دیتے۔ (مسلم)

١٣٢٦۔ (صحيح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [١٣٥٩]

1326- عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا اور آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی، آپ ﷺ جمعہ کے دن اس کی دونوں طرفیں اپنے کندھوں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ (مسلم)

١٣٢٧۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٧٥]

1327- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے خطبے میں فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعے کے دن آئے اور امام خطبہ کہہ رہا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور اس میں اختصار کرے۔'' (مسلم)

١٣٢٨۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٨٠، صحيح مسلم: ٦٠٧]

1328- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی امام کے ساتھ ایک رکعت پالے اس نے جماعت کا اجر پالیا۔'' (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٣٢٩۔ (صحيح لغيره) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرُغَ، أُرَاهُ الْمُؤَذِّنَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ،

ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١٠٩٢]

1329- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے، منبر پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہو جاتا۔ پھر خطبہ دیتے۔ پھر خاموش بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ (ابو داود)

١٣٣٠. (صحيح لغيره) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٠٩] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.

1330- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر بیٹھ جاتے، ہم سب رخ آپ کی طرف کر لیتے۔ (ترمذی) اور فرمایا: یہ حدیث صرف محمد بن فضل سے مروی ہے، وہ ضعیف ہیں اور ان پر نسیان غالب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٣٣١. (صحيح) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللّٰهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٦٢]

1331- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر دیتے۔ پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ جو تمہیں یہ بتائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ دیا، اس نے جھوٹ بولا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو ہزار نماز سے زیادہ پڑھی۔ (مسلم)

١٣٣٢. (صحيح) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٦٤]

1332- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے اور عبدالرحمان بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خبیث کو دیکھو، یہ بیٹھ کر خطبہ دیتا ہے اور قرآنِ مجید میں ہے:

﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾ [الجمعة: ١١] ’’اور جب انھوں نے خرید و فروخت یا کھیل کے مشغلے کو دیکھا تو اس کی طرف بھاگ نکلے اور تمھیں کھڑے ہوئے چھوڑ گئے۔‘‘ (مسلم)

١٣٣٣۔ (**صحيح**) وَعَن عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٧٤]

1333- عمارہ بن رُوبیہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دیکھا، وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا، عُمارہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، وہ ایک انگشت کو اٹھائے ہوئے، اشارہ فرما رہے تھے اور تسبیح کی انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے۔ (مسلم)

١٣٣٤۔ (**صحيح لغيره**) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: «اِجْلِسُوا» فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١٠٩١]

1334- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ﷺ جمعے کے دن منبر پر کھڑے ہوئے۔ فرمایا: ’’بیٹھ جاؤ۔‘‘ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (یہ حکم) مسجد کے دروازے پر سنا، وہیں بیٹھ گئے، آنحضرت ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: ’’عبداللہ آگے آؤ۔‘‘ (ابوداود)

١٣٣٥۔ (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا أَوْ قَالَ: الظُّهْرَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [١٦٠١]

1335- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جو آدمی جمعے کے دن ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں، وہ چار پڑھے یا فرمایا: وہ ظہر پڑھے۔‘‘ (دارقطنی)

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز

دین کی تکمیل اور جامعیت کے لیے یہ ضروری ہے کہ جہاں فرائض و موکدات کا تذکرہ ہو، ضروریات اور واجبات کی تفصیل ہو، وہاں عذرات اور مشکلات کے لیے بھی احکام دیے جائیں۔ جب ایک حکم اپنی اصلی صورت میں ادا نہیں ہو سکتا اور عذر کی وجہ سے اس کی تعمیل ناممکن ہو تو معذور کو مجبور کرنا حکمت کے خلاف ہے، اس لیے ضرور تھا کہ معذورین کے لیے الگ احکام دیے جائیں۔ اصل حکم کو قائم رکھتے ہوئے جہاں تک رعایت ممکن ہو، اس کے لیے اجازت مرحمت فرمائی جائے، اس صورت میں رعایت کا صحیح اندازہ شارع حکیم ہی کی طرف سے ہونا چاہیے، چنانچہ سفر اور خوف کے لیے الگ احکام دیے۔ بعض جگہ نماز میں صرف تخفیف فرمائی اور بعض جگہ اس کی ظاہری صورت میں بھی تبدیلی کی اجازت فرمائی۔

چنانچہ دشمن کا خوف اور جنگ بھی ایک عذر ہے، اس میں ترکِ نماز کی اجازت دینا، آوارگی کی دعوت تھی اور طبیعت کو عبادت سے بے ذوق کرنے کا ذریعہ۔ شارع حکیم نے اس کی اجازت نہیں فرمائی۔ البتہ اس کی وضع بدلنے، رکعت کم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کی کئی صورتیں فرمائیں۔ دشمن قبلے کی طرف ہو تو نماز کی اَور صورت ہوگی، دشمن دوسرے رخ ہو تو اس کی اَور صورت ہے۔ بعض اوقات اجازت فرمائی کہ دوڑتے ہوئے پیدل یا سواری پر قبلہ رخ یا اس کے سوا جیسے ممکن ہو پڑھ لے۔ اصل حقیقت کو قائم رکھتے ہوئے رخصت کی صورتیں متعین فرما دی ہیں اور ایک جامع قانون کے طور پر فرمایا:

«فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ»

یعنی میرے احکام پر جہاں تک ہو سکے عمل کرو۔ نمازِ خوف کی عام صورتیں تفصیلاً آئندہ باب میں آئیں گی۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٣٣٦۔ (صحيح) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ، وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. وَرَوَى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ: فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ، أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ، أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا، قَالَ نَافِعٌ: لَا أُرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٤٢]

1336۔ سالم رحمہ اللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک لڑائی میں گیا، ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو گیا، ہم نے ان کے سامنے صفیں بنائیں، آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ فوج کا ایک حصہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ایک حصہ دشمن کی طرف متوجہ ہوا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ ان لوگوں کی جگہ چلے گئے جنھوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی، وہ لوگ آ گئے اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے اور سلام پھیر دیا اور ہر گروہ نے ایک رکوع دو سجدے اپنے اپنے الگ ادا کیے۔ اور نافع نے بھی اس طرح روایت کیا ہے اور زیادہ کہا: اگر خوف بہت زیادہ ہو جائے تو کھڑے کھڑے نماز پڑھیں یا سواری کی حالت میں ادا کریں، رخ قبلہ کی طرف ہو یا کسی دوسری طرف۔ نافع فرماتے ہیں: مجھے یقین ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے ذکر فرمائی۔ (بخاری)

١٣٣٧۔ (صحيح) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا،

فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى، فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [صحيح البخاري: ٤١٢٩، صحيح مسلم: ٨٤٢]

1337- یزید بن رومان صالح بن خوات سے روایت فرماتے ہیں، وہ اس آدمی سے روایت فرماتے ہیں جس نے غزوۂ ذات الرقاع میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی تھی: ایک گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور آپ وہیں کھڑے رہے اور ان لوگوں نے ایک رکعت علاحدہ پڑھ لی اور یہ دشمن کے سامنے صف میں کھڑے ہو گئے، دوسرا فریق آ گیا اور آپ نے باقی ایک رکعت ان کو پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے اور باقی ایک رکعت ان لوگوں نے علاحدہ ادا کر لی۔ پھر ان کے ساتھ مل کر سلام پھیر دیا۔ (بخاری، مسلم) بخاری نے ایک اور طریق سے روایت کیا، قاسم صالح بن خوات سے روایت فرماتے ہیں، وہ سہل بن ابی حثمہ سے، وہ آنحضرت ﷺ سے نقل فرماتے ہیں۔

١٣٣٨۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اَللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ». قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ، قَالَ: فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤١٣٦، صحيح مسلم: ٨٣٤]

1338- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ آئے اور ذات الرقاع میں پہنچے، ہم جب کوئی اچھا سایہ دار درخت دیکھتے تو اسے آنحضرت ﷺ کے لیے چھوڑ دیتے، ایک مشرک آیا اور آنحضرت ﷺ کی تلوار ایک درخت سے لٹک رہی تھی، اس نے آنحضرت ﷺ کی

تلوار کھینچ لی اور آنحضرت ﷺ سے کہا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: کیا تمھیں کوئی بچا سکتا ہے؟ فرمایا: ''اللہ بچا سکتا ہے۔'' صحابہ نے اسے دھمکایا۔ اس نے تلوار بند کر کے لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اذان ہو گئی، آپ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعت پڑھائیں، وہ پیچھے ہٹ گیا۔ پھر دوسرے کو دو رکعت پڑھائیں، آنحضرت ﷺ کی چار رکعت ہو گئیں اور قوم کی دو دو رکعتیں۔ (بخاری، مسلم)

١٣٣٩ـ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، ثُمَّ قَامُوا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ، وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٤٠]

1339- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے ہمیں خوف کی نماز پڑھائی، ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا۔ آنحضرت ﷺ نے بھی تکبیر کہی اور ہم نے بھی اکٹھی تکبیر کہی۔ پھر ہم سب نے اکٹھے رکوع کیا۔ پھر سب نے اکٹھے رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر آپ ﷺ سجدے کے لیے جھکے اور جو صف آپ ﷺ کے قریب تھی۔ اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب آنحضرت ﷺ اور پہلی صف سجود کر چکے تو پچھلی صف سجدے کے لیے جھکی۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہو گئے۔ پھر پچھلی صف آگے آ گئی اور اگلی پیچھے ہٹ گئی، پھر ہم نے اور آنحضرت ﷺ نے اکٹھے رکوع کیا۔ پھر ہم نے اور آنحضرت ﷺ نے اکٹھے سر اٹھایا۔ پھر آنحضرت ﷺ اور پچھلی صف جو اب آگے آئی تھی، سجود میں چلے گئے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی، جب

آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ والی صف سجدے سے فارغ ہو چکی تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی، جب اس نے سجدہ کر لیا تو پھر ہم نے اور آنحضرت ﷺ نے اکٹھے سلام پھیرا۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

۱۳٤٠۔ (صحيح لغيره) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرَى، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [٤/ ٢٨٤]

1340- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ خوف کے وقت لوگوں کو ظہر کی نماز بطنِ نخل میں پڑھایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ پھر دوسرا گروہ آ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو دو رکعت پڑھائیں۔ (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۳٤١۔ (صحيح لغيره) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لِهَؤُلَاءِ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، وَهِيَ الْعَصْرُ، فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ، فَتَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً، وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ، فَيُصَلِّي بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ، وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٣٠٣٥] وَالنَّسَائِيُّ [١٥٤٤]

1341- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے، مشرکوں نے کہا: ان لوگوں کو ایک نماز باپ اور بیٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے، وہ عصر کی نماز ہے، تم لوگ جمع رہو اور ان پر یکبار حملہ کرو۔ جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: اپنے ساتھیوں کو تقسیم فرما دیجیے، ایک گروہ کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کی چیزیں سنبھال کر دشمن کے سامنے کھڑا رہے، ان کی ایک ایک رکعت ہو گی اور آنحضرت ﷺ کی دو رکعت ہو جائیں گی۔ (ترمذی، نسائی)

بَابُ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

دونوں عید کی نماز

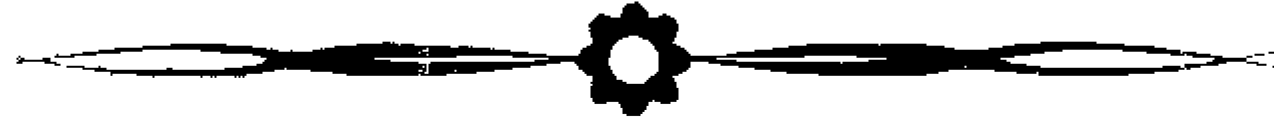
ہر قوم میں بعض اوقات خوشی، مسرت اور زیب و زینت کے لیے متعین ہیں۔ عرب اور عجم میں یہ عادت معلوم ہے اور یہی عادات عموماً قومی زندگی کی بنیاد تصور ہوتی ہیں۔ جہاں تک تہذیب کا تعلق ہے یہ تہوار اور عادات قومی زندگی کا ثبوت ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ میں نو روز اور مہر جان دو دن عید کے طور پر متعارف اور معلوم تھے۔ اصل میں یہ دونوں دن اہلِ فارس میں خوشی اور عید کے لیے مشہور تھے، آنحضرت ﷺ نے یہ دونوں دن بدل کر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن مقرر فرمائے۔ مقصد یہ تھا کہ خوشی کے متعلق فطرتِ انسانی کا اصول بھی قائم رہے اور کفر کے ساتھ جو ضروری ربط موروثی طور پر آ رہا تھا، وہ بھی ٹوٹ جائے اور مسلمان اپنی عادات کے لحاظ سے ایک مستقل قوم تصور ہوں، کفر کی نقالی و تقلید کے لیے کوئی گنجایش نہ رہے، بلکہ قومی تہذیب میں بھی امتیاز قائم رہے۔

عید الفطر رمضان میں بھوک کی آزمایش میں کامیابی کے بعد مسرت کے لیے ایک موقع تھا اور عید الاضحیٰ میں حضرت ابراہیم کی آزمایش اور اس میں کامیابی کی وجہ سے قربانی اور آزمایش کی یادگار ہے۔ ﴿ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴾ میں بھی اسی اصلِ عظیم کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔

دوسری قوموں میں عید صرف کھانے اور پینے کا نام ہے، لیکن اسلام نے اللہ تعالیٰ کے لیے اجتماعی اور انفرادی ذکر کا بھی اہتمام فرمایا کہ کوئی موقع بھی اللہ کی یاد سے خالی نہ رہے، عید کی نماز کے دو طریق ہیں۔ اہلِ حجاز دونوں رکعات میں بارہ تکبیریں کہتے ہیں، سات پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے، اور پانچ دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے۔ اہلِ کوفہ دونوں رکعات میں سات تکبیریں کہتے۔ چار پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے

پہلے۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَهُمَا سُنَّتَانِ وَعَمَلُ الْحَرَمَيْنِ أَرْجَحُ" (حجة اللہ: ۲/۲۳) ''یہ دونوں طریق مسنون ہیں، لیکن اہلِ حجاز کا عمل زیادہ بہتر ہے۔''

عیدین میں یہ بھی مطلوب ہے کہ حاضری زیادہ سے زیادہ ہو۔ شوکتِ اسلامی کا اظہار ہو، اس لیے عورتوں کی حاضری کے لیے بھی تاکید فرمائی، حائضہ کو بھی تاکید فرمائی کہ عید گاہ میں پہنچے۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۱۳۴۲۔ (صحيح) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
[صحيح البخاري: ٩٥٦، صحيح مسلم: ٨٨٩]

1342- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز گاہ کی طرف تشریف لے جاتے، سب سے پہلے نماز ادا فرماتے، پھر لوٹ کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے، لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے، آپ ﷺ انھیں وعظ کہتے، وصیت فرماتے اور احکام دیتے، اگر کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو یہیں اس کا اعلان فرما دیتے، یا کسی چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم فرما دیتے۔ پھر واپس تشریف لے آتے۔ (بخاری، مسلم)

۱۳۴۳۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٨٧]

1343- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ پڑھی جن میں اذان و اقامت نہیں تھی۔ (مسلم)

۱۳۴۴۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٦٣، صحيح مسلم: ٨٨٨]
وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَّلَا إِقَامَةً، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يُهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ، وَحُلُوقِهِنَّ، يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٦٧، صحيح مسلم: ٨٨٤]

1344- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

دونوں عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ عید کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے؟ فرمایا: ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لیے نکلے، پھر نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، نہ اذان کا ذکر کیا، نہ اقامت کا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے، انھیں وعظ کیا، نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں کانوں اور گلے سے زیور اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کو دے دیتیں۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے آئے۔ (بخاری، مسلم)

١٣٤٥۔ (**صحيح**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٦٤، صحيح مسلم: ٨٨٤]

1345- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے دن دو رکعت پڑھیں۔ نہ ان سے پہلے کچھ پڑھا، نہ ان کے بعد۔ (بخاری، مسلم)

١٣٤٦۔ (**صحيح**) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٥١، صحيح مسلم: ٨٩٠]

1346- ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید کے دن حیض والی اور پردہ نشین لڑکیوں کو میدانِ عید میں لائیں، وہ مسلمانوں کے ساتھ دعا اور نماز میں شریک ہوتیں، حائضہ عورتیں نمازگاہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کی: حضرت! ہم میں سے بعض کے پاس بڑی چادر نہیں ہوتی؟ فرمایا: ''اس کی دوسری سہیلی اپنی چادر پہننے کے لیے دے دے۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٤٨۔ (**صحيح**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَفِي رِوَايَةٍ: تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ» وَفِي رِوَايَةٍ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٥٢، ٩٨٧، صحيح مسلم: ٨٩٢]

1348- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عید کے دن ان کے ہاں

تشریف لائے، وہاں دو لڑکیاں منیٰ کے دنوں میں دف بجا رہی تھیں۔ ایک روایت میں آیا ہے: وہ جنگ بعاث میں انصار کو جو کچھ پیش آیا، گا رہی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کپڑا لپیٹے ہوئے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا، آنحضرت ﷺ نے چہرۂ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ''ابوبکر! انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو، یہ عید کے دن ہیں۔'' ایک روایت میں آیا ہے: ''ہر قوم کے لیے عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٤٩۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٥٣]

1349- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے: آنحضرت ﷺ عید فطر کے دن عید کے لیے جانے سے پہلے چند کھجوریں ضرور کھاتے اور طاق کھاتے۔ (بخاری)

١٣٥٠۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٨٦]

1350- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ عید کے دن آنے جانے کا راستہ بدل دیتے۔ (بخاری)

١٣٥١۔ (صحيح) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ، عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٩٦٨، صحيح مسلم: ١٩٦١]

1351- حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ہمیں نحر کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: ''سب سے پہلے اس دن ہم نماز پڑھیں گے، پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جس نے اس طرح کیا، اس نے ہماری سنت کے مطابق کیا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ صرف گوشت کے لیے ہوگی، جو اس نے گھر کی ضرورت کے لیے جلدی ذبح کر لی، وہ قربانی قطعاً نہیں۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٥٢۔ (صحيح) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا

فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٥٠٠، صحيح مسلم: ١٩٦٠]

1352- جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نماز سے پہلے ذبح کرے، اسے اس کے بجائے دوسری قربانی کرنی چاہیے، جس نے ذبح نہیں کی یہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھ لی، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٥٣۔ (صحيح) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٥٤٦، صحيح مسلم: ١٩٦١]

1353- براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا، اس نے اپنی ضرورت کے لیے ذبح کیا، جس نے نماز کے بعد ذبح کیا، اس کی قربانی درست ہوگئی اور مسلمانوں کی سنت کو اس نے پا لیا۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٥٤۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٨٢]

1354- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح اور نحر نماز گاہ میں کیا۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٣٥٥۔ (صحيح) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: «مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟» قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٣٤]

1355- انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے اور یہ لوگ دو دن کھیل کود میں صرف کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''یہ دو دن کیسے ہیں؟'' انصار نے عرض کی: ہم دورِ جاہلیت میں ان دنوں کو کھیل کے لیے وقف سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے بجائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن بدل دیے ہیں۔'' (ابو داود)

١٣٥٦۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ

الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٤٢] وَابْنُ مَاجَه [١٧٥٦] وَالدَّارِمِيُّ [١٦٤١]

1356- بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدِ فطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

١٣٥٧۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٣٦] وَابْنُ مَاجَه [١٢٧٩] وَالدَّارِمِيُّ [١٦٤٧]

1357- کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں، وہ کثیر کے دادا سے روایت فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیرات کہیں اور پچھلی میں پانچ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

١٣٥٨۔ (ضعيف جدًا) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٤٥٧]

1358- جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے مرسلاً مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں عید اور استسقاء کی نماز میں سات اور پانچ تکبیرات کہیں اور خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور قراءت بلند آواز سے پڑھی۔ (شافعی)

١٣٥٩۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا، تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١١٥٣]

1359- سعید بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور فطر میں کیسے تکبیریں کہتے تھے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازے کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیرات کہتے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ (ابوداود)

١٣٦٠۔ (صحيح لغيره) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُووِلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا

فَخَطَبَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [١١٤٥]

1360- براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمان دی گئی، اس پر (ٹیک لگا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ (ابوداود)

١٣٦١۔ (ضعيف جدًّا) وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٤٢٢]

1361- عطاء رحمہ اللہ سے مرسل مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے چھوٹے نیزے پر ٹیک لگاتے۔ (شافعی)

١٣٦٢۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُّ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلَى بِلَالٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ، وَذَكَّرَهُمْ، وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [١٥٧٥]

1362- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے سے پہلے نماز شروع فرمائی اذان اور اقامت کے بغیر۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی، لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور اپنی اطاعت کی ترغیب دی۔ پھر عورتوں کی طرف گئے، بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ان کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ور نصیحت فرمائی۔ (نسائی)

١٣٦٣۔ (صحيح لغيره) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِيْ طَرِيقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٤١] وَالدَّارِمِيُّ [١٦٥٤]

1363- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستے سے جاتے تو دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ (ترمذی، دارمی)

١٣٦٤۔ (ضعيف) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيدٍ، فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيدِ فِيْ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٦٠] وَابْنُ مَاجَه [١٣١٣]

1364- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ عید کے دن بارش ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (ابو داود، ابن ماجہ)

١٣٦٥۔ (**ضعيف جدًّا**) وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ: عَجِّلِ الْأَضْحَى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٤٢٢]

1365- ابو الحویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو لکھا، وہ نجران میں گورنر تھے: عید الاضحیٰ کو سویرے پڑھو اور عید الفطر دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔ (شافعی)

١٣٦٦۔ (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا، وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٥٧] وَالنَّسَائِيُّ [١٥٥٧]

1366- ابو عمیر رحمہ اللہ اپنے بعض چچوں سے روایت فرماتے ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواروں کی ایک جماعت آئی، انھوں نے شہادت دی کہ انھوں نے کل چاند دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''کل صبح سویرے ہی نماز گاہ میں پہنچ جائیں۔'' (ابو داود، نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٣٦٧۔ (**صحيح**) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنهم قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى، ثُمَّ سَأَلْتُهُ يَعْنِي عَطَاءً بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَنِي قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ، وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ، وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ، لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٨٦]

1367- ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے علماء نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، ان دونوں نے خبر دی کہ فطر اور اضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ پھر میں نے اس کے متعلق کچھ عرصے کے بعد دریافت کیا، اس نے مجھے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اطلاع دی: فطر

کی نماز کے لیے اذان نہیں تھی، نہ امام کے نکلنے کے وقت اور نہ ہی امام کے نکلنے کے بعد (یعنی خطبے کے لیے) نہ اقامت نہ کوئی آواز نہ ہی اس قسم کی کوئی آواز جسے اذان یا اقامت کہا جا سکے۔ (مسلم)

۱۳۶۸۔ (صحیح) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا». وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ. ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى، فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ، كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ: أَيْنَ الِابْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ، قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ، ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۸۸۹]

1368- ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ عید الاضحیٰ اور فطر کے دن نکلتے، سب سے پہلے نماز ادا فرماتے، جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور لوگ سامنے نماز گاہ میں بیٹھے ہوتے، اگر آپ ﷺ نے کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے اس کا تذکرہ فرماتے، اس کے سوا کوئی اور ضرورت ہوتی تو اس کا ذکر بھی فرما دیتے اور صدقے کا بار بار حکم فرماتے اور عورتیں سب سے زیادہ صدقہ کرتیں۔ پھر واپس تشریف لے آتے۔ یہ سنت مروان بن حکم کے زمانۂ حکومت تک اسی طرح جاری رہی۔ میں مروان کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے نکلا، ہم نماز گاہ میں آئے، وہاں کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں کا منبر بنا دیا تھا، مروان مجھ سے ہاتھ چھڑا کر منبر کی طرف لے جانا چاہتے تھے اور میں اسے نماز کی طرف لے جانا چاہتا تھا، میں نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: نماز سے پہلے ابتداء کرنے کا طریق کہاں گیا؟ مروان نے کہا: ابوسعید! جو تم جانتے ہو، وہ متروک ہو چکا۔ میں نے کہا: قطعاً نہیں، مجھے اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تمھیں میرے علم کے سوا کہیں خیر نہیں ملے گی، یہ تین دفعہ فرمایا۔ پھر واپس چلے آئے۔

بَابُ الْأُضْحِيَةِ

قربانی کا ذکر

قربانی کا جذبہ زندگی کا احساس ہے۔ اسلام نے حسبِ موقع انسان سے قربانی طلب فرمائی، حق و باطل کی آویزش جب انتہا کو پہنچ جائے تو قتال کا حکم دے کر انسان سے اس کی جان کی قربانی طلب فرمائی گئی:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ﴾ [التوبة: ۱۱۱]

''اللہ نے جنت کے عوض اہلِ ایمان سے ان کے مال اور جان خرید لی ہے۔''

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ [آل عمران: ۹۲]

''جب تک دل پسند چیزیں اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرو تمھیں بھلائی نہیں مل سکتی۔''

اس قسم کی آیات قرآنِ عزیز میں کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔

زکات مستقل سالانہ قربانی ہے، جسے مال کی ایک خاص مقدار پر فرض فرمایا گیا ہے، یہ بھی قربانی کی ایک خاص صورت ہے۔ اس کے علاوہ صدقات کی مختلف اقسام ہیں، جسے طوعاً اور تطوعاً مقرر فرمایا گیا ہے، یہ نفلی صدقات اختیاری قربانی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح خون کی قربانی کو بھی اسلام میں خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے۔ عقیقہ یعنی جو قربانی بچوں کی ولادت کے موقعے پر کی جاتی ہے، اس مال کی قربانی سے جرأت بھی پیدا ہوتی ہے۔ حج میں بعض نقائص کی بنا پر جرمانے کے طور پر قربانی کا حکم فرمایا گیا۔

ایامِ حج میں حج کی بعض صورتوں میں قربانی واجب ہے، جیسے قِران اور تمتع۔ اس میں بھی مال کی قربانی کے ساتھ ذبح کرنے اور خون بہانے کی عادت ڈالی گئی ہے۔

ظاہر ہے کہ حج ۸ھ میں فرض ہوا، فرضیت کے بعد پہلا حج آنحضرت ﷺ کے حکم سے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ۹ھ میں کیا۔ فرضیت کے بعد پہلا حج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ھ میں کیا، اس کے قریب ۸۰ دن بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے انتقال فرمایا۔ اس حج کے موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ قربانی کیا۔ اس حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریباً ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ شریک ہوئے، جن میں سے بعض نے تمتع کیا اور بعض نے قِران۔ سب نے حسبِ توفیق قربانی کی۔ لازماً گوشت کی کثرت ہوگی، مگر قربانی کے حکم میں کوئی رعایت نہیں فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر دامن گیر نہیں تھی کہ گوشت ضائع ہوگا، مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ برباد ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۱۳ نبوی میں ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے بعد قریباً دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا، اس اثناء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قربانی فرماتے رہے، کبھی ایک دنبہ کبھی دو، کبھی گائے۔ اپنی طرف سے اور اپنے اہل کی طرف سے بھی قربانی فرماتے رہے۔

گوشت کو سمیٹنے کے لیے قربانی بند نہیں فرمائی، البتہ علی اختلاف المسالک اجازت فرمائی کہ یوم الاضحیٰ کے علاوہ دو دن یا تین دن قربانی کی جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ غرباء اور مساکین اس وقت آج سے کہیں زیادہ موجود تھے، گوشت کے علاوہ ان کی اور بھی ضروریات موجود تھیں، لیکن قربانی روک کر ان ضرورتوں کی اہمیت پر زور نہیں دیا۔

قرآنِ عزیز نے جاہلیت کی قربانی کا ذکر فرمایا ہے۔ (بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام) ان کی نوعیتِ تحلیل وتحریم پر تنقید فرمائی، قربانی اور ذبح کو روکنے کی طرف قطعاً توجہ نہیں فرمائی۔

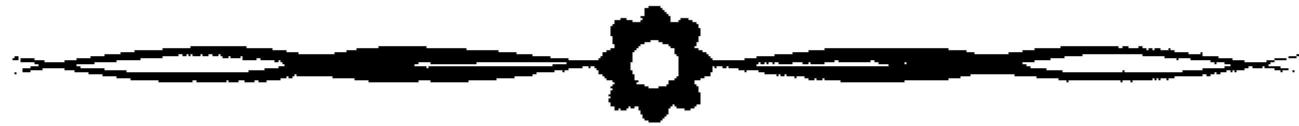
اضحیہ بھی اسی قسم کا ایک صدقہ ہے، اس کے لیے تاکید فرمائی کہ جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا، وہ ہمارے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہونے کی کوشش نہ کرے۔ ظاہر ہے کہ استطاعت کے ہوتے ہوئے یہ صدقہ خون ہی کی صورت میں ادا ہوگا، یہاں تک کہ اس بنیا پن کے لیے کوئی گنجایش نہیں ہے کہ قوم کا کتنا روپیہ صرف ہوا، نہ کبھی اس طرح سوچا گیا کہ یہ روپیہ آیا یا برباد ہوا۔

قوم کا مزاج:

اسلام کا مزاج یہ ہے کہ وہ اس قسم کے مصارف کو پسند کرتا ہے، مساجد کی تعمیر کا حکم دیا، کروڑوں کی زمین کو برباد کیا اور کروڑوں روپیہ اوپر صرف کیا، سرائیں بنائیں، مدرسے بنائے، رباط

قائم کیے کروڑوں روپیہ صرف فرما کر، لاکھوں روپیہ صرف فرما کر مسرت محسوس کی، یقین فرمایا کہ یہ روپیہ برباد نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ کے جود وسخا کے بنک میں یہ اکاؤنٹ ہمیشہ کے لیے جمع ہو گیا، یہ سرمایہ اس وقت کام آئے گا، جب انسان کے پاس ایک پائی موجود نہ ہو گی۔

اگر قربانی ریاکاری اور دکھاوے کے لیے کی جائے تو واقعی ممنوع ہے، یہ جمع ہی نہیں ہوتی، یہیں ضائع ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس بنک میں یہ شرط ہے کہ اس سرمایہ میں کسی مخلوق کی طرح اشتراک نہ ہو تو پھر یہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے خزانے میں جمع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے پاس جمع ہونے کو اضاعت اور بربادی سے تعبیر کرتے ہیں، انھیں یقین نہیں کہ صدقہ آیندہ ملے گا، انھیں واقعی اپنا روپیہ محفوظ رکھنا چاہیے۔ ﴿ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ...پہلی فصل

١٣٦٩۔ (صحيح) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ قَالَ: رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَقُولُ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٥٦٤- ٥٥٦٥، صحيح مسلم: ١٩٦٦]

1369- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے سینگ والے دو ابلق دنبے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے اور «بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ» کہا، میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، وہ اپنا قدم ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے اور «بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ» یعنی میں اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ فرما رہے تھے۔ (مسلم، بخاری)

١٣٧٠۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ، يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ، قَالَ: «يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ» ثُمَّ قَالَ: «اِشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ» فَفَعَلَتْ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ، فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ». ثُمَّ ضَحَّى بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [١٩٦٧]

1370- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے ایک سینگوں والا دنبہ لانے کا حکم دیا، جس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں، چنانچہ اسی قسم کا دنبہ لایا گیا تا کہ آپ ﷺ قربانی کریں۔ فرمایا: ''عائشہ! چھری لاؤ۔'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کرو۔'' میں نے اسی طرح کیا۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لے کر دنبے کو پکڑا اور اسے لٹا کر ذبح کیا۔ پھر فرمایا: «بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ» یعنی میں اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں، اے اللہ! قبول کر محمد ﷺ، آلِ محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی امت کی طرف سے، پھر اسے ذبح فرما دیا۔ (مسلم)

١٣٧١۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [١٩٦٣]

1371- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مسنہ (جس کے دو

دانت نکلے ہوں) ذبح کرو، اگر مشکل ہو جائے تو جذعہ ایک سال کا ذبح کرو۔'' (مسلم)

١٣٧٢۔ **(صحيح)** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ» وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ. قَالَ: «ضَحِّ بِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٥٤٧، صحيح مسلم: ١٩٦٥]

1372- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے اسے بکری کی قربانیاں دیں کہ وہ صحابہ میں تقسیم فرما دیں، صرف ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا، اس نے آنحضرت ﷺ سے یہ تذکرہ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اسے تم ذبح کر لو۔'' ایک روایت میں ہے: میں نے عرض کی: حضرت میرے حصے میں ایک جذعہ آیا ہے۔ فرمایا: ''تم اسے ذبح کر لو۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٧٣۔ **(صحيح)** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٨٢]

1373- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ ذبح بھی نماز گاہ میں فرماتے تھے اور نحر بھی وہیں کرتے۔ (بخاری)

١٣٧٤۔ **(صحيح)** وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [١٣١٨] وَأَبُو دَاوُدَ [٢٨٠٨] وَاللَّفْظُ لَهُ.

1374- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں سے کفایت کر سکتے ہیں۔'' (مسلم، ابوداود بلفظہ)

١٣٧٥۔ **(صحيح)** وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا، وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا» وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [١٩٧٧]

1375- ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب عشرہ داخل ہو جائے اور تم قربانی کا ارادہ رکھتے ہو تو چمڑے اور بالوں کو مت چھیڑو۔'' (یعنی حجامت نہ بناؤ) ایک روایت

میں ہے: ”بالوں کو مت کتراؤ اور ناخن مت کٹاؤ۔“ ایک روایت میں ہے: ”جو آدمی ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے بال اور ناخن نہ کٹانے چاہئیں۔“ (مسلم)

١٣٧٦۔ (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٩٦٩]

1376- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”عشرہ ذی الحجہ میں نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔“ لوگوں نے عرض کی: حضرت جہاد بھی اتنا پسندیدہ نہیں۔ فرمایا: ”جہاد بھی نہیں، مگر جو آدمی مال اور جان لے کر اللہ کی راہ میں نکلا اور کچھ بھی واپس نہ لایا۔“ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

١٣٧٧۔ (حسن لغيره) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ، بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» ثُمَّ ذَبَحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٥٠٢٢] وَأَبُو دَاوُدَ [٢٧٩٥] وَابْنُ مَاجَه [٣١٢١] وَالدَّارِمِيُّ [١٩٨٩]. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ [١٤٨٩٥] وَأَبِي دَاوُدَ [٢٨١٠] وَالتِّرْمِذِيِّ [١٥٢١]: ذَبَحَ بِيَدِهِ وَقَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي».

1377- جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے ذبح کے دن دو ابلق سینگوں والے خصی دنبے ذبح کیے، جب ان کا رخ قبلے کی طرف کیا تو فرمایا: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ، بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» ”میں نے

ابراہیم کی یک طرفہ ملت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے چہرے کو متوجہ کیا اور میں مشرک نہیں ہوں، میری نماز، قربانی، زندگی، موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں مسلم ہوں، اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عنایت ہے اور تیرے ہی لیے ہے، محمد! اور اس کی امت کی طرف سے، میں اسے اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں اور اللہ بہت برتر ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ذبح کر دیا۔ (احمد، ابو داود، ابن ماجہ، دارمی) احمد، ابو داود اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا اور «بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي» ''میں اسے اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں، اللہ بہت بڑا ہے، یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے جن کو میری امت سے قربانی کی استطاعت نہیں ہے۔'' پڑھا۔

١٣٧٨۔ (ضعيف) وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٧٩٠]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [١٤٩٥] نَحْوَهُ.

1378- حنش فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دو دنبے ذبح کیے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کروں، میں آپ ﷺ کی طرف سے کر رہا ہوں۔ (ابو داود، ترمذی)

١٣٧٩۔ (ضعيف) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ، وَأَلَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ، وَلَا مُدَابَرَةٍ، وَلَا شَرْقَاءَ، وَلَا خَرْقَاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٤٩٨] وَأَبُو دَاوُدَ [٢٨٠٤] وَالنَّسَائِيُّ [٤٣٧٢] وَالدَّارِمِيُّ [١٩٩٥]، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: وَالْأُذُنَ.

1379- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے ہم کو حکم کیا کہ ہم آنکھ اور کان کو خوب دیکھ لیں اور فرمایا: ہم ایسی قربانی کریں جس کا کان اگلی طرف سے پھٹا نہ ہو یا پچھلی طرف سے چرا نہ ہو اور نہ جس میں گول سوراخ ہو۔ (ترمذی، ابو داود، نسائی، دارمی) ابن ماجہ کی روایت "الأذن" تک ختم ہوگئی۔

١٣٨٠۔ (ضعيف) وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُضَحِّيَ

بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه [٣١٤٥]

1380- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ کٹی اور کان کٹی قربانی سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ)

١٣٨١- (**صحيح**) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ: مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: «أَرْبَعًا: اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي». رَوَاهُ مَالِكٌ [١٧٦٣] وَأَحْمَدُ [١٨٦٧٥] وَالتِّرْمِذِيُّ [١٤٩٧] وَأَبُو دَاوُدَ [٢٨٠٢] وَالنَّسَائِيُّ [٤٣٦٩] وَابْنُ مَاجَه [٣١٤٤] وَالدَّارِمِيُّ [٢١١٠]

1381- براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قربانی کے متعلق سوال کیا گیا جس سے بچنا چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، چار سے: لنگڑی جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو اور کانی جس کا کانا ہونا ظاہر ہو اور بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور اس قدر دبلی کہ جس کی ہڈیوں میں چربی نہ ہو۔ (مالک، احمد، ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

١٣٨٢- (**صحيح**) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ، يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٤٩٦] وَأَبُو دَاوُدَ [٢٧٩٦] وَالنَّسَائِيُّ [٤٣٩٠] وَابْنُ مَاجَه [٣١٢٨]

1382- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والا نر بکرا ذبح کرتے تھے، جس کی آنکھیں سیاہ ہوتیں، منہ سیاہ ہوتا اور پاؤں سیاہ ہوتے۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

١٣٨٣- (**صحيح**) وَعَنْ مُجَاشِعٍ رضي الله عنه مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٧٩٩] وَالنَّسَائِيُّ [٤٣٨٣] وَابْنُ مَاجَه [٣١٤٠]

1383- مجاشع رضی اللہ عنہ، جو قبیلہ بنی سلیم سے تھے، روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جہاں ثنیہ درست ہے وہاں جذع بھی درست ہے۔'' (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ)

١٣٨٤- (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ:

«نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٤٩٩]

1384- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''بھیڑ کا جذعہ بہترین قربانی ہے۔'' (ترمذی)

١٣٨٥- (**صحيح**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةٌ، وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٥٠١] وَالنَّسَائِيُّ [٤٣٩٢] وَابْنُ مَاجه [٣١٣١]، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

1385- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور عید الاضحیٰ آ گئی، ہم گائے میں سات آدمی شریک ہوئے اور اونٹ میں دس۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٣٨٦- (**ضعيف**) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٤٣٩] وَابْنُ مَاجه [٣١٢٦]

1386- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نحر کے دن کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ افضل نہیں، قیامت کے دن وہ سینگ، بال اور کھر وغیرہ سب چیزیں لائے گا اور خون زمین پر گرنے سے پیشتر اللہ تعالیٰ کے پاس قبولیت کے لیے پہنچ جاتا ہے، تم لوگوں کو خوش ہونا چاہیے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

١٣٨٧- (**ضعيف**) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٧٥٨] وَابْنُ مَاجه [١٧٢٨]، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

1387- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عشرہ ذی الحج کے برابر کسی

دن میں عبادت افضل نہیں، اس دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا: اس کی سند ضعف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٣٨٨۔ (صحیح) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيٍّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، وَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١/ ٢٥٠، صحيح مسلم: ٦/ ٧٣]

1388۔ جُندُب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نحر کے دن عید الاضحیٰ کی نماز میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا، آپ ﷺ نے سب سے پہلے نمازِ عید ادا فرمائی، نماز سے فراغت اور سلام کے بعد آپ ﷺ نے قربانی کا گوشت دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح کیا جا چکا تھا۔ فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے ذبح کیا، اسے اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنا چاہیے۔'' ایک روایت میں ہے: آنحضرت ﷺ نے نحر کے دن نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ کہا، پھر ذبح کیا۔ پھر فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا، یا اس سے پیشتر کہ ہم نماز پڑھیں، اسے اس کی بجائے قربانی ذبح کرنا چاہیے، جس نے اب تک جانور ذبح نہیں کیا، اسے اب اللہ کے نام سے ذبح کر دینا چاہیے۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٨٩۔ (صحیح) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى. رَوَاهُ مَالِكٌ [١٧٧٤]، وَقَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلُهُ.

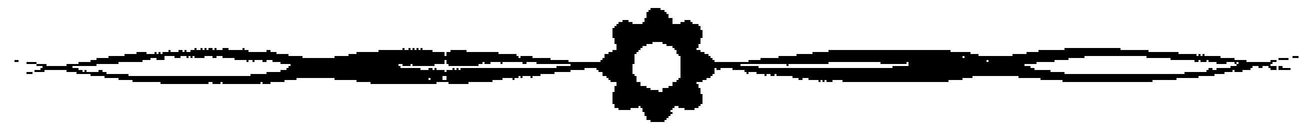
1389۔ نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں: عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے۔ (مالک) اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٣٩٠۔ (ضعیف) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٥٠٧]

1390- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال اقامت پذیر رہے اور قربانی فرماتے رہے۔ (ترمذی)

١٣٩١۔ (ضعيف جدًّا) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ». قَالُوا: فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٩٢٨٣] وَابْنُ مَاجه [٣١٢٧]

1391- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا: یہ قربانی کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' انھوں نے فرمایا: ہمیں اس سے کیا اجر ملے گا؟ فرمایا: ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: پشم کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ''پشم کا بھی یہی حکم ہے، اس کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔'' (احمد، ابن ماجہ)



بَابُ الْعَتِيْرَةِ

عتیرہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

۱۳۹۲۔ (صحیح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ». قَالَ: وَالْفَرَعُ: أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ: فِي رَجَبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٥٤٧٣، صحيح مسلم: ١٩٧٦]

1392۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: ''نہ فرع درست ہے، نہ عتیرہ'' اور فرمایا: فرع وہ جانور ہے جو سب سے پہلا بچہ پیدا ہوتو اسے فرع کہتے تھے، اسے بتوں کے نام ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں ذبح کیا جاتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي ... دوسری فصل

۱۳۹۳۔ (حسن لغیرہ) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً، هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٥١٨] وَأَبُو دَاوُدَ [٢٧٨٨] وَالنَّسَائِيُّ [٤٢٢٤] وَابْنُ مَاجَه [٣١٢٥]، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ.

1393۔ مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میدانِ عرفات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے لوگو! ہر گھر والوں پر ایک قربانی یا عتیرہ ہے۔ جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔'' (ترمذی، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ) ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو داود فرماتے ہیں: عتیرہ منسوخ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٣٩٤ـ (ضعيف) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا، جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ». قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ، وَتَقُصُّ مِنْ شَارِبِكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٨٧٩] وَالنَّسَائِيُّ [٤٣٦٥]

1394- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اضحیٰ کے دن کا حکم کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے اسے عید مقرر فرمایا ہے۔'' ایک آدمی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے دودھ دینے والے مال کے سوا کوئی جانور نہ ملے، کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ فرمایا: ''نہیں، لیکن تم اپنے بال، ناخن صاف کرو، لبوں کے بال کٹاؤ اور زیر ناف کے بال منڈاؤ، اللہ کے ہاں یہ آپ کی پوری قربانی ہو گی۔'' (ابو داود، نسائی)



بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ

گرہن لگنے کی نماز

آنحضرت ﷺ داعی الی اللہ تھے، کسی وقت بھی اس معاملے میں غفلت نہیں ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے اذکار و ادعیہ پر غور کیا جائے تو کوئی موقع ایسا معلوم نہیں ہوتا جہاں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا امکان ہو اور آنحضرت ﷺ نے فروگزاشت فرمائی ہو۔ فرائض اور واجبات تو ایک ذمے داری تھی، وقتی حوادث میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ہمیشہ خیال رہتا، تیز و تند ہوا کے وقت آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے، بارش نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے میدان میں نماز ادا فرماتے۔

اسی قسم کا مقام چاند یا سورج کا گرہن بھی ہے۔ عرب میں مشہور تھا کہ کسی بڑے آدمی کی موت یا زندگی پر گرہن ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ غلطی رفع فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ فقط اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے اور اس کی قدرت کا مظہر، اس کو کسی کی موت یا زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ گرہن کی حقیقت تو صرف اسی قدر ہے کہ زمین کا کوئی حصہ ہماری آنکھوں اور سورج کے درمیان آ جاتا ہے، اس لیے کچھ عرصے کے لیے سورج اور چاند ہماری نگاہوں سے غائب ہو جاتے ہیں، ان کی روشنی کم ہو جاتی ہے، یہ حادثہ خاص حساب سے ہوتا ہے۔ زمین کی گردش کا جن لوگوں نے حساب لگایا ہے وہ ان رکاوٹوں کو پوری طرح سمجھتے ہیں، جو سورج اور چاند کے سامنے آ جاتی ہیں اور کب آتی ہیں، اس لیے حساب دان وقت سے کچھ عرصہ پہلے بتا دیتے ہیں کہ گرہن فلاں وقت اتنی دیر کے لیے لگے گا۔

اس نماز کے لیے احادیث میں مختلف صورتیں آئی ہیں۔ فقہائے حنفیہ کا خیال ہے کہ روزمرہ کی طرح دو رکعت نماز ادا کر لی جائے، اور کوئی صورت اختیار نہ کی جائے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مَنْ صَلّٰى صَلَاةً مُعْتَدًّا بِهَا فِي الشَّرْعِ فَقَدْ عَمِلَ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا.“ اھ

(حجة الله البالغة: ٢/ ١٦)

"یعنی جن علماء نے معتاد نماز کا حکم فرمایا، انھوں نے اسی حدیث پر عمل کیا، جب تم اس طرح دیکھو، اللہ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو، صدقہ کرو، اس نماز کا مطلقاً تذکرہ فرمایا، جس سے مراد معتاد نماز ہوگی۔"

شوافع اور باقی ائمہ کا خیال ہے کہ اس میں مسنون صورت اختیار کی جائے:

"وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَامَ قِيَامَيْنِ وَرَكَعَ رُكُوعَيْنِ حَمْلًا لَّهُمَا عَلَى السَّجْدَةِ فِيْ مَوْضِعِ الْاِبْتِهَالِ." اھ (حجة الله: ٦/ ٢)

"آنحضرت ﷺ سے نمازِ کسوف میں دو رکوع اور دو قیام مروی ہیں، یہ عجز میں دو سجدوں پر محمول ہیں۔"

بالکل اس کے قریب قریب مصفیٰ شرح موطأ میں فرمایا۔ (۱/ ۱۴۵)

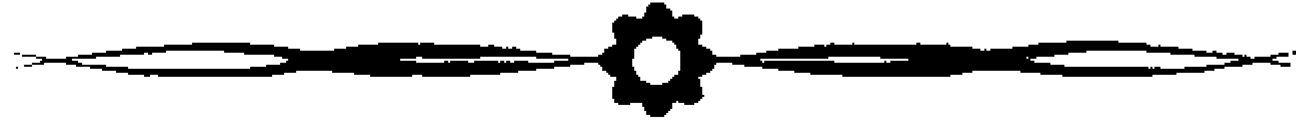
نمازِ کسوف کی ہیئت کے متعلق احادیث میں اختلاف ہے۔ احناف نے اس اختلاف سے بچنے کے لیے عام نماز کی صورت پسند فرمائی۔ امام محی الدین نووی نے اس کو مختلف واقعات پر محمول فرمایا ہے۔ چاند کو عموماً ہمیشہ ہر سال گرہن لگتا رہتا ہے، سورج کو نسبتاً بہت کم لگتا ہے، اس صورت میں تعدد کا وقوع یقینی ہے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ سورج کے گرہن کا واقعہ بظاہر آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ایک دفعہ ہوا، جب کہ آنحضرت ﷺ کے آخری بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا، اس وقت سورج گرہن کی نماز کے متعلق مختلف صورتیں آئیں۔ معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موت کا واقعہ تو متعدد دفعہ نہیں ہوسکتا اور جو احادیث اس میں وارد ہوئی ہیں بعض میں دو رکوع کا ذکر ہے، بعض میں تین اور چار کا اور بعض میں پانچ کا۔ ان میں سے اکثر صحیح ہیں، صحیح مسلم وغیرہ کتبِ حدیث میں مرقوم ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی شرط کے مطابق دو رکوع کی روایت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس صورت میں محدثین کے نزدیک تطبیق کے بجائے ترجیح دی جاتی ہے، اس لیے کہ صحت کے لحاظ سے بخاری کی روایات ہی اصح ہیں۔ ان میں صرف دو رکوع کا ذکر ہے، اس لیے ائمۂ حدیث نے اسی کو ترجیح دی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے، تفصیل کے لیے نیل الاوطار اور فتح الباری کی طرف رجوع کریں۔

نیز یہ صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نمازِ کسوف بلند آواز سے پڑھی، ایسے ہنگامی اجتماع میں

آنحضرت ﷺ کی عادت تھی کہ قراءت آواز سے پڑھتے تھے، جیسے: جمعہ اور عیدین، اس لیے مسنون یہی ہے کہ قراءت بلند آواز سے پڑھی جائے۔ آنحضرت ﷺ سے اس نماز کے بعد خطبہ بھی مروی ہے، جس میں آپ ﷺ نے ان غلط فہمیوں کو رفع فرمایا جو گرہن کے متعلق لوگوں میں مشہور تھیں، یعنی گرہن کسی بڑے آدمی کی موت یا زندگی پر ہوتا ہے۔

مسنون صورت یہ ہے کہ پہلا قیام اور رکوع بہت زیادہ لمبا ہو، (مثلاً سو آیت) دوسرا قیام اور رکوع اس سے کم اور حتی الوسع قیام اور نماز کو اتنا لمبا کرے کہ سورج اور چاند کھل جائیں۔ نماز خشوع سے پڑھے اور عجز و ابتہال سے دعا کرے، مسنون طریق یہی ہے۔ احناف احادیث میں اختلاف کی وجہ سے گھبرا گئے اور متعارض سمجھ کر احادیث کو ساقط العمل کرنے کی کوشش فرمائی، احادیث کے متعلق یہ مستحسن طریق نہیں۔ واللہ أعلم.



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٣٩٥۔ (صحيح) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ، وَلَا سَجَدْتُّ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٦٦، صحيح مسلم: ٩٠١]

1395- عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن لگ گیا، آنحضرت ﷺ نے منادی فرمائی کہ جماعت ہونے والی ہے، آپ ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں چار رکوع کیے اور چار ہی سجدے کیے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس سے لمبا رکوع اور سجدہ کبھی نہیں دیکھا۔ (بخاری، مسلم)

١٣٩٦۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٦٥، صحيح مسلم: ٩٠١]

1396- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ ﷺ نے خسوف کی نماز میں قراءت اونچی آواز سے پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

١٣٩٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا

فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ». قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟. قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَو أَحْسَنتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٥٢، صحيح مسلم: ٩٠٧]

1397- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج کو گرہن لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت بقرۃ کے برابر لمبا قیام کیا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اٹھے اور لمبا قیام فرمایا، یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا، یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا۔ پھر بہت لمبا قیام فرمایا، یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر بہت لمبا قیام فرمایا، یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشان ہیں، ان کو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا، جب تم یہ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔'' لوگوں نے کہا: حضرت! ہم نے آپ کو دیکھا، آپ یہاں کوئی چیز پکڑ رہے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا، آپ پیچھے ہٹ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھا، میں نے وہاں سے ایک خوشہ توڑنا چاہا، اگر میں اسے لے لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے اور میں نے آگ دیکھی، میں نے اتنا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا، میں نے اس میں عورتوں کو زیادہ تر دیکھا، جو خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: حضرت یہ کیوں؟ فرمایا: ''یہ کفر کرتی ہیں۔'' لوگوں نے پوچھا: کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ''خاوند کے احسان کا انکار کرتی ہیں، اگر تم پوری عمران کے ساتھ احسان کرو۔ پھر ذرا ناگواری پیدا ہو جائے تو فوراً کہے گی: میں نے تم سے کبھی خیر نہیں دیکھی۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٩٨. **(صحيح)** وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَقَالَتْ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ

اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا، وَصَلُّوا، وَتَصَدَّقُوا» ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[صحيح البخاري: ١٠٤٤، صحيح مسلم: ٩٠١]

1398- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے اور فرمایا: پھر بہت لمبا سجدہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور سورج کھل چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا فرمائی۔ پھر فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشان ہیں، کسی کی موت اور زندگی کے لیے گرہن نہیں ہوتا، جب تم یہ دیکھو، اللہ سے دعا کرو اور تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''اے محمد کی امت! اللہ تعالیٰ سے اس معاملے میں کوئی زیادہ غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی لونڈی بدکاری کرے، اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں، اگر تم جان لو تو تم بہت روؤ اور کم ہنسو۔'' (بخاری، مسلم)

١٣٩٩۔ (صحيح) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةَ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: «هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ واسْتِغْفَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٥٩، صحيح مسلم: ٩١٢]

1399- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورج کو گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، قیامت سے ڈرتے اور گھبرائے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبے قیام اور رکوع سے نماز پڑھی، جسے میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ نشانات بھیجتا ہے، یہ نہ کسی کی موت سے ہوتے ہیں، نہ زندگی سے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب تم کوئی ایسا نشان دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف توجہ کرو، اس سے دعا اور استغفار کرو۔'' (بخاری، مسلم)

١٤٠٠۔ (صحيح) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ

سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٩٠٤]

1400- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن ہو گیا، جب کہ آپ کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو چھے رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔ (مسلم)

١٤٠١۔ (صحیح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٩٠٨]

1401- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدوں سے (دو رکعت) نماز پڑھائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ (مسلم)

١٤٠٢۔ (صحیح) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَرْتَمِيْ بِأَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُو حَتَّى حَسَرَ عَنْهَا، فَلَمَّا حَسَرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٩١٣] فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

1402- عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مدینہ منورہ (سے باہر) تیروں سے کھیل رہا تھا، اچانک سورج گرہن ہو گیا، میں نے تیر کمان کو رکھ دیا اور ارادہ کیا کہ میں اس حادثے میں آنحضرت ﷺ کے عمل کو دیکھوں گا، میں آیا تو آنحضرت ﷺ نماز میں قیام فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے تسبیح، تہلیل، تکبیر اور حمد کہنا شروع کیا اور دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ سورج کھل گیا، جب سورج نکھر گیا تو آپ ﷺ نے دو رکعت ادا کیں اور ان میں دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ (صحیح مسلم، شرح السنۃ) یہ حدیث عبدالرحمان بن سمرہ سے مروی ہے اور مصابیح میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔

١٤٠٣۔ (صحیح) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١٠٥٤]

1403- اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے مروی ہے، سورج گرہن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٤٠٤- (**ضعيف**) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٥٦٢] وَأَبُو دَاوُدَ [١١٨٤] وَالنَّسَائِيُّ [١٤٨٤] وَابْنُ مَاجَه [١٢٦٣]

1404- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورج گرہن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنتے تھے۔ (ترمذی، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ)

١٤٠٥- (**صحيح**) وَعَنْ عِكْرِمَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ سَاجِدًا، فَقِيلَ لَهُ: تَسْجُدُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا» وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ؟ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٩٧] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٨٩١]

1405- عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سجدے میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا: یہ سجدے کا کون سا مقام ہے؟ انھوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم آیات دیکھو سجدہ کرو۔'' ازواجِ مطہرات کے انتقال سے بڑی کون سی نشانی ہو سکتی ہے۔ (ابو داود، ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٤٠٦- (**ضعيف**) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ، فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوَالِ، وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٨٢]

1406- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں سورج گرہن ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور بہت لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے، لمبی سورت پڑھی، پھر پانچ رکوع اور دو سجدے فرمائے، پھر اسی طرح قبلہ رخ بیٹھ گئے اور دعا فرمانے لگے یہاں تک کہ دن صاف ہو گیا۔ (ابو داود)

١٤٠٧ - **(ضعیف)** وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٩٣]. وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ [١٤٨٩]: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ. وَلَهُ فِي أُخْرَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ، فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثُ اللَّهُ أَمْرًا»

1407- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سورج گرہن ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعت نماز پڑھتے اور سورج کے متعلق دریافت فرماتے یہاں تک کہ سورج نکھر گیا۔ (ابو داود) نسائی میں ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز ہماری (معتاد) نماز کی طرح پڑھی، رکوع اور سجود فرماتے اور نسائی نے ایک روایت میں فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن جلدی میں مسجد تشریف لائے اور سورج گرہن ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک نماز پڑھی کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر فرمایا: ''اہل جاہلیت کہتے تھے کہ سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی وجہ سے گرہن ہوتا ہے اور یقیناً سورج اور چاند کو گرہن کسی بڑے آدمی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا، لیکن یہ دونوں اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہے کرتا ہے، جب ان میں گرہن ہو جائے تو نماز پڑھو یہاں تک کہ صاف ہو جائے، یا اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات ظاہر فرمائیں۔'' (نسائی)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

شکر کا سجدہ

شکر نعمت کے اعتراف اور اظہار کو کہتے ہیں۔ کفر اس کی ضد ہے، اس کے معنی ڈھانپنے اور چھپانے کے ہیں۔ شکر کبھی دل سے، کبھی زبان، کبھی جوارح اور اعضاء سے ہوتا ہے۔ نعمت کا اظہار تینوں طریق سے ہوتا ہے۔ اردو میں شکر کے معنی قدر دانی ہے۔ اس میں تینوں صورتیں آ جاتی ہیں۔ ''ناقة شكور'' زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ انسان کی شکر گزاری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر دانی دل، زبان اور جن جن اعضاء سے ممکن ہو کرے، نعمت کا صحیح قدر کافی مشکل ہے، اس لیے صرف نبیوں کا ذکر اس صفت سے فرمایا:

﴿ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ﴾ [النحل: ۱۲۱]

''ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پوری طرح قدر دان تھے۔''

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴾ [بني إسرائيل: ۳] ''نوح اللہ کی نعمتوں کے قدر دان تھے۔''

آلِ داود کو فرمایا:

﴿ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴾ [السبا: ۱۳]

''اے آلِ داود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا قدر کرو، میرے بندوں سے شکر گزار تھوڑے ہیں۔''

''شَكَرَ'' (بفتح الشين) عورت کی شرم گاہ اور نکاح کو بھی کہا جاتا ہے۔

اسلام نے دنیا میں اللہ کے نام کو بلند فرمایا، اللہ کے ما سوا کو کوئی اہمیت نہیں دی، بلکہ حقیر سمجھا، اس لیے ہر موقعے پر جس طرح ہو سکا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کی عادت تھی جب کوئی اچھی خبر سنتے تو سجدہ فرماتے۔ مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار ہو۔ سجدہ اظہارِ نعمت کا

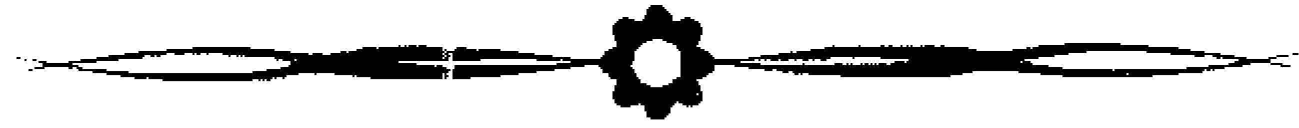
سب سے بہتر ذریعہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے سوا سجود کسی کے لیے درست نہیں۔ اسلام نے غیر کے لیے سجدہ بالکلیہ حرام فرمایا۔

﴿ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ ﴾

[حم السجدة: ٣٧]

”سجدہ نہ سورج کو کرو، نہ چاند کو۔ سجدہ اس کو کرو جس نے ان اجرام کو پیدا فرمایا۔“

احادیث میں غیر کے سامنے جھکنا بھی ممنوع فرمایا۔ (ترمذی)[1]



[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٧٢٨) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٣٧٠٢) حنظلہ راوی کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٤٠٨۔ **(حسن لغیرہ)** عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورًا أَوْ يُسَرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٢٧٧٤] وَالتِّرْمِذِيُّ [١٥٧٨] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

1408- ابی بکرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کو جب کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ ﷺ اللہ کے سامنے شکر کے طور پر سجدہ ریز ہو جاتے۔ (ابوداود، ترمذی) اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

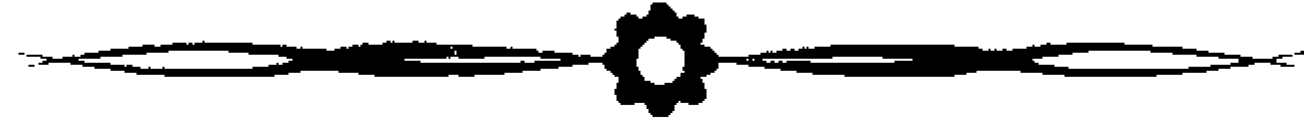
١٤٠٩۔ **(ضعيف)** وَعَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِينَ فَخَرَّ سَاجِدًا. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [١٥٢٨] مُرْسَلًا، وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ.

1409- ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے بونے (ایک چھوٹے قد کے آدمی) کو دیکھا تو آپ ﷺ سجدہ ریز ہو گئے۔ (دارقطنی، مرسل، شرح السنۃ، مصابیح)

١٤١٠۔ **(ضعيف)** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْوَزَاءَ نَزَلَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، قَالَ: «إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ [٢٧٧٥]

1410- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکلے

اور مدینہ منورہ کا ارادہ تھا، جب مقامِ عرفہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نیچے اترے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے، پھر دیر تک سجدہ ریز رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے۔ پھر دیر تک سجدہ ریز رہے، پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے پھر دیر تک سجدہ کیا اور فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اور امت کے لیے شفاعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی امت کی معافی کا وعدہ فرمایا، میں نے اللہ کے لیے سجدہ کیا، پھر میں نے سر اٹھایا اورامت کے لیے سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی امت کو مزید معاف فرمایا، میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدۂ شکر ادا کیا، پھر میں نے سر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے امت کے لیے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے باقی ثلث بھی مجھے دے دیا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔'' (احمد، ابو داود)



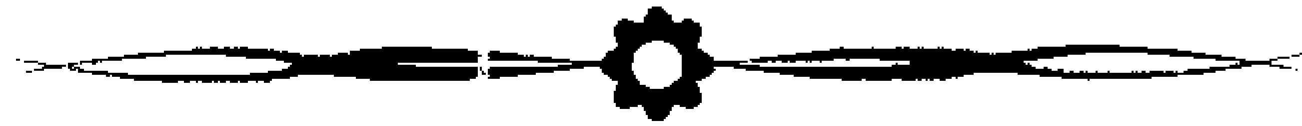
بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ
بارش کے لیے نماز

عرب کا علاقہ ریگستان ہے، وہاں آب پاشی کے انتظامات عام نہیں، وہ لوگ بارش کے سہارے پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ آج کل جن علاقوں میں نہریں چلتی ہیں، ندی، نالے، چشمے عام ہیں، بارش جب بند ہو جائے، یہاں بھی مصیبت آ جاتی ہے، پانی کم ہو جاتا ہے، کھیت خراب ہو جاتے ہیں، خشک سالی سے بیماریاں آنے لگتی ہیں۔ جن ملکوں میں آب پاشی کے انتظامات نہیں ہوتے تو خشک سالی سے اور بھی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔

مسلمان تکالیف اور مشکلات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہیں۔ جب بارش نہ ہوتی، آنحضرت ﷺ جنگل میں جاتے، معمولی اور معتاد کپڑوں میں نماز ادا فرماتے، تضرع اور عاجزی سے دعا کرتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ نماز عید کی طرح ہوتی ہے، پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ سات تکبیرات کہتے۔ سورت فاتحہ اور کوئی سورت آواز سے پڑھتے۔ پھر رکوع اور سجود فرماتے۔ دوسری رکعت میں پہلے پانچ تکبیرات کہتے، پھر سورت فاتحہ پڑھ کر اس کے ساتھ سورت ملاتے اور رکوع اور سجود اور تشہد کے بعد نماز ختم فرماتے۔ پھر جمعے کی طرح دو خطبے دیتے، چادر کو اس طرح بدلتے کہ اوپر کے کونے نیچے آ جائیں، نیچے کے اوپر آ جائیں اور بائیں جانب دائیں طرف چلی جائے، یہ صورتِ حال کی تبدیلی کے لیے حسی اشارہ ہے، یہ عمل تین دن کرے۔ اگر پہلے دن ہی دعا قبول ہو جائے تو پھر دوسرے دن جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے، وہ استسقاء کے لیے نماز نہیں پڑھتے، وہ صرف دعا کو کافی سمجھتے ہیں، لیکن متاخرین فقہاء نے اس میں شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے، کیونکہ یہ سنت کے ساتھ زیادہ موافق ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے بھی اسی مسلک کو پسند فرمایا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغۃ: ۲/ ۱۶، مصطفیٰ، مسویٰ: ۱/ ۱۸۶)

حدیث نمبر **1423** میں مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا میں توسل فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی زندہ موجود آدمی سے، دعا کرائے۔ اس وسیلے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ مسنون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرا.تے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے کا توسل درست نہیں، ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل فرماتے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے لیے ترجیح نہ دیتے۔ ائمۂ سلف اور امت میں میت، کے توسل کا کہیں ثبوت نہیں۔



اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٤١١ـ (صحيح) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٢٤، صحيح مسلم: ٨٩٤]

1411- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ لوگوں کے ساتھ نماز گاہ میں گئے تاکہ بارش کی نماز ادا کریں۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ قراءت آواز سے پڑھی اور قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی۔ ہاتھ اٹھائے اور جب قبلہ رو کھڑے ہوئے تو چادر کو پھیرا۔ (بخاری، مسلم)

١٤١٢ـ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٣١، صحيح مسلم: ٨٩٥]

1412- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کسی دعا میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، جیسے استسقاء میں اٹھاتے، آپ ﷺ اس میں اس قدر ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سپیدی نظر آنے لگتی۔ (بخاری، مسلم)

١٤١٣ـ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٩٦]

1413- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے استسقاء کی نماز میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف فرمائی۔ (مسلم)

١٤١٤ـ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١٠٣٢]

1414- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ بارش اترتی دیکھتے تو فرماتے: «اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَّافِعاً.» ”اے اللہ! اسے ہمارے لیے فائدہ مند بارش بنایئے۔“ (بخاری)

١٤١٥- (**صحيح**) وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: «لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٨٩٨]

1415- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے تو بارش برسی، آنحضرت ﷺ نے بدن سے کپڑا اتار دیا، آپ ﷺ کے بدن مبارک پر بارش کے قطرے پڑھے۔ ہم نے عرض کی: حضرت ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: ''یہ ابھی اللہ کی طرف سے آئی ہے۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ... دوسری فصل

١٤١٦- (**صحيح لغيره**) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ، وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٦٣]

1416- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نماز گاہ کی طرف نکلے اور نمازِ استسقاء پڑھی اور جب قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو بدلا، دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر کیا اور بائیں کو دائیں پر۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ (ابوداود)

١٤١٧- (**صحيح**) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اِسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَّبَهَا عَلَى عَاتِقَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [١٦٤٦٢] وَأَبُو دَاوُدَ [١١٦٤]

1417- عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے نمازِ استسقاء پڑھی، آپ ﷺ پر سیاہ چادر تھی، آپ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ اس کی نچلی جانب کو اوپر کریں، وہ بھاری ہوگئی، آپ ﷺ نے اسے اپنے کندھوں پر بدل دیا۔ (احمد، ابوداود)

١٤١٨- (**صحيح**) وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، قَرِيبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ، قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي، رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٦٨]، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [٥٥٧] وَالنَّسَائِيُّ [١٥١٤] نَحْوَهُ.

1418- عمیر آبی اللحم کے غلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انھوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے مقامِ احجار الزیت میں زوراء کے قریب استسقاء ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے، بارش کے لیے دعا فرمائی، آپ ﷺ کے ہاتھ چہرے کے سامنے تھے اور سر سے اونچے نہیں تھے۔ (ابو داود، ترمذی، نسائی)

١٤١٩- **(حسن)** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيُ فِيُ الِاسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢١٥٢] وَأَبُو دَاوُدَ [٤٦١٣] وَالنَّسَائِيُّ [١٥٠٦] وَابْنُ مَاجه [٤٠٦١]

1419- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نمازِ استسقاء کے لیے سادہ لباس کے ساتھ تواضع، عجز اور خشوع کے ساتھ نکلے۔ (ابو داود، نسائی، ابن ماجہ)

١٤٢٠- **(حسن)** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ». رَوَاهُ مَالِكٌ [٦٥٩] وَأَبُو دَاوُدَ [١١٦٥]

1420- عمرو بن شعیب اپنے باپ، وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ بارش کے لیے یہ دعا فرماتے: «اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكِ الْمَيِّتَ» ”اے اللہ! بندوں اور جانوروں پر بارش برسا، اپنی رحمت کو عام کر اور مردہ شہر کو روئیدگی عطا فرما۔“ (مالک، ابو داود)

١٤٢١- **(حسن)** وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوَاكِءُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مُرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ». قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٦٩]

1421- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ ہاتھ اٹھائے ہوتے فرماتے: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مُرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ» ”اے اللہ! ہم پر بارش فرما، جس سے ہماری فریاد رسی ہو، خوش گوار ہو جس سے چارہ پیدا ہو، مفید ہو جس میں مضرت نہ ہو، جلدی آئے دیر سے نہ ہو۔“ اس کے بعد ان پر بادل چھا گیا۔ (ابو داود)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

١٤٢٢۔ (حسن) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُحُوطَ الْمَطَرِ، فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ» وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ، وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَّسْتَجِيبَ لَكُمْ». ثُمَّ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اَللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ، وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ. أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا إِلَى حِينٍ» ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبِطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَهُوَ رَافِعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَأَنْشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً، فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ، فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [١١٧٣]

1422۔ حضرت عائشہ ﷞ سے مروی ہے، لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے بارش کی کمی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا، نماز گاہ میں ممبر رکھوایا گیا اور آپ ﷺ نے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ لوگ اس دن باہر نکلے۔ حضرت عائشہ ﷞ فرماتی ہیں: آنحضرت ﷺ سورج کا کنارہ نکلتے ہی پہنچ گئے، آپ ﷺ ممبر پر بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی وحمد بیان کی پھر فرمایا: ”آپ لوگوں نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور بارش کے اپنے وقت سے تاخیر کا ذکر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے: آپ دعا کریں اور وعدہ فرمایا کہ وہ تمھاری دعا قبول فرمائے گا، پھر پڑھا: «اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا إِلَى حِينٍ» ”سب حمد اللہ رب العالمین کے لیے ہے، وہ رحم کرنے والا

مہربان ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جو چاہے کر لیتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تو بے نیاز ہے، ہم فقیر ہیں، ہم پر بارش فرما اور جو تو نے اتارا اسے ایک وقت تک ہماری توانائی کا سبب بنا۔" پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور اس قدر اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نمایاں ہوگئی۔ پھر لوگوں کی طرف پشت پھیر کر اپنی چادر کو بدلا اور آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور ممبر سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھائی، اسی وقت ایک بدلی کڑ کی اور چمکی اور اللہ کے حکم سے برسی، حضرت مسجد تک پہنچے نہیں تھے کہ سیلاب بہنے لگے، جب آپ ﷺ نے لوگوں کو چھپروں کی طرف بھاگتے دیکھا، آپ ﷺ ہنسے، آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا: "میں گواہ ہوں، اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔" (ابوداود)

١٤٢٣۔ (صحيح) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ إِذْ قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [١٠١٠]

1423- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قحط ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دعا کے لیے لے جاتے اور فرماتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی (ﷺ) کے توسل سے دعا مانگتے تھے اور تو بارش فرما دیتا تھا، اب ہم تیرے نبی (ﷺ) کے چچا کے توسل سے بارش چاہتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر بارش ہو جاتی۔ (بخاری، مسلم)

١٤٢٤۔ (ضعيف) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَّافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اِرْجِعُوا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ هَذِهِ النَّمْلَةِ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [١٧٩٧]

1424- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا: "ایک پیغمبر لوگوں کے ہمراہ بارش کے لیے نکلا، انھوں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے دعا کر رہی ہے۔ پیغمبر نے کہا: واپس چلو، اللہ تعالیٰ نے اس چیونٹی کی وجہ سے تمھاری آرزو پوری کر دی۔" (دارقطنی)

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ

آندھیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ ... پہلی فصل

١٤٢٥۔ (صحيح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ١٠٣٥، صحيح مسلم: ٩٠٠]

1425- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بادِ صبا (مشرقی ہوا) سے میری مدد فرمائی گئی اور عاد کی قوم دبور (پچھّم کی ہوا) سے تباہ کی گئی۔'' (بخاری، مسلم)

١٤٢٦۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٤٨٢٨، ٤٨٢٩، صحيح مسلم: ٨٩٩]

1426- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کو اس قدر ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کا گلے کا کوا نظر آنے لگے، آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے اور آپ ﷺ جب بادل یا ہوا دیکھتے، حضرت ﷺ کے چہرۂ مبارک میں اس کا اثر نمایاں ہوتا۔ (بخاری، مسلم)

١٤٢٧۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ » وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: ﴿ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ وَفِي رِوَايَةٍ: وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: «رَحْمَةً...» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [صحيح البخاري: ٣٢٠٦، صحيح مسلم: ٨٩٩]

1427- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، جب ہوا تیز ہو جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» ''اے اللہ! سوال یہ ہے کہ ہوا اچھی ہو، اس میں جو کچھ ہے بہتر ہو اور جس کام کے لیے بھیجی گئی ہے، میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' جب آسمان ابر آلود ہوتا تو آنحضرت ﷺ کا رنگ بدل جاتا، کبھی باہر نکلتے، کبھی اندر جاتے، کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے، جب بارش شروع ہو جاتی تو یہ حالت کھل جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ محسوس کیا تو آنحضرت ﷺ سے دریافت فرمایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! کہیں ایسا نہ ہو، جس طرح قومِ عاد نے کہا تھا، جب بادل ان کی بستیوں کے سامنے آیا۔ انھوں نے کہا: یہ بادل ہم پر برسے گا۔'' ایک روایت میں ہے: جب آپ ﷺ بارش دیکھتے، فرماتے: ''یااللہ اسے رحمت بنا دے۔'' (بخاری، مسلم)

١٤٢٨- (صحيح) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [٨/ ٢٩١]

1428- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''غیب کے خزانے پانچ ہیں۔ پھر پڑھا: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ [لقمان: ٣٤] ''اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش اتارتا ہے۔'' (بخاری)

١٤٢٩- (صحيح) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَّا تُمْطَرُوا، وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ [٢٩٠٤]

1429- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو، قحط یہ ہے کہ بار بار بارش ہو، لیکن زمین میں روئیدگی کی قوت نہ رہے۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي... دوسری فصل

۱۴۳۰۔ (صحيح) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوذُوا بِهِ مِنْ شَرِّهَا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٥٠٤] وَأَبُو دَاوُدَ [٥٠٩٧] وَابْنُ مَاجه [٣٧٢٧] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ [٣٦٧]

1430- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہوا اللہ کی رحمت ہے، یہ کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب، اسے برا نہ کہو اور اللہ سے خیر کی دعا کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔'' (شافعی، ابن ماجہ، ابوداود، دعوات بیہقی)

۱۴۳۱۔ (حسن صحيح) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَأَنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [١٩٧٨] وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

1431- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کے پاس ہوا پر لعنت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا پر مت لعنت کرو، یہ تو حکم کی پابند ہے، جو کسی پر لعنت کرے، وہ اس لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت، لعنت کرنے والے پر لوٹتی ہے۔'' (ترمذی) اور یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۲۔ (صحيح) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اَللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [٢٢٥٢]

1432- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو برا مت کہو، جب تم کوئی ناپسند چیز دیکھو تو کہو: «اَللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ» ''اے اللہ! میں اس ہوا کی خیر چاہتا ہوں اور جس کا اسے حکم ہے اس میں خیر چاہتا ہوں، میں اس ہوا

کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، اس میں جو برائی ہے اس سے پناہ چاہتا ہوں، جس چیز کا اسے حکم ہے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔“

١٤٣٣۔ (ضعيف جداً) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا ﴾ و﴿ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴾ ﴿ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ ﴾ و﴿ أَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ ﴾ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [٥٠٢] وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ [٣٦٩]

1433- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تیز ہوا چلتی، آنحضرت ﷺ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر پڑھتے: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا» ”اے اللہ! رحمت کر دے اور اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ! اسے ریاح بنا، اسے ریح نہ بنا۔“ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قرآنِ مجید میں ہے: ﴿ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا ﴾ [حمٓ السّجدة: ١٦] ”ہم نے ان پر ٹھنڈی ہوا بھیجی۔“ ﴿ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴾ [الذاريات: ٤١] ”ہم نے ایسی ہوا بھیجی، جس نے ان کی نسل تباہ کر دی۔“ ﴿ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ ﴾ [الحجر: ٢٢] ”ہم نے بادلوں میں پانی بھرنے والی ہوائیں بھیجیں۔“ ﴿ أَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ ﴾ [الروم: ٤٦] ”اور وہ خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔“ (شافعی، دعوات کبیر بیہقی)

١٤٣٤۔ (صحيح) وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرْنَا شَيْئًا مِنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ» فَإِنْ كَشَفَهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [٥٠٩٩] وَالنَّسَائِيُّ [١٥٢٣] وَابْنُ مَاجه [٣٨٨٩] وَالشَّافِعِيُّ [٥٠١] وَاللَّفْظُ لَهُ.

1434- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آنحضرت ﷺ جب آسمان پر بادل دیکھتے، کام چھوڑ کر اس کی طرف توجہ فرماتے اور کہتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ.» ”اے اللہ! میں اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اگر بادل کھل جاتا تو اللہ تعالیٰ کی حمد فرماتے اور اگر برسنا شروع ہو جاتا تو فرماتے: ”اے اللہ! اسے مفید بنا۔“ (ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، شافعی) اور لفظ شافعی کے ہیں۔

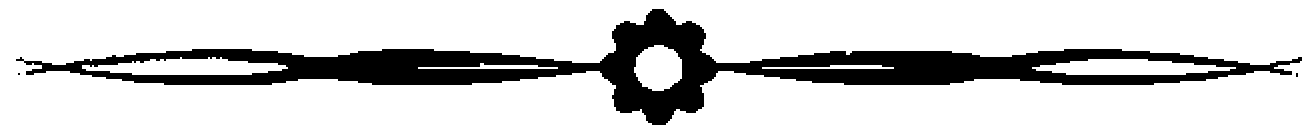
۱۴۳۵۔ (ضعيف) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ [٥٧٦٣] وَالتِّرْمِذِيُّ [٣٤٥٠] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

1435- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ جب کڑک کی آواز وغیرہ سنتے اور بجلی کو دیکھتے تو فرماتے: «اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ» ''اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے پناہ دے اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہلاک کر اور اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا فرما۔'' (احمد، ترمذی) اور کہا: حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ... تیسری فصل

۱۴۳۶۔ (صحيح) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [٣٦٤]

1436- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب کڑک کی آواز سنتے، گفتگو بند کر دیتے اور فرماتے: ''سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ'' ''اللہ پاک ہے رعد جس کی تسبیح کہتا ہے اور فرشتے جس سے ڈرتے ہیں۔'' (مالک)







UMM UL QURA PUBLICATIONS
Sialkot Road, Lodhi Town Gujranwala
0092 321 6466422